Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نشیبو نگر میں

لیڈر کاڈ بوائے نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نظر نہ آنے والی اس طاقت کو محسوس کر کے خوف سے کانپ رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے اس قدر جلدی جلدی نمودار ہو رہے تھے جیسے کسی نے ماتھے پر پسینے کا لیپ کر دیا ہو۔ اس کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا تیز دھار اور چمکتا ہوا خنجر کانپ رہا تھا۔ کاویری اور اس کی ماں بھی اس منظر سے خوف زدہ نظر آ رہی تھیں کیونکہ یہ ان دونوں کی موت اور زندگی کا مسئلہ تھا دوسرے کاڈ بوائے درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان بھاگتے پھر رہے تھے اس دشمن کی تلاش میں جس نے ان کے بنے بنائے منصوبے کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کہیں کہیں کسی جھاڑی سے جنگلی خرگوش یا کوئی گیدڑ بھاگ نکلتا تو کاڈ بوائے ڈاکوؤں کی گرفت اپنی اپنی تلواروں کے دستوں پر مضبوط ہو جاتی۔ پھر تلاش بسیار کے بعد جب وہ ناکام لوٹ رہے تھے تو انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ان کا سردار کسی نظر نہ آنے والی طاقت سے نبرد آزما

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کچھ اس طرح کہ اس طاقت نے ان کے قوی ہیکل سردار کو اپنی لاتوں اور مکوں کی زد میں لے رکھا ہے اور اس کے منہ اور ناک سے خون نکل نکل کر تیزی سے بہہ رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سردار زمین پر ایک فلک شگاف چیخ کے ساتھ گرا اور تڑپنے لگا۔ اس کے ساتھی حیرت اور خوف سے یہ منظر دیکھ رہے تھے اور ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔ جب کہ ان کے سردار نے ان کی آنکھوں کے سامنے ہی دم توڑ دیا۔ ایک کاؤ بوائے جو دیگر ساتھیوں میں زیادہ طاقت ور تھا آگے بڑھا اور اس نے غصے سے جنگلی کبوتر کے خون کی طرح سرخ آنکھوں سے کاویری اور اس کی ماں کو دیکھا۔ اپنی تلوار کو چوما اور کاویری سے کہا۔ لڑکی ہمارے سردار نے تجھے زندگی میں ہی اپنی بیوی بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ میں تمہیں ابھی اس کے پاس بھیج دوں گا۔ پھر اس کی تلوار فضا میں بلند ہوئی۔

ماریا نے جب یہ دیکھا تو دوڑ کر اس کے ہاتھ پر ایک ہاتھ مارا۔ تلوار دور جا گری۔ اس کے ساتھ ہی ماریا نے اس کو اوپر اٹھا لیا۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ماریا جس چیز کو اٹھا لیتی ہے ماریا کی طرح وہ بھی دکھائی نہیں دیتی۔ ماریا کے اٹھاتے ہی وہ اپنے ساتھی غنڈوں کی نظروں

سے اوجھل ہو گیا۔ اب وہ صرف اس کی چیخ و پکار کی آوازیں ہی سن رہے تھے اور ماریا اس کو اپنے سر پر اٹھا کر گھوما رہی تھی کہ اتنے میں ایک غنڈہ تلوار نکالے چیخ و پکار کی سمت میں اپنی تلوار لے کر بڑھا۔ ماریا نے یہ دیکھا تو اس غنڈے کو گھوماتے ہوئے آنے والے غنڈے کی طرف اچھال دیا۔ ماریا نے یونہی غنڈے کو پھینکا تو غنڈہ سیدھا دوسرے غنڈے کی تلوار پر لگا۔ جس سے اس کا جسم درمیان میں سے دو ٹکڑے ہو کر گرا اور خون کا ایک دریا بہہ نکلا اور تلوار والا غنڈہ یہ منظر دیکھ کر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ماریا اب اس لئے کسی غنڈے کو موقع نہیں دینا چاہتی تھی کہ جس سے کاویری یا اس کی ماں کو کوئی نقصان پہنچے۔ اس نے ایک غنڈے کے سر پر پوری طاقت سے ہاتھ مارا۔ جس سے اس کا سر دب کر گردن سمیت جسم میں گھس گیا اور اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔ وہ دم توڑ گیا۔

اتنے میں ماریا نے دیکھا کہ ایک غنڈہ خنجر لے کر کاویری کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ماریا نے جھپٹ کر خنجر چھین لیا۔ خنجر ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گیا کہ اتنے میں ایک اور غنڈہ تلوار لے کر ماریا کی طرف بڑھا۔ ماریا کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس کا اٹھا ہاتھ فضا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ہی رہ گیا۔ اور اس کے پیٹ میں ایک تیز دھار خنجر اتر چکا تھا اور زخم سے خون فوارہ بن کر بہہ نکلا اور وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح زمین پر آ گرا۔ دیگر ساتھیوں نے جب یہ دیکھا تو خوف سے ان کا پتا پانی ہو گیا اور وہ بھاگ نکلے۔ ماریا کاویری اور اس کی ماں کے پاس آئی اور اپنی میٹھی اور سُریلی آواز میں کہا۔ کاویری تمہارے دشمن دُم دبا کر بھاگ لئے۔ اب چلو میں تمہیں تمہارے گھر پہنچا دوں۔ ممکن ہے راستے میں وہ کہیں چھپے ہوں اور پھر تم ان ظالموں کے پنجے میں پھنس جاؤ۔ کاویری نے کہا۔ اچھی روح ہم تمہارا کیسے شکریہ ادا کریں تمہاری مہربانی۔ اگر تم ہماری مدد نہ کرتیں تو مجھے ذلّت کی زندگی سے بچنے کے لئے خودکشی کرنی پڑتی۔ ماریا نے جلدی سے اِن ڈاکوؤں کے دو گھوڑے پکڑ لئے ایک پر کاویری کے ساتھ وہ خود بیٹھ گئی اور دوسرے پر اس کی ماں سوار ہو گئی اور کاویری نے اپنے گھوڑے کا رخ شہر اپنے گھر کی طرف موڑ دیا۔ تب راستے میں ماریا نے اس سے اس حادثے کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا یہ ڈاکو بہت ہی ظالم لوگ ہیں۔ ان کے سردار کا نام پیٹر تھا۔ یہ دولت مند گھرانوں کی لڑکیوں کو اغوا کر لیتے ہیں اور پھر ان کے وارثوں سے بڑی بڑی رقمیں اُن کے بدلے وصول کرتے ہیں میں اپنے

والدین کی اکلوتی بیٹی ہوں اور ایک بڑی جائداد کی مالک ہوں۔ وہ میرے بدلے میرے باپ سے بڑی بڑی رقمیں وصول کرنا چاہتے تھے لیکن تم نے ان کے سارے منصوبے خاک میں ملا دئے ہیں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ سامنے سے گرد اُڑتی نظر آئی اور بھاگتے ہوئے گھوڑوں کی ٹاپوں نے ان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ پھر جب گرد کے بادل ہٹے تو انہیں ایک بوڑھا انگریز اور اس کے ہمراہ پولیس کے سپاہی ہتھیاروں سے لیس اپنی طرف آتے نظر آئے۔ کاویری نے پہچان کر مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ میرے ڈیڈی ہیں۔ شاید پولیس کو ساتھ لے کر ہماری ہی تلاش میں چلے آ رہے ہیں۔ کاویری کی ماں نے اپنے خاوند کو سامنے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ شاید یہ خوشی کے آنسو تھے۔ وہ ایک بار پھر اپنی آنکھوں سے اپنے خاوند کو دیکھ رہی تھی۔ جب کہ وہ زندگی سے مایوس ہو چکی تھی وہ سب قریب آ رہے تھے۔ اور انہوں نے بھی کاویری اور اس کی ماں کو دیکھ لیا تھا۔ تب ماریا نے کاویری سے کہا۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تم خیریت سے اپنے گھر لوٹ رہی ہو۔ تمہارے ڈیڈی آ گئے ہیں اب مجھے اجازت دو تم لوگ تو بچھڑ کے مل گئے ہو۔ لیکن مجھے ابھی بچھڑ جانے والوں کو تلاش کرنا ہے۔ اپنے پیارے بھائیوں کو جو ایک دفعہ پھر تاریخ کی بھول بھلیاں میں گم ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئے ہیں۔ کاویری نے کہا۔ کاش تم چند روز مجھے میزبانی کا شرف بخشتیں۔ میں تم جیسی اچھی روح کی خدمت کرکے بہت خوش ہوتی۔ ماریا نے کہا۔ اچھی بہن مجھے تو اس بات کی بے انتہا خوشی ہے کہ میری وجہ سے ایک خاندان برباد ہونے سے بچ گیا۔ مجھے صلے کی خواہش نہیں۔ مصیبت میں کسی کے کام آنا اور خطرے میں گھری ہوئی انسانیت کی خدمت کرنا ہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ جب تک زندہ رہوں گی بدی کی طاقتوں سے ٹکراتی رہوں گی۔ کاویری نے کہا۔ نیک روح کوئی خدمت تو بتاؤ۔ میں بھی تمہارے کسی کام آسکوں۔ تب ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میری خدمت کرنا چاہتی ہو تو بہن وعدہ کرو آج کے بعد تم دکھ درد میں لوگوں کے کام آؤگی، مصیبت میں گھرے ہوئے انسانوں کی مدد کروگی۔ دکھی لوگوں کا دکھ درد بانٹ کر ان کی دل جوئی کروگی۔ یہی میرے احسانوں کا بدلہ ہے کاویری نے کہا۔ بہن میں نے آج تک ہمیشہ غریبوں سے نفرت کی ہے اور امارت کے نشے میں دوسروں کو حقیر سمجھا ہے لیکن تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں انسانیت کی بھلائی کے لئے اگر جان بھی دینی پڑی تو میں پیچھے قدم نہیں ہٹاؤں گی۔ تب ماریا نے پیار سے اس کا منہ چوم لیا اور کہا۔ اچھا تمہارے ڈیڈی آگئے میں چلی خدا حافظ۔ ماریا گھوڑے سے

[illegible] ہو گئی تو کاویری کے ڈیڈی جو پاس پہنچ گئے تھے، اپنے گھوڑے سے کود کر بھاگتے ہوئے کاویری کے پاس آئے اور [illegible] سے بیٹی کو گلے سے لگا لیا اور اس طرح یہ خاندان ماریا [illegible] سے خوش و خرم اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ [illegible] انہیں دیکھا تو اسے ناگ اور عنبر کی یاد آگئی۔

O

[illegible] ہندوستان کی ایک ریاست شیونگر میں حیران اور پریشان [illegible] اور ماریا کے متعلق سوچ رہا تھا کہ ایک دفعہ پھر تینوں [illegible] گئے۔ نقاروں کی آواز سن کر اس نے اس سمت [illegible] ریاست کے ڈھنڈورچی راجہ کا ایک اعلان سنا رہے تھے [illegible] راجہ ایک عرصے سے بیمار تھا۔ جس کے جسم پر آبلے [illegible] اور پھوٹتے رہتے تھے اور ان سے ہر وقت پانی بہتا رہتا [illegible] دور دور سے رشی، وید، حکیم آکر علاج کرتے۔ لیکن [illegible] ہر دوا ناکارہ ثابت ہوتی اور وہ جو بڑے دعوے [illegible] منہ بسورتے لوٹ جاتے۔ یہ ایک قسم کا کوڑھ تھا [illegible] کے جسم پر پھوٹ نکلا تھا۔ ڈھنڈورچی نے وہی پرانا [illegible] دہرایا کہ جو کوئی بھی راجہ کے اس مرض کو اچھا کر دے [illegible] اسے آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی یشودھا کا رشتہ دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر اسے داماد بنائے گا۔ غریب سے غریب اور امیر سے امیر اس لالچ میں رات دن اس مرض کی دوا تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن راجہ کا مرض دن بدن بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ عنبر نے یہ اعلان سنا تو راجہ کے محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ عنبر اپنے دھیان میں چلا جا رہا تھا کہ اسے رونے اور شور و غوغا کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے قدم آوازوں کے تعاقب میں تیز تیز اٹھنے لگے۔ ایک غریب گھر جو معمولی جھنڈیوں وغیرہ سے سجا ہوا تھا۔ وہاں ایک بارات چھوٹے سے صحن میں بیٹھی تھی۔ دولھا کا باپ غصے میں دلہن کی ماں پر برس رہا تھا کہ جب تک میری مرضی کے مطابق جہیز نہ ہوگا بارات واپس تو جا سکتی ہے یہ شادی نہیں ہو سکتی۔ دلہن کی ماں اور دلہن کا بھائی بار بار دولھا کے باپ کے قدموں میں اپنے سر پٹخ پٹخ کر رحم کی بھیک مانگ رہے تھے کہ ہماری عزت کا جنازہ نہ اٹھاؤ۔ دلہن کی ماں بار بار التجا کر رہی تھی کہ اس کا خاوند اگر مر نہ جاتا تو ان کی خواہش کے مطابق جہیز دے کر بیٹی کو رخصت کرتی۔ لیکن تقدیر نے نہ صرف اس کا سہارا چھین لیا بلکہ اس کی بچی بھی یتیم ہو گئی۔ ابھی تو اس بچی کے علاوہ چار لڑکیاں اور بھی جوان ہیں جو جہیز نہ ہونے کی وجہ سے گیلی لکڑی کی طرح سلگ رہی ہیں۔ دولھا کے باپ نے بیٹے

کا ہاتھ تھام کر باراتیوں سے کہا چلو واپس چلیں۔ ایسے کنگالوں سے ناطہ کر کے ہم کیا کریں گے۔ دلہن کے بھائی کے ہاتھ جڑے ہی رہے۔ اس کی ماں سینہ کوبی کرتی اور دلہن بین ہی کرتی رہ گئی مگر بارات واپس لوٹ گئی اور خوشی کی یہ محفل ماتم کدہ بن گئی۔ عنبر کو یہ سارا منظر دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ سب لوگ جا چکے تھے۔ صحن سونا پڑا تھا اندر دلہن بے ہوش پڑی تھی۔ باہر ماں سکتے کے عالم میں ایک ستون سے لگی بیٹھی تھی۔ زمین پر بیٹھے ہوئے بھائی کی سسکیاں فضا میں شعلوں کی طرح ابھر رہی تھیں۔ چولھوں کی آگ بجھا دی گئی تھی اور اب ان میں سے دھواں اٹھ رہا تھا جیسے سب کچھ جل جانے کے بعد راکھ میں سے دھواں اٹھتا ہے ٹھیک اسی طرح دھواں اس گھر کے چاروں طرف پھیلا ہوا۔ عنبر کے دل میں ہوک اٹھی۔ یہ انسان جو دنیا کی ہر شے میں افضل شمار ہوتا ہے اپنے مقام سے کتنا نیچے گر گیا ہے اور ہمدردی کے نام کی کوئی بھی شے اس کے دل کے کسی گوشے میں موجود نہیں۔ وہ اس دکھ کو محسوس کر رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر دلہن کے بھائی [illegible] کو گلے لگا لیا اور اسے بتایا کہ وہ اس کے والد کا دوست ہے جو عرصہ دراز کے بعد وطن لوٹا ہے۔ افسوس تمہارا باپ مر چکا ہے تم میرے بھتیجے ہو میں تمہاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مدد کروں گا۔ رندھیر نے آہ بھر کر کہا چاچا جی آپ دیر سے
پہنچے ہیں۔ اب تو ہماری عزت کا جنازہ اٹھ چکا ہے۔ عنبر نے
تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ایسا نہ کہو بیٹا۔ لالچی لوگ اس قابل نہیں
ہوتے کہ ان سے رشتہ داری کی جائے جو آدمی انسانیت سے گر
جائے اسے نظروں سے بھی گرا دینا چاہئے جو انسان مصیبت
میں کسی کے کام نہ آئے وہ انسان نہیں پتھر ہے۔ جس سے سر
تو پھوڑا جا سکتا ہے ہمدردی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔
دونوں نے مل کر دلہن کی ماں کو سنبھالا۔ اسے تسلی دے کر
اندر بھیجا کہ جا کر دلہن کی خبر لے۔ باہر رندھیر نے بتایا پتا
جی نے راجا کے کوڑھ کے لئے ایک دوائی تیار کی تھی وہ
بہت خوش تھے کہ راجا اچھا ہو کر انہیں بہت سا انعام دے
گا اور وہ اپنی بیٹیوں کو ٹھاٹھ سے بیاہ سکیں گے مگر شاید
قسمت کو یہ منظور نہ تھا۔ پتا جی کی دوائی سے راجا کا کوڑھ
اور بگڑ گیا اور راجا نے پتا جی کو دشمن کا کوئی جاسوس
سمجھ کر قتل کروا دیا۔ کیونکہ ساتھ والی ریاست ادھم پور کے
مہاراجہ سے اس راجا کی پرانی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ پتا جی
کو کچھ کہنے کی مہلت بھی نہ دی گئی۔ عنبر نے رندھیر کو تسلی
دیتے ہوئے کہا۔ تم فکر نہ کرو میں بھی وید ہوں۔ میں راجا
کا علاج کروں گا اور انعام سے ملی دولت سے تمہاری بہنوں

کا بیاہ اچھے خاندان میں کروں گا۔

○

فرانس میں ناگ جس آدمی کا ملازم ہوا تھا اس کا نام فلپ تھا
اس کی بیٹی جس نے اسے بتا دیا تھا کہ یہ شخص جو لاکھوں
کا ... ور کسی پُر اسرار شخصیت کا مالک ہے اور اسی اسرار
کو معلوم کرنے کے لئے ناگ اس کے پاس ملازم ہو گیا تھا۔
ناگ وہ جانتا تھا کہ سیاہ رنگ سے محبت کرنے والے روشنی
سے ... دور ہوتے ہیں۔ کیونکہ سیاہ رنگ شیطان کی علامت ہے
اور سفید روشنی بزرگی اور اللہ تعالٰے کے نور کا پرتو ہے۔ وہ
اب اپنے کمرے میں پڑا اس نوکرانی کے متعلق سوچ رہا تھا
اس نے اشارے سے اسے چلے جانے کے لئے کہا تھا۔ آسمان
پر بادل چھائے ہوئے تھے جس سے سارا شہر تاریکی میں ڈوبا
ہوا تھا۔ تیز ہوائیں عفریتوں کی طرح چنگھاڑتی چل رہی
تھیں۔ ناگ پلنگ سے اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔ در
اصل اسے اسی نوکرانی کی تلاش تھی جس نے اسے آتے ہی
... سے آگاہ کر دیا تھا۔ وہ کمرے سے نکل کر راہ داری
... اور یہاں سے باغیچہ پار کر کے وہ نوکروں کے کوارٹروں
کی طرف جانا چاہتا تھا کہ باغیچے میں اسے کسی کی موجودگی کا احساس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا۔ ناگ نے جلدی سے سانپ کی شکل اختیار کی اور رینگتا ہوا باغ میں پہنچ گیا۔ اب ناگ کو تاریکی میں بھی صاف دکھائی دے رہا تھا۔ کوئی شخص سر سے پاؤں تک سیاہ کپڑوں میں ایک سمت بڑھ رہا تھا۔ ناگ نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ سیاہ پوش جلدی ہی باغ کے دوسرے کونے میں جسے گنجان درختوں نے چھپا رکھا تھا، میں غائب ہو گیا۔ ناگ نے جلدی جلدی باغ کو پار کیا اور اسی کونے کی طرف رینگنا شروع کر دیا اور جلدی ہی وہ بھی ان درختوں میں پہنچ گیا جہاں سیاہ پوش نے ایک درخت کے تنے میں لگی ہوئی ایک موٹی سی کل کو زور سے گھمایا۔ فضا میں ایک گڑگڑاہٹ ہوئی اور سامنے دیوار میں ایک خلا پیدا ہو گیا۔ دیوار کا ایک حصہ ایک طرف ہٹ گیا جس میں سیاہ پوش داخل ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ دیوار پھر اپنی جگہ پر واپس آکر اس خلا کو بند کر دے ناگ نے بھی جست لگائی اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک تاریک راہ داری تھی جہاں فاصلے فاصلے سے مشعلیں جل رہی تھیں۔ دیواروں کا رنگ سیاہ تھا اور بدبو سے تمام فضا میں تعفن پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ناگ کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ فرش پر چمگادڑوں کی بیٹیں ہر طرف بکھری پڑی تھیں اور کہیں ان کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ

آواز آ رہی تھی۔ سیاہ پوش بغیر کسی مزاحمت کے چلا جا رہا تھا۔ جیسے وہ اس بات کا عادی ہو۔ آخر ایک دفعہ پھر اس راہ داری کا موڑ مڑ کر سیاہ پوش ناگ کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ ناگ نے بھی اپنی رفتار تیز کر دی اور موڑ مڑ گیا۔ یہاں روشنی کافی تھی جس سے سارا ماحول نظر آ رہا تھا۔ سیاہ پوش ایک ہال میں کھڑا تھا جہاں پر ایک بہت بڑی چمگادڑ کا بت کھڑا تھا اور حیرت کی بات یہ تھی کہ بت کی آنکھیں اپنے حلقوں میں تیزی سے گردش کر رہی تھیں اور ان سے روشنی کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اس کے قدموں میں لاتعداد انسانی ڈھانچے پڑے ہوئے تھے۔ ناگ نے محسوس کیا جیسے بت کی خوفناک آنکھیں اسے گھور رہی ہیں جیسے اس نے ناگ کو دیکھ لیا ہے۔ ناگ جلدی سے مکھی کا روپ دھار کر ایک دیوار سے چپک گیا۔ اب سیاہ پوش نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا اور ناگ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی مہربان بگھی والا آدمی ہے جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ آنکھیں جھپکائے بغیر بڑی چمگادڑ کے بت کے سامنے دو زانو ہو گیا۔ پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور کہا۔ اے بدی کے دیوتا، اے شیطانِ اعظم، اے مالکِ ظلمات تیرا یہ خادم جسے مرے ہوئے سو سال ہو چکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں اور جسے تو نے پھر اپنا نام زندہ رکھنے کے لئے زندگی عطا کی ہے تیرے مشن کو پوری محنت سے چلا رہا ہے آج اس شہر میں تیرے پجاریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے جو تیرے نام پر زندہ لوگوں کا خون پی پی کر دن رات اپنی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ تو جانتا ہے جس زندہ شخص کے جسم میں تیرے کسی پجاری کے دانت چار مرتبہ اُتر جائیں اور چار مرتبہ اس کا خون پیا جائے وہ انسان خود بھی مرنے کے بعد تیری دی ہوئی زندگی سے تاریک راتوں میں تیرا پجاری بن جاتا ہے۔ تیری امت میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا مگر جب سے بڑے گرجے میں فادر مائیکل آیا ہے اس نے ہماری راہ میں رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔ اس نے شہر کے ہر گھر کے دروازے پر صلیب لٹکوا دی ہے اور ہر شخص کو تنبیہہ کر دی ہے کہ انجیل کو چھوٹے سائز میں چاندی کے تعویذ بنا کر اپنے گلوں میں ڈال لیں۔ تو خوب جانتا ہے انجیل اور صلیب کے ہوتے ہوئے ہم اپنا مشن پورا نہیں کر سکتے اور جب خون ہی نہ ملے تو تیرے خادم جنہیں تو نے دوبارہ زندہ کیا ہے اپنی اصلی شکل سے ڈھانچوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جس کا ثبوت تیرے قدموں میں پڑے ہوئے تیرے پجاریوں کے یہ ڈھانچے موجود ہیں۔

سیاہ پوش ایک دفعہ پھر چمگادڑ کے سامنے سجدے میں جھک گیا اسی لمحے بجلی کی گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی جس سے اس کمرے کے در و دیوار ہل گئے۔ ناگ نے محسوس کیا جیسے زلزلہ آ گیا ہے پھر دیواروں سے بلاؤں کے چیخنے کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں اور فضا میں چمگادڑوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ شروع ہو گئی۔ ناگ نے دیکھا دیواروں سے چھوٹے بڑے چمگادڑ نکل نکل کر پھڑپھڑاتے پھرنے لگے۔ یکایک چمگادڑ کے بڑے مجسمے میں حرکت پیدا ہوئی اور آہستہ آہستہ اس کے جسم کے مختلف حصوں میں جنبش ہوئی جو سر سے لے کر پاؤں پر ختم ہو گئی۔ اب پتھر کی بجائے ایک خوف ناک قسم کا بہت بڑا چمگادڑ زندہ حالت میں موجود تھا۔ سیاہ پوش سجدے میں گر گیا تب چمگادڑ نے بولنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا اے میرے بندے، میرے پرستار تیرے شیطان اعظم نے تیری فریاد سن لی ہے اس کے پاس بہت سی روحانی طاقتیں ہیں لیکن وہ تیرے شیطان اعظم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وقتی مشکلات ضرور پیدا کر سکتا ہے۔ میری بات دھیان سے سُن۔ مائیکل کی طاقت چھیننے کے لئے تجھے ایک ایسے انسان کو تلاش کرنا ہے جس کا سارا جسم تو زندہ ہے لیکن اس کے ہونٹ مردہ ہیں اس سے پہلے کہ میں تجھے اس کے متعلق کچھ بتاؤں۔ میں پیاسا ہوں میری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیاس بجھا دے ۔ سیاہ پوش ایک مرتبہ پھر سجدے میں جھکا اور اس نے تین مرتبہ تالی بجائی اور کچھ پڑھ کر پھونک ماری ناگ نے حیرت سے اس سمت دیکھا جہاں ہڈیوں کے ڈھانچے زندہ انسانوں کی طرح کسی عورت کو اٹھائے لا رہے تھے جو شاید بے ہوش تھی اور پھر جب وہ ناگ کے قریب سے گزرے تو ناگ کا دل دھک سے رہ گیا ۔ یہ وہی نوکرانی تھی جس نے اشاروں میں ناگ کو بھاگ جانے کے لئے کہا تھا اور جس سے ناگ کو اس طلسم کے متعلق معلومات کی توقع تھی ۔ ڈھانچوں نے نوکرانی کو لا کر چمگادڑوں کے قدموں میں رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے ۔ چمگادڑ کی آنکھوں میں ایک خوف ناک چمک پیدا ہوئی اور اس نے جھک کر اپنی چونچ سے نوکرانی کی شہ رگ کاٹ دی ۔ خون اس کی شہ رگ سے نکلنے لگا تو چمگادڑ نے اپنا منہ اس پر رکھ دیا اور تیزی سے خون پینے میں مصروف ہو گئی ۔ ناگ نے یہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیں ۔

O

عنبر نے دور سے راجا کا محل دیکھا جو بڑا ہی عالیشان تھا ۔ جگہ جگہ سپاہی نیزے اور تلواریں لئے پہرہ دے رہے تھے ۔ عنبر اندر جانے کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ شور و غوغا

کی صدائیں سنائی دیں ۔ لوگ بھاگ بھاگ کر ایک طرف ہٹ رہے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے کوڑے برساتے ہوئے سوار نمودار ہوئے اور انہوں نے سڑک کو بالکل خالی کر دیا ۔ دراصل راجکماری یشودھا کی سواری ادھر سے گزر کر محل میں جا رہی تھی ۔ راجکماری مندر سے اپنے باپ کے لئے دعا مانگ کر واپس محل جا رہی تھی ۔ عنبر بھی سڑک کے کنارے ایک بڑے سے درخت کی اوٹ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس درخت کے نیچے ایک کمہار کی دکان تھی ۔ جہاں پر مختلف قسم کے چھوٹے بڑے برتنوں کے ڈھیر پڑے تھے ۔ جب کہ خود کمہار سپاہیوں کے ڈر سے اپنے گھر کے اندر جا چھپا تھا ۔ عنبر نے جلدی ہی ایک ترکیب سوچ لی ۔ اور مسکرا کر سواری کا انتظار کرنے لگا ۔ جلدی ہی سواری آتی نظر آئی ۔ آگے آگے ہتھیاروں سے لیس گھوڑ سوار تھے ان کے پیچھے ایک آٹھ گھوڑوں کی بگھی تھی ۔ آٹھوں گھوڑے نہایت خوبصورت اور سفید رنگ کے تھے جن کی لگام ایک موٹے سے اور بڑی مونچھوں والے سائیس کے ہاتھ میں تھی ۔ بگھی کا رنگ سنہری تھا اور اس پر سونے کا پترا جڑا ہوا تھا ۔ اس پر ہیرے اور قیمتی موتیوں سے بڑے خوبصورت ڈیزائن بڑے بڑے پھول بنے ہوئے تھے ۔ دروازوں پر ہرے اور مخمل کے پردے لٹکے ہوئے تھے جن میں راجکماری یشودھا بیٹھی تھی یشودھا نہایت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوبصورت لڑکی تھی۔ پندرہ سولہ سال کی لڑکی تھی لیکن آج کل
گلاب کے پھولوں جیسا تروتازہ چہرہ مرجھایا ہوا تھا وہ باپ
کی بیماری سے بہت پریشان تھی اور ہر روز کچھ کھائے بغیر ہی
مندر جاکر گھنٹوں رو رو کر اپنے باپ کی صحت یابی کے لئے
دعائیں مانگا کرتی تھی۔ جونہی راجکماری کی بگھی عنبر کے قریب
آئی عنبر نے ایک گھڑا اٹھا کر درخت کی اوٹ سے ایک سمت
اچھال دیا جو نیچے زمین پر گر کر ایک دھماکے سے ٹوٹ گیا اس
غیر متوقع آواز پر جب کہ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہر
ایک نے اسی سمت دیکھا اور اس ایک لمحے کا فائدہ اٹھا کر
عنبر دروازہ کھول کر راجکماری کے پاس پہنچ گیا اس سے پہلے
کہ راجکماری ایک اجنبی کو اس طرح دیکھ کر چیخ مارے اس کے
منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا راجکماری گھبراؤ نہیں میں دشمن نہیں
دوست ہوں۔ میں تمہارے باپ کا علاج کروں گا۔ دراصل
تمہارے دشمن راجا کے کئی جاسوس تمہارے محل کے بڑے
بڑے عہدے داروں میں موجود ہیں جو کسی قابل حکیم یا وید کو
مہاراج تک نہیں پہنچنے دیتے۔ مہاراج تک صرف ان کے اپنے
غدار وید اور حکیم ہی جا سکتے ہیں جن کے علاج سے فائدے کی
بجائے نقصان ہو رہا ہے۔ میں نے جب علاج کے لئے محل میں
مہاراج کے پاس جانے کی کوشش کی تو ان ہی غداروں نے

گرفتار کروانا چاہا۔ میرے انکار پر انہوں نے مجھے قتل کرنا چاہا لیکن
میں جان بچا کر بھاگ آیا۔ مجبوراً مجھے مہاراج تک پہنچنے کے لئے
یہ کرنا پڑا۔ اب اگر میرے خلوص پر شک ہے تو اپنے محافظوں
کو آواز دے کر بلا سکتی ہو۔ راجکماری تذبذب میں پڑ گئی۔ بھلا
وہ کیسے دوست اور دشمن میں تمیز کر سکتی تھی لیکن اس کا دل کہہ
رہا تھا ضرور بھگوان نے اس کی دعا سن لی ہے۔ اور شاید
اس نوجوان کو بھگوان نے ہی مہاراج کے علاج کے لئے بھیج دیا ہے۔
راجکماری کو شیوجی کی مورت سے بہت پیار اور عقیدت تھی اور
اتفاق کی بات کہ عنبر کی شکل بھی شیوجی سے ملتی جلتی نظر آئی تھی۔
راجکماری نے مسکرا کر عنبر کی طرف دیکھا اور سرگوشی کی "بھگوان
تیری داسی نے تجھے پہچان لیا ہے شیوجی مہاراج تو نے میری دعائیں
قبول کریں۔ بھگوان میں تو تیرے چرنوں کی داسی ہوں میرے پاپا کو
اچھا کر دو بھگوان"۔ عنبر سمجھ گیا کہ اندھا اعتقاد میرے کام آ
گیا ہے اور راجکماری نے مجھے شیو کا اوتار سمجھ لیا ہے۔ وہ دل
ہی دل میں مسکرایا اور۔ بگھی محل میں داخل ہو گئی جہاں راجکماری
کی کئی عدد نوکرانیاں موجود تھیں اور ان ہی نوکرانیوں کے جھرمٹ
میں چھپا کر راجکماری عنبر کو اپنے کمرے میں لے گئی۔ عنبر کے
پاس اپنی کئی طاقتیں موجود تھیں جن میں نرالہ دیوی کی سہیلی کا
دیا ہوا موتی بھی موجود تھا وہ چاہتا تو اڑ کر بھی محل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں پہنچ سکتا تھا۔ لیکن نہ جانے اسے ایسا کرنے میں کیا مزا محسوس ہو رہا تھا۔ اور پھر اپنی طاقتوں کو کام میں لا کر وہ صحیح حالات سے آگاہ نہیں ہو سکتا تھا اس لئے عنبر نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا۔ رات کے وقت جب تقریباً پہرے داروں کے سوا سارا محل سو یا پڑا تھا۔ عنبر چارپائی سے اٹھا کیونکہ اسے تو نیند آتی ہی نہیں تھی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ مہاراج کی بیماری میں ضرور کسی سازش کا عمل دخل ہے۔ وہ پہریداروں سے چھپتا چھپاتا محل کے مختلف حصوں میں گھوم پھر رہا تھا ایک کمرے کے قریب سے گزرتے ہوئے اسے ہلکے ہلکے قہقہوں اور باتوں کی آواز سنائی دی۔ عنبر کے قدم آواز کی سمت اٹھ گئے ایک کمرے کے بند دروازے کے باہر پہرہ تھا اور یہ آواز کمرے کے اندر سے آ رہی تھی۔ پہریدار پورے چوکس تھے عنبر چاہتا تو ان پہریداروں کو موت کے گھاٹ اتار کر بھی اندر جا سکتا تھا مگر ایسا کرنے میں وہ لوگ ہوشیار ہو جاتے جن کی آوازیں بند کمرے سے آ رہی تھیں اس وقت اسے ماریا اور ناگ کی بہت یاد آئی۔ اگر وہ یہاں موجود ہوتے تو پل بھر میں کمرے میں پہنچ جاتے پھر اسے یکایک زلالہ دیوی کے موتی کا خیال آگیا جسے وہ یکسر بھولا ہوا تھا۔ اس نے موتی جیب سے نکال کر منہ میں ڈال لیا اچانک اسے محسوس ہوا اس کا وزن بالکل ہلکا ہو گیا ہے پھر اس نے اڑنے

کے متعلق سوچا تو زمین سے اس کے پاؤں خود بخود اٹھ گئے۔ اور وہ بالکونی سے باہر اڑ کر نکل گیا۔ ایسی ہی ایک بالکونی اس کمرے میں بھی موجود تھی جہاں محل کے رہنے والے بیٹھ کر محل کے پاس بہنے والے گنگا دریا کا نظارہ کیا کرتے تھے۔ عنبر اڑ کر باہر نکل گیا اور پھر کمرے کی بالکونی کے قریب جا کر اس کے اندر جھانکا۔ کیونکہ وہ اندھیرے میں تھا۔ اس لئے کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کے برعکس کمرے میں بیٹھے ہوئے لوگ روشنی میں اسے نظر آ رہے تھے۔ وہ اپنی باتوں میں اس قدر محو تھے کہ عنبر چپ چاپ بالکونی سے اندر داخل ہو گیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ یہ کمرہ اسلحہ خانے کے طور پر استعمال ہوتا تھا اس لئے یہاں بڑے بڑے ہتھیاروں سے بھرے صندوق پڑے ہوئے تھے جن کی آڑ میں بیٹھ کر عنبر اطمینان سے ان کی باتیں سننے لگا۔ ان میں ایک سپہ سالار، دوسرا وزیر، تیسرا ساتھ والی ریاست کے مہاراجہ اودھم پور کا بھیجا ہوا جاسوس اور چوتھا وہ حکیم موجود تھا جس سے آج کل مہاراج علاج کروا رہے تھے اور وہ زخموں میں دوا کی بجائے آہستہ آہستہ سرایت کرنے والا زہر زخموں پر استعمال کر رہا تھا۔ ان میں نوجوان سپہ سالار تو راجکماری یشودھا کو اپنی دولہن بنانے کے خواب دیکھ رہا تھا جبکہ ادھیڑ عمر وزیر سلطنت پر قبضہ جمانے کی ٹھان کر بیٹھا تھا اور یہ سب اودھم پور کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہاراج کے ایمان پر ہو رہا تھا اس ریاست کے راجہ نے اپنی بیٹی کی شادی اودھم پور کے راجہ کے بیٹے سے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے راجہ نے جاسوسوں کے ذریعہ اس ریاست کے راجہ کے وزیر اور سپہ سالار کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا کہ وہ وزیر کو ریاست کا راجہ بنا دے گا اور یشودھا کی شادی سپہ سالار سے کر دے گا حالانکہ اس کے دل میں کھوٹ تھا۔ وہ ان لوگوں کی غداری سے فائدہ اٹھا کر ریاست پر قبضہ کرنا چاہتا تھا اور ریاست پر قبضہ کرنے کے بعد یشودھا کی شادی بھی اپنے بیٹے سے کرنا چاہتا تھا وزیر اور سپہ سالار کو اس نے اپنا آلہ کار بنایا ہوا تھا ریاست اودھم پور کا راجہ طاقت میں اس راجہ سے کم تھا اس لئے وہ لڑائی کے ذریعہ نہیں مکاری اور دھوکے سے یہ کام کرنا چاہتا تھا۔

کسی بات پر سپہ سالار نے بلند قہقہہ لگایا تو وزیر نے اسے ٹوکا ذرا آہستہ برخوردار دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اگر ہماری سازش کا علم مہاراج کو ہو گیا تو جان سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے مگر جاسوس نے تسلی دیتے ہوئے کہا اتنی بھی ڈرنے کی بات نہیں وزیر صاحب کسی بھی مصیبت کے وقت آپ کو ہمارے مہاراج امداد یقین دلا چکے ہیں۔ وزیر نے مسکراتے ہوئے کہا یہ تو ان کی کر ہے۔ بھلا ان کی مدد کے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ پھر

سالار نے کہا۔ ہر کوشش کے باوجود یہ کمبخت مہاراج مرنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ حالانکہ حکیم صاحب روزانہ زخموں کے راستے زہر اس کے جسم میں داخل کر رہے ہیں۔ وزیر نے کہا مجھے تو ڈر ہے کہیں مہارانی یا کوئی اور وفادار خادم کسی اچھے سمجھ دار حکیم یا وید کو نہ لے آئیں جو زخم دیکھ کر سب کچھ سمجھ جائے۔ جاسوس نے قہقہہ لگایا اور گلاس میں بچا ہوا پانی حلق میں اتارتے ہوئے کہا۔ دھرتی سے لے کر آکاش تک کے بھی حکیم اور وید آ جائیں۔ مہاراج کے جسم کے زخم ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ سب نے وجہ جاننے کے لئے اس کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے وہ راز اگل ہی دیا اور سب کو بتا دیا یہ دراصل ایک انتہائی خوفناک جادوگر کے جادو کا اثر ہے جس کا علاج دوائیوں سے نہیں ہو سکتا اور جس کے لئے ہمارے مہاراج نے بڑے ہی کشٹ کاٹے ہیں تب جا کر جادوگر تک رسائی ہوئی ہے۔ اس جادو کا توڑ ہو ہی نہیں سکتا۔ وزیر اور سپہ سالار دونوں نے خوشی سے جاسوس کو سینے سے لگا لیا۔ سپہ سالار نے اس کا منہ چوم لیا اور سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔ راجکماری یشودھا میری ہو گی اور وزیر نے ہنستے ہوئے کہا یہاں سلطنت میری۔ دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا عنبر ساری سازش اور بیماری کے متعلق راز سے واقف ہو چکا تھا۔ اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دل تو چاہ رہا تھا نمک حراموں اور غدّاروں کو عبرت ناک سزا دے مگر یہ وقت مہاراج کی جان بچانے کا تھا۔ یہ سوچ کر اس نے صبر کیا اور بالکونی کے راستے ہی اُڑ کر وہاں سے چلا گیا۔ عنبر واپس کمرے میں آیا تو راجکماری سو رہی تھی پھر وہ مہاراج کے کمرے تک بھی اڑ کر پہنچا کیونکہ وہاں بڑا ہی سخت پہرہ تھا اس نے چھُپ کر مہاراج کی حالت دیکھی جو درد سے کراہ رہا تھا اور اس کے چھالوں سے زہر آلود پانی بہہ رہا تھا بے چارے کو کسی کروٹ بھی چین نہیں آ رہا تھا۔ پاس بیٹھی مہارانی اُونگھ رہی تھی۔ عنبر کا دل بھر آیا بیچارے کو کس ناکردہ گناہ کی سزا دی جا رہی تھی اس نے سوچا ایک عام آدمی ہونا بادشاہ ہونے سے کتنا اچھا ہے۔ عام آدمی اپنی نیند سوتا ہے اسے کسی کا بھی کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ لیکن ایک بادشاہ جو سارے جہان کے خطروں میں گھرا ہوتا ہے وہ نہیں جان سکتا غدار کون اور وفادار کون ہے۔ پھر اس نے عہد کیا وہ مہاراج کے ضرور کام آئے گا اور ہمدردی کا جذبہ لئے وہ جس راستے سے آیا تھا اسی راستے سے اُڑ کر نکل گیا۔

سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکیاں

ماریا سمندر کے کنارے بنے ہوئے ایک ہوٹل میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ نہ جانے عنبر اور ناگ کس جگہ ہوں گے اور مجھے ان کو کہاں تلاش کرنا چاہیے اور ان کے قریب بیٹھے ہوئے دو آدمیوں میں گفتگو ہو رہی تھی۔ جس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ بھی فرانس جانے والے جہاز پر یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں ان کے سامنے پڑی پلیٹوں میں مرغ مسلّم پڑے تھے اور ان میں سے بھاپ نکل رہی تھی اور اس کی خوشبو سے ماریا کے منہ میں پانی بھر آیا۔ ان کی میز کے گرد صرف تین کرسیاں تھیں۔ دو پر وہ دونوں بیٹھے تھے اور تیسری پر جو خالی تھی اُن کی گفتگو سننے کے چکر میں ماریا بھی جا بیٹھی۔ ماریا نے قریب سے ان کو دیکھا تو معلوم ہوا وہ پرلے درجے کے عیار اور بدمعاش ہیں۔ جن کے چہروں پر کئی زخموں کے نشان بھی موجود تھے جو اب کافی حد تک مندمل ہو چکے ہیں۔ ان کے چہرے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ان پُر اسرار زندگی کا پتہ دے رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے تھے ۔ ماریا کان لگا کر ان کی گفتگو سننے لگی ۔ ایک جس کا نام ہیری تھا وہ دوسرے سے جسے اس نے تھامسن کہہ کر مخاطب کیا تھا کہہ رہا تھا میں نے جہاز کے کپتان سے ساری بات کر لی ہے چار کیبن اس نے مجھے دینے کا وعدہ کر لیا ہے جو بارہ سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکیوں کے لئے کافی ہیں ۔ لیکن تھامسن نے کہا تم نے اطمینان کر لیا ہے کہ جہاز میں سوار دوسرے مسافروں کو شک نہ ہوگا ہیری نے کہا میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں مائی فرینڈ اول تو ہمارے کیبن جہاز کے آخری حصے میں ہیں اور ایک قطار میں ہیں جہاں سے کسی کے گزرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔ دوسرا کھانے وغیرہ پر جو نوکر ان کیبنوں پر معمور ہوں گے وہ کپتان کے خاص آدمی ہوں گے ۔ تیسرا اس جگہ پر لائٹ بہت ہی معمولی انتظام ہوگا ۔ زیادہ حصہ تاریک ہی ہوگا ان سب انتظامات کے لئے ہی تو میں نے کپتان کو ٹکٹوں کے علاوہ پانچسو پونڈ دئے ہیں ۔ تھامسن نے پھر سوال کیا ۔ ڈیر ہیری کیا تمہیں پوری طرح یقین ہے کہ یہ سودا فرانس جاتے ہی کیش ہو جائے گا ۔ کونٹ چارج اپنے وعدے پر قائم رہتے ہوئے بندرگاہ پر ہی ہمیں قیمت ادا کر دے گا ۔ تم تو جانتے ہی ہو دوست ان سنہری بالوں ۔ نیلی آنکھوں والی لڑکیاں کو اغوا کرنے

میں کتنا وقت لگا ہے اور کتنی دشواری اٹھانی پڑی ہے کئی دفعہ تو جان جاتی جاتی بچی ہے ۔ ہیری نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا ۔ میں کونٹ کے لئے اکثر کام کرتا رہتا ہوں تھامسن کونٹ وعدے کا پکا ہے اور بات کا دھنی ہے ۔ پھر ایک لاکھ پونڈ تو اس کے لئے ہتھیلی کے میل کے برابر ہے ۔ ماریا نے تمام گفتگو سنی تو اسے بہت دکھ ہوا ۔ انسان کس قدر گر گیا ہے ۔ لوگوں کو اپنی موت یاد نہیں کیا بیتی ہوگی ان ماؤں کے دلوں پر جن کی بیٹیاں یہ بدمعاش اغوا کر لائے ہیں ۔ لعنت ہے ایسے انسانوں پر جو عورت کو بیچنے کے لئے بازار لے آئے ہیں ۔ جو عورت ان کی ماں ، ان کی بہن اور ان کی بیٹی بھی ہو سکتی ہے ۔ اس نے فیصلہ کیا وہ اسی جہاز سے فرانس جائے گی اور ان معصوم بچیوں کو جنہوں نے ابھی زندگی کی بہار بھی نہیں دیکھی ان ظالم درندوں کی قید سے نجات دلائے گی ۔

جہاز بندرگاہ پر موجود تھا ۔ سمندر کی وسعتوں پر جہاں اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا ہوا تھا روشنیوں سے جگمگاتا ہوا جہاز دور آسمان پر چمکنے والا روشن ستارہ نظر آ رہا تھا ۔ ماریا ان دونوں بدمعاشوں کا پیچھا کر رہی تھی جو تیزی سے جہاز کی سمت بڑھ رہے تھے ۔ پھر اس نے دیکھا جہاز کا کپتان ان کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھ کر جہاز سے اتر کر ان کے پاس آیا۔ تینوں میں کچھ گفتگو ہوئی اور پھر ہیری نے چمکتے ہوئے سنہری سکوں سے بھری دو تھیلیاں کپتان کو پیش کیں جنہیں لے کر کپتان کا رنگ خوشی سے سرخ ہو گیا اور اس نے سرگوشی کی مال کہاں ہے۔ دو سیاہ رنگ کی بند بگھیاں ان کے قریب آ کر رکیں تو ہیری نے خوشی سے اپنے ساتھی کا ہاتھ دبایا اور کپتان سے کہا۔ مال ان بند بگھیوں میں ہے اب اسے حفاظت سے کیبنوں میں پہنچانا تمہارا کام ہے۔ کپتان نے فکرمند ہو کر کہا اگر کسی لڑکی نے چیخ و پکار شروع کردی تو مصیبت آ جائے گی۔ اس بات کا بھی تم لوگوں نے کوئی انتظام کیا ہے۔ ہیری نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ کپتان صاحب ہیری کچی گولیاں نہیں کھیلا۔ لڑکیوں کو بے ہوشی کی دوا دی ہے۔ جس سے وہ نیم بیہوشی کی حالت میں ہیں اور انہیں اپنا ہوش ہی نہیں۔ بگھی جہاز کے پاس لگا دو۔ جارج ہیری نے تیسرے ساتھی کو کہا جو اس سیاہ بگھی کو ڈرائیو کر کے یہاں تک لڑکیوں کو لایا تھا۔ تب ہیری نے اپنے ساتھی تھامسن سے کہا۔ ہم دونوں دو دو لڑکیوں کو سہارا دیتے ہوئے اور ان سے ہنسی مذاق کرتے ہوئے انہیں کیبنوں تک لے جائیں گے اس میں مسافروں کو شک نہ ہوگا۔ وہ انہیں ہماری بیویاں سمجھ کر ہماری طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ کپتان نے کہا یہ بالکل

ٹھیک ہے۔ میں چل کر انتظام کرتا ہوں۔ تم لڑکیاں لے کر جہاز پر آؤ۔ ماریا نے یہ ساری گفتگو سن لی۔ وہ چاہتی تو یہیں وار کر کے لڑکیوں کو چھڑا لیتی۔ مگر یہ تمام بیہوشی کی حالت میں لڑکیاں اس کے لئے مصیبت بن جاتیں جن کے گھروں اور والدین کے متعلق اسے کوئی علم نہ تھا اور نہ ہی لڑکیاں بتانے کے قابل تھیں۔ پھر وہ ظلم کے درخت کی شاخ اور پتیوں کو کاٹ دینے کی قائل نہ تھیں۔ اس کا مشن تھا ایسے درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے جو ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ لہذا سوچ کر اس نے بھی جہاز کا رخ کیا جہاں یہ دونوں بدمعاش لڑکیوں کی کمروں میں ہاتھ ڈالے قہقہے لگاتے اور باتیں کرتے ہوئے انہیں جہاز تک لے جا رہے تھے مسافر اپنی اپنی دھن میں اور اپنے اپنے مسائل میں الجھے ہوئے تھے لہذا کسی کو اتنی فرصت ہی کہاں تھی کہ ان لوگوں کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھتا۔ ماریا ان کیبنوں کے پاس کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی کہ ظالم جس طرح بھیڑ بکریوں کی طرح لڑکیوں کو لا لا کر کیبنوں میں بند کر رہے تھے اور پاس ہی کپتان اپنے خاص آدمی کے ساتھ کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی بعد ہیری اور تھامسن خوشی خوشی کپتان کے پاس آئے اور اسے اپنے مشن کی کامیابی کے متعلق مطلع کیا۔ کپتان نے اپنے دو ملازموں کا تعارف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان سے کروایا جو ان کیبنوں کی خدمت پر معمور کردئے گئے تھے اور ہاتھ ملا کر انتظامی امور کا مشاہدہ کرنے کے لئے دوسری طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا نے قہرآلود نظروں سے ان دونوں بدمعاشوں کو دیکھا جو منہ میں سگریٹ دبائے دھوئیں کے مرغولے بنا بنا کر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نے گزرتے ہوئے غصے سے ان کے منہ پر تھوک دیا۔ ٹھیک اسی وقت ایک موٹا سا آدمی ان کے پاس سے گزر رہا تھا۔ دونوں بدمعاش یہ اس کی حرکت سمجھ کر اس سے الجھ گئے۔ وہ کوئی مشہور پہلوان معلوم ہوتا تھا آنکھ جھپکتے ہی اس نے دونوں کو اپنے مکّوں کی زد میں رکھ لیا اور کئی نشان ان کے چہروں پر بنا ڈالے جن سے خون رسنے لگا۔ ماریا کو بہت تسکین محسوس ہوئی اور وہ مسکراتی ہوئی ان کیبنوں کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس نے کیبنوں میں جا کر ان معصوم لڑکیوں کو دیکھا جو اب بیہوش ہو چکی تھیں۔ انہیں یہ خبر نہ تھی کہ موت کتنی تیزی کے ساتھ ان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ رات کے کھانے میں انہیں مزید نشہ آور دوا دی گئی۔ کہ وہ ہوش میں نہ آجائیں۔

اس طرح جہاز سمندر کے سینے پر تیزی سے رینگتا رہا اور ایک صبح فرانس کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہو گیا۔ اترنے

والے مسافروں کی بھیڑ میں ماریا بھی ایک طرف کھڑی بیقراری سے ٹہلتے ہوئے ان بدمعاشوں کو دیکھ رہی تھی جنہیں کونٹ کا انتظار تھا اور وہ قدرے بیقرار نظر آ رہے تھے پھر ایک آدمی کالا سوٹ پہنے اور سیاہ فلٹ ہیٹ چہرے پر جھکائے اوور کوٹ کے کالر کھڑے کئے تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ ہیری کی اس پر نگاہ پڑی تو خوشی سے پھول گیا اور اس نے اپنے پھیپھڑے کا پورا سانس خارج کرتے ہوئے ایک چیخ کی صورت میں ہیلو کونٹ کہا۔ کئی راہ چلتے مسافروں نے حیرت سے اس طرف دیکھا تو کونٹ نے نہایت ہی سرد لہجے میں ہیری کو ڈانٹا اور کہا اپنے جذبات پر قابو رکھو پاگل آدمی مجھے ایسے جذباتی انسان بالکل پسند نہیں۔ ہیری نے کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے معذرت کی۔ کونٹ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ سوال کیا۔ مال کہاں ہے۔ ہیری نے کیبنوں کی طرف اشارہ کیا۔ کونٹ نے بڑی نخوت سے پیچھے مڑ کر دیکھا اور دور کھڑے چار ملازموں کو اشارے سے بلایا۔ وہ بھی سیاہ رنگ کے سولوٹوں میں ملبوس تھے اور انہیں ہدایت کی مال لے کر فوراً پہنچ جاؤ۔ پھر تھامسن اور ہیری نے کہا۔ تم لوگ ان کے ساتھ ہی بگھی میں آجاؤ قیمت کے لئے تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ماریا نے نفرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھا جو بالکل کسی بھوت کی طرح شیفنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انداز میں دور کھڑی سیاہ رنگ کی بگھی میں بیٹھ رہا تھا۔ کونٹ
ماریانے ہونٹوں کو کاٹتے ہوئے کہا تو تم ہو بدی کے وہ درخت
فکر نہ کرو بچو۔ تم سزا سے نہیں بچ سکتے اس نے دیکھا
کونٹ کے آدمی ہیری اور تھامسن کے ساتھ مل کر پہلے والے انداز
میں ہی لڑکیوں کو لے جا کر ایک سیاہ رنگ کی بگھی میں
بٹھا رہے ہیں۔ جس میں سیاہ پردے چڑھے ہوئے ہیں جس
سے تاریکی میں اندر کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ماریا بھی اسی گاڑی
کی طرف بڑھی اور لڑکیوں کی اس بھیڑ میں اندر گھس گئی ڈرائیور
نے پچھلا دروازہ بند کیا اور راسیں سنبھال کر تیزی کے ساتھ
روانہ ہو گیا۔

○

آج پھر ناگ کونٹ کا پیچھا کرتے ہوئے شیطان کے مندر
میں داخل ہو گیا۔ کونٹ کے چار آدمی ایک جنگلی بھینسے کو
رسیوں سے جکڑے کھینچتے ہوئے لا رہے تھے۔ کونٹ چاروں
طرف بکھرے ہوئے انسانی ڈھانچوں کے درمیان سے گزر کر
بڑی چمگادڑ کے بت کے پاس پہنچ گیا جس کے سارے جسم سے
کئی زندہ چمگادڑیں چمٹی ہوئی تھیں۔ کاؤنٹ کی آمد پر چمگادڑوں
نے چیخ چیخ کر اپنے پر پھڑ پھڑانے شروع کر دیئے اور

اور بت کے گرد چکر کاٹنا شروع کر دیا۔ ناگ آج پھر
ایک کونے میں دیوار سے چپکا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ بھینسا لانے
والے تھوڑی دور ہی کھڑے ہو کر کاؤنٹ کے حکم کا انتظار
کر رہے تھے۔ تب کونٹ نے اپنا سر چمگادڑ کے بت کے
سامنے جھکا کر کہا۔ اے ہمارے شہنشاہِ ظلمات، اے شیطان
اعظم تیرا پرستار تیرا دیدار چاہتا ہے ایک دم مشعلوں کی روشنی
مدھم پڑ گئی۔ فضا پر اسرار چیخوں سے گونج اٹھی اور ہال
کی ہر طرف چمگادڑوں نے چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا
لیا در و دیوار ہلنے لگے اور ایسا دہشت انگیز ماحول بن گیا کہ
مردوں کے ڈھانچے تک کانپنے لگے دور کھڑے جنگلی بھینسے کی
آنکھیں بھی خوف سے حلقوں میں گردش کرنے لگیں اور اس کا
مضبوط قوی جسم رسیوں میں جکڑا کانپنے لگا۔ اس کے نتھنوں
سے نکلنے والا گرم سانس تیزی سے چلنے لگا کونٹ کے آدمی
بلکہ خود کاؤنٹ بھی کانپ کر رہ گیا اس کے ماتھے پر پسینے
کے لیپ ہونے لگے۔ بڑی چمگادڑ کے بت کی آنکھوں سے خون
بہنے لگا۔ فضا میں ایک ناخوشگوار سی بدبو پھیل گئی ——
چمگادڑ کے بت میں ایک دفعہ پھر حرکت ہوئی اور سر سے شروع
ہو کر پاؤں پر ختم ہو گئی اب بت کی بجائے ایک نہایت خوف
ناک چمگادڑ اپنے بڑے بڑے پروں کو پھیلائے وہاں کھڑا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کے گلے میں کئی سفید، سرخ اور کالے پھنیر سانپ اپنے پھن پھیلائے لٹک رہے تھے اور اپنے ناگ دیوتا کی بوپا کر تعظیم میں جھک رہے تھے۔ چمگادڑ نے ایک سانپ پر اپنی چونچ ماری اور منہ کھول کر اسے کھانا شروع کر دیا۔ کانٹ نے یہ منظر دیکھا تو ڈرتے ڈرتے کہا۔ شیطانِ اعظم میں تیری بھینٹ یہ جنگلی بھینسا لایا ہوں۔ جسے کئی روز پھل اور دودھ پلا پلا کر تیرے لئے تیار کیا ہے۔ تیرے حکم کے مطابق بارہ سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکیاں حاصل کر لی ہیں۔ تب پہلی مرتبہ چمگادڑ نے بولنا شروع کیا اور کہا اے ہمارے وفادار غلام مت گھبراؤ۔ میں تجھے فادر مائیکل کی موت کا اسرار بتا دوں گا۔ لیکن دیکھ تیرے یہ ساتھی اور میرے وفادار ڈھانچوں کی صورت پڑے ہیں جن کو اس شہر کے لوگوں کا خون ملنا بند ہو گیا ہے۔ عنقریب میرا قہر فادر مائیکل کو فنا کر دے گا۔ شیطان عظیم ہے اور لافانی طاقتوں کا مالک ہے۔ مائیکل ایک معمولی راہب ہے اور فانی انسان ہے تو فکر نہ کر کہ تیرا شیطان عظیم تجھے سب کچھ سمجھا دے گا۔ پہلے میری بھینٹ لاؤ تاکہ اس خون سے میرے یہ وفادار غلام بھی فیض یاب ہو سکیں۔ کونٹ نے آدمیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے بھینسے کو رسیوں سے آزاد کر دیا۔ ناگ کو دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ اتنا

طاقتور بھینسا جو پھل اور دودھ پر پلا ہو اور جسے قابو کرنے کے لئے کئی عدد رسیوں کی بندشیں درکار تھیں چمگادڑ کی ایک نگاہ پڑتے ہی اپنی جگہ تھر تھر کانپ رہا تھا۔ پھر چمگادڑ کی آنکھوں سے ایک روشنی نکل کر بھینسے پر پڑی اور وہ آہستہ آہستہ خود بخود چمگادڑ کی طرف چلنے لگا۔ بالکل لوہے کی طرح جسے مقناطیس دکھایا جائے تو حرکت میں آ جاتا ہے ایسی ہی کیفیت اس بھینسے کی تھی جو چل کر خود بخود چمگادڑ کے سامنے جا کر رک گیا۔ تب چمگادڑ نے اپنے پر زور سے پھڑپھڑائے اور ان پروں سے دو ہاتھ نمودار ہوئے جن میں چمکدار تلواریں پکڑی ہوئی تھیں۔ چمگادڑ نے دونوں ہاتھوں سے تلواریں بھینسے کے جسم میں اتار دیں اور خون کے فوارے اس کے جسم سے ابل ابل کر زمین پر گرنے لگے۔ فضا میں ایک دفعہ پھر بجلی سی کوندی اور چمگادڑیں اپنے پر پھڑپھڑائے ہال میں چکر لگانے لگیں۔ کونٹ نے حیرت سے دیکھا انسانی ڈھانچے زمین سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بھینسے کے گرد ناچنے لگے اور زمین پر جھک کر بہتے ہوئے خون کو چاٹنے لگے۔ ایک زخم پر بت چمگادڑ نے بھی اپنا منہ رکھ دیا اور خون پینا شروع کر دیا۔ خون کا ڈھانچوں کے اندر جاتا تھا کہ ان پر گوشت کی تہہ جمنا شروع ہو گئی اور وہ زندہ انسانوں کی طرح ہاتھوں میں چھریاں پکڑے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُن سے بھینسے کے جسم پر زخم لگا کر خون چوسنا شروع ہو گئے۔ ہال میں پھڑ پھڑاتی ہوئی چمگادڑیں بھی اس کے جسم سے اپنی تیز چونچیں گاڑ کر گوشت نوچنا شروع ہو گئیں۔ بھینسا خون ختم ہو جانے پر زمین پر گر پڑا تو ان لوگوں نے اپنی چھریوں سے اس کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے چٹ کر گئے تب ایک گرجدار آواز ہال میں گونجی۔ اور شیطان نے کہا میرے غلاموں اپنے شیطانِ اعظم کی پوجا کرو اور اس کے حضور سجدہ کرو جس نے تمہارے لئے رزق کا بندوبست کیا اور تمہیں ایک بار پھر زندہ کر دیا۔ سارے ڈھانچے جو اب انسان بن چکے تھے اپنے بے حد خوف ناک چہروں کے ساتھ سجدے میں جھک گئے۔ جو انسان جس حالت میں مرا تھا اسی حالت میں موجود تھا۔ جو تلوار کے زخم سے مرا تھا اس کے سینے میں تلوار کا زخم موجود تھا۔ کئی آدمیوں کے چہرے مسخ ہو چکے تھے اور کئی ایک کی زبانیں کتوں کی طرح باہر لٹک رہی تھیں وہ حلقہ بنا کر ناچ رہے تھے اور شیطان کی پوجا کے گیت گا رہے تھے جب کہ کاؤنٹ اب بھی سجدے میں گرا ہوا تھا آخر شیطان نے اپنی گرجدار آواز میں کونٹ کو مخاطب کیا۔ اے میرے غلام تیرا شیطانِ اعظم مائیکل راہب کے رب سے کسی صورت بھی طاقت میں کم نہیں۔ یہ الفاظ ابھی شیطان کی زبان

سے ادا ہوئے ہی تھے کہ زور سے بجلی چمکی اور ایسا محسوس ہوا بجلی اس عمارت کو جلا کر راکھ کر دے گی۔ لیکن شیطان نے بلندی سے اپنا ہاتھ بڑھا کر بجلی کو پکڑ لیا جس سے اس کا پورا جسم شعلے کی صورت دہکنے لگا۔ اس نے آسمانی بجلی کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا۔ کیونکہ شیطان آگ سے بنا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ آگ اسے جلا نہیں سکتی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو یہ ہال اب تک جل کے خاک ہو چکا ہوتا۔ تھوڑی دیر تک شیطان کا جسم شعلوں میں تبدیل رہا مگر تھوڑی دیر کے بعد ہی شیطان نے آسمانی بجلی کو اپنے جسم سے نوچ کر مٹھی میں بند کر لیا اور اسے دیوار پر دے مارا جو اس دیوار میں شگاف ڈالتی واپس لوٹ گئی۔ اس واقعہ پر ایک دفعہ پھر سارے پجاری سجدے میں گر گئے۔ شیطان نے کونٹ کو مخاطب کیا۔ اے میرے پرستار آج ہی رات شاہی قبرستان جا جس کے تہہ خانے میں ڈیوڈ خاندان کے بادشاہوں کے تابوت پڑے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا تابوت اس خاندان کے بانی ڈیوڈ مور کا ہے جو کئی من سونے کا بنا ہوا ہے۔ تجھے اس تابوت تک پہنچنا ہے پھر اس تابوت کا ڈھکنا اٹھا کر دیکھ اب وہاں ڈیوڈ کے ڈھانچے کی جگہ بارہ سروں اور بارہ ہاتھوں والے راکھش ایبن ولدس کا جسم نظر آئے گا۔ پھر اس نے اپنا سیاہ ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہر پروں سے نکالا جس میں ایک انگوٹھی تھی اور اسے کونٹ کو دیتے ہوئے ہدایت کی یہ انگوٹھی اس کے جسم پر سر سے پاؤں تک پھیر دینا راکھش جبل طوس کی روح آسمانوں سے اس جسم میں واپس آجائے گی۔ اس کے بارہ موہنوں کے لئے بارہ بھینٹ تجھے دیتی ہوں گی۔ پھر وہ تجھ سے راضی ہو جائے گا۔ اور جو کچھ وہ کہے گا اس پر عمل کرنا۔ یقیناً وہ تجھے فادر مائیکل کی روحانیت کو تباہ کرنے کا گُر بتا دے گا مگر خیال رکھنا اگر تجھ سے کوئی کوتاہی یا غلطی ہو گئی تو پھر تباہی یا بربادی سے تجھے کوئی نہیں بچا سکے گا کیونکہ جبل طوس ہی زمین اور آسمان پر آباد تمام راکھشوں کے بادشاہ مقطوس راکھش کا نائب ہے۔ جس کا جسم تو زندہ ہے مگر ہونٹ مردہ ہیں۔ خدا کی شان میں گستاخی کرنے پر مقطوس راکھش جو میرا ہمراز اور دوست تھا کے ہونٹ قیامت تک کے لئے بے جان کر دئے گئے ہیں۔ وہ ہونٹوں سے بول نہیں سکتا صرف ناک سے آواز نکال کر بات کرتا ہے اور جس طرح میرے پاس عظیم طاقتیں ہیں اس طرح میرا دوست بھی جادو پر قدرت رکھتا ہے لیکن میرے دوست کی موت ایک سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی کے ہاتھوں ہوگی جو کئی ہزار سالوں سے زندہ ہے لیکن یہ آسمانی راز ہیں۔ ان کا پردہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ یہ

...ر چمگادڑں نے ایک دفعہ پھر خوفناک چیخ منہ سے نکالی ...ے درو دیوار ہل گئے۔ چھوٹی چمگادڑوں نے ایک دفعہ پھر اس کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے اور بڑی چمگادڑ پتھر کے بت میں تبدیل ہو گئی۔ بقایا چھوٹی چمگادڑوں نے اس ...جسم کو ڈھانپ لیا اور اس کے جسم سے لٹک گئیں ناگ کو سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی پر ماریا بری طرح ...آ گئی۔ اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ ضرور اس ...وت تک راکھش قطوس کی موت ماریا کے ہاتھوں ہی سے ہو گی جس گستاخ کے ہونٹ رب تعالیٰ نے مردہ کر رکھے ہیں ...یری بہن اس کے جسم کو مردہ کر دے گی۔

ایک بڑے سے کمرے میں کاؤنٹ کے حواریوں نے سنہری ...الوں والی لڑکیوں کو ہانک دیا تھا اور ان کے ساتھ ہی ...ریا بھی تھی جو ان مظلوم لڑکیوں کو دیکھ دیکھ کر غصے میں ...ی و تاب کھا رہی تھی۔ اس کا بس چلتا تو ان لوگوں کو کچا ...ا چبا ڈالتی۔ لیکن یہ تو ظالموں کے زرخرید غلام تھے اصل ...میں تو وہ لوگ تھے جو روپے کے زور سے یہ تمام ...نہیں معاشرے میں پھیلا رہے تھے۔ پھر اسے دور چھت ...کے پاس روشندان سے ناگ کی خوشبو آنے لگی اور اس کا ...ل خوشی سے جھوم اٹھا۔ اس کا بھائی ناگ یہیں کہیں موجود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ ناگ سے ملاقات کا وقت اس نے رات پر چھوڑ دیا
فی الحال وہ ایک لڑکی کی طرف متوجہ ہو گئی اور اس نے پوچھا۔
تھا۔ میں کہاں ہوں۔ ماریا اس کے پاس گئی جو اپنی حالت
پر سسکنے لگی تھی۔ ماریا نے اسے تسلی دی تو وہ نظر نہ آنے
والی کسی لڑکی کی آواز سن کر حیران ہو گئی۔ لیکن ماریا نے
اسے تسلی دے کر کہا۔ میں تمہاری دوست ہوں خداوند نے
مجھے تمہاری رہائی کے لئے بھیجا ہے تم مجھے دیکھ نہیں سکتیں
صرف آواز سن سکتی ہو۔ لڑکی نے کہا تم بھی تو ہماری ہی
طرح تم قید ہو۔ پھر جھوٹی تسلی سے کیا فائدہ۔ ماریا نے اس
سے سوال کیا۔ تم کیسے ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئیں۔
لڑکی جس کا نام جوزفین تھا نے بتایا اس کی شادی کو
صرف ایک دن رہ گیا تھا اس کی شادی اس کے انکل کے
لڑکے جارج سے ہو رہی تھی لیکن یہ ظالم لوگ جب کہ
اس کے ماں اور باپ دونوں کسی کام سے باہر گئے ہوئے
تھے اسے زبردستی اغوا کر لائے اور پستول دکھا کر اپنے
ماں باپ کے نام ایک رقعہ بھی لکھوا کر وہاں چھوڑ آئے کہ
مجھے یہ شادی پسند نہیں۔ لہذا یہ گھر چھوڑ کر اپنی مرضی سے
جا رہی ہوں۔ میرا پیچھا نہ کیا جائے۔ جوزفین زور زور سے
رونے لگی اور کہنے لگی بتاؤ وہ رقعہ پڑھ کر میرے ماں باپ

کا کیا حال ہوا ہوگا اور سارے خاندان میں کیسی بدنامی ہوئی ہوگی
ان کی۔ لوگ سمجھیں گے ان کی بیٹی بھاگ گئی لیکن میں
بدنصیب یہاں قید ہوں کاش مجھے کہیں سے زہر مل جائے تو کھا
کر اس زندگی کو ختم کر دوں۔ ماریا نے کہا اچھی لڑکی تم
صبر کرو۔ قید خانے کی یہ دیواریں اک دن ٹوٹ جائیں گی
اور تم سب آزاد ہو کر اپنے گھروں کو جاؤ گی۔
جوزفین نے آہ بھر کر کہا۔ اب کیا منہ لے کر
ماں باپ کے سامنے جاؤں گی کون گواہی دے گا کہاں سے
ثبوت لاؤں گی اپنی بے گناہی کا تم مجھ پر احسان کرو
اور میرا گلا گھونٹ دو۔ ماریا نے اسے غیرت دلاتے ہوئے
کہا۔ اگر مرنا ہی ہے تو ان ظالموں سے ٹکرا کر جان دو جنہوں
نے اتنی ساری زندگیاں برباد کی ہیں اپنے اندر انتقام کی
آگ بھڑکائے رکھو لڑکی۔ ظالموں سے جہاد کرو، بدی سے
لڑو اور اس کام کے لئے زندگی وقف کر دو۔ جوزفین کو
یوں لگا جیسے تڑپتے ہوئے دل کو قرار آ گیا ہو۔ اس
نے اپنے آنسو پونچھ ڈالے اور ایک عزم کے ساتھ کہا۔
اچھی بہن تم نے مجھے وہ راہ دکھائی ہے جسے میں بھول
گئی تھی۔ حضرت عیسیٰ نے بھی ظلم کے خلاف جہاد کرنے
کا حکم دیا ہے۔ میں ظلم کے خلاف جہاد کروں گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے کہا شاباش اب آرام سے بیٹھ جاؤ اور باقی لڑکیوں کے ہوش میں آنے کا انتظار کرو لیکن ان کو میرے متعلق کچھ نہ بتانا ۔ ورنہ وہ ڈریں گی اور پریشان ہوں گی ۔

○

بُت چمگادڑ کی موت

دوسری طرف شہزادی یشودھا بیدار ہوئی داسیاں اس کے لئے ناشتہ لے کر آئیں۔ یشودھا نے داسیوں کو رخصت کیا اور خود عنبر کے کمرے میں آگئی جو مستقبل کے متعلق پروگرام بنانے میں مصروف تھا۔ یشودھا کو دیکھ کر عنبر اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ راجکماری آج پوجا کو نہیں جائیں گی ۔ یشودھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب دیوتا خود چل کر داسی کے خود مہمان ہو گئے تو داسی کو کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے ۔ عنبر راجکماری کی بے عقلی پر مسکرایا تو راجکماری نے کہا ۔ دیوتا پتاجی کو اچھا کر دیں ۔ چاہیں تو ان کے بدلے میری جان لے لیں ۔ عنبر نے کہا ۔ راجکماری مہاراج کا یہ روگ کسی بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ جادو کے زور سے ہے اور اس کا علاج دوائی سے ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ یہ سب کیا تمہارے ہمسایہ دشمن ادھم پور کے مہاراجہ کا ہے جس نے ایک بہت بڑے جادوگر کی مدد سے یہ کام سرانجام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا ہے۔ یشودھا کا چہرہ بجھ سا گیا۔ اس نے التجا سے
کہا۔ کیا میرا دیوتا شکتی میں اس جادوگر سے کم ہے۔ ایسی
بات نہیں یشودھا۔ در اصل آکاش کی دنیا میں بھی دو بڑی
طاقتیں ہیں۔ ایک دیوتاؤں کی طاقت ہے۔ دوسری راکھش لوگوں کی
جو بدی کے پرستار اور شیطان کے چیلے ہیں۔ کیونکہ بدی کو
بھی قیامت تک زندہ رہنا ہے اس لئے کئی مقابلوں کے
باوجود دیوتا لوگ انہیں ختم نہیں کر سکے۔ جلدی ہی اس
کام کے لئے یہاں سے چلا جاؤں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں مہاراج
ضرور ٹھیک ہو جائیں گے مگر تھوڑی دیر لگے گی۔ یہ ساری
باتیں وزیر کی ایک جاسوس نوکرانی جو راجکماری کے بہت قریب
اور منہ چڑھی تھی سن رہی تھی۔ یشودھا کو اس پر بہت
اعتماد تھا۔ عنبر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ایک
کام کرنا۔ سونے کے سکوں سے بھرے پانچ تھیلے رندھیر
کے گھر بھیج دینا۔ رندھیر اسی وید کا بیٹا ہے جس کو مہاراج
نے جاسوس قرار دے کر قتل کروا دیا تھا۔ حالانکہ یہ سب وزیر
اور سپہ سالار کی شرارت تھی۔ اس غریب کی پانچ جوان بیٹیاں
کنواری جہیز نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھی تھیں راجکماری نے
ادب سے سر جھکا کر کہا۔ میرے دیوتا آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی
ابھی بات یہیں تک پہنچی تھی کہ سپہ سالار اور وزیر مع سپاہیوں

تو یہاں پہنچ گئے اور آتے ہی وزیر نے حکم دیا اس جاسوس
کو گرفتار کر لو۔ راجکماری نے کہا چاچا جی یہ تو دیوتا ہیں۔
مگر وزیر نے قہقہہ لگا کر کہا۔ بیٹی تم ابھی نادان ہو، دوست
اور دشمن میں تمیز نہیں کر سکتیں۔ یہ بہت بڑا ٹھگ ہے۔
اور ادھم پور کے مہاراج کا بھیجا ہوا جاسوس ہے۔ راجکماری
کے احتجاج کے باوجود عنبر کو گرفتار کر لیا گیا۔ عنبر چاہتا تو
ان کا خاتمہ یہیں کر دیتا۔ مگر مہاراج کے علاج اور جادوگر سے
لڑائی تک سلطنت چلانے کے لئے ابھی ان لوگوں کی ضرورت
تھی۔ عنبر نے یشودھا کی طرف مسکرا کے دیکھا۔ جس کی
آنکھوں میں عقیدت کے آنسو تھے اور کہا راجکماری میری
فکر نہ کرو یہ لوگ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ وزیر نے
طنز کی اور سپاہیوں سے کہا۔ ان کو نہایت عزت سے
لے چلو اور کل صبح سورج نکلنے سے پہلے اعلان کروا دو
کہ غداروں اور جاسوسوں کو سب لوگوں کی موجودگی میں کھلے
میدان میں محل کے سامنے تیروں سے چھلنی کر دیا جائے گا۔
سپاہی عنبر کو لے کر روانہ ہو گئے۔ صبح اعلان کے مطابق
محل کے سامنے میدان میں بے شمار لوگ موجود تھے اور یہ
منظر دیکھنے کے لئے شہزادی یشودھا خود اپنی خود اپنی داسیوں
سمیت محل کی بالکونی میں موجود تھی۔ اس نے عنبر کے حکم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے مطابق سویرے ہی سونے کے سکوں سے بھرے پانچ
تھیلے رندھیر کو بھجوا دیئے تھے اس کا دل کہتا تھا دیوتا کا
وزیر اور سپہ سالار کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ نقارے پر چوٹ
پڑی ۔ عنبر کو سپاہی زنجیریں پہنائے میدان میں لائے اور اس
پلیٹ فارم کے سامنے جہاں وزیر، سپہ سالار اور دیگر افسر
بیٹھے تھے ۔ عنبر کو ایک درخت کے تنے سے باندھ دیا گیا
پھر تیراندازوں کی ایک ٹولی تیر کمان لئے ہوئے مارچ کرتی وزیر
اور سپہ سالار کے سامنے آئی ۔ جھک کر تعظیم بجالائی اور ایک
لائن میں کھڑے ہو کر تیر کمان پر چڑھانے لگے۔ یشودھا کا دل
دھک دھک کرنے لگا ۔ وزیر نے مسکرا کر عنبر کی طرف دیکھا
تو عنبر نے زمین پر تھوک دیا ۔ وزیر کے ماتھے پر بل پڑ گئے
اور اس نے تیراندازوں کو حکم دیا کہ عنبر کا سینہ چھلنی
کر دیں ۔ تیر کمان سے نکلے اور عنبر کے سینے سے ٹکرا کر
ٹوٹ گئے اور زمین پر گر پڑے ۔ تمام مجمع پر سکتہ چھا
گیا ۔ وزیر نے حیران ہو کر سپہ سالار اور سپہ سالار نے
وزیر کو دیکھا ۔ راجکماری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی پھر سپہ
سالار نے نیزہ برداروں کو حکم دیا کہ اپنے سرکش گھوڑوں کو
ایڑ لگائیں اور اپنے نیزوں کو عنبر کے سینے میں اتارتے ہوئے
نکل جائیں ۔ سرکش گھوڑوں پر بیٹھے سواروں نے اپنے نیزوں

نیزے سامنے جھکا کر ان کا رُخ عنبر کے سینے کی
طرف کیا اور گھوڑوں کو ایڑ لگا دی ۔ تیزی سے آتے ہوئے
اول باری اپنے نیزے عنبر کے سینے پر مارے مگر نیزوں کی
انیاں ٹوٹ کر زمین پر گر پڑیں ۔ مجمع میں شور اٹھا ۔ وزیر اور
سپہ سالار گھبرا گئے ۔ راجکماری نے قہقہہ لگایا ۔ عنبر نے اپنی
زنجیریں ایک جھٹکے سے توڑ ڈالیں وہ وزیر اور سپہ سالار کے
سامنے آیا جو پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے اور
کہا وزیر صاحب یہ ادھورا تماشا آج پورا نہیں ہو سکا
اس لئے کہ میرے پاس وقت نہیں میں جا رہا ہوں لیکن جب
واپس آؤں گا تو اس روز اس تماشے کا انجام عوام کے سامنے
آ جائے گا ۔ عنبر نے مڑ کر محل کی بالکونی میں کھڑی شہزادی
کی طرف دیکھا مسکرایا ۔ دیوی نرالا کا موتی منہ میں رکھا
اور آسمان کی طرف اُڑ گیا ـــــ اب اس کا
ارادہ اُدھم پور جا کر راجا سے دو دو ہاتھ کرنے کا تھا ۔
راستے میں وہ ستانے کے لئے ایک جنگل میں ٹھہر گیا ۔
ادھر مہاراجہ اُدھم پور کو اس کے جاسوسوں نے اطلاع
دی کہ ایک عنبر نامی شخص جو کہ جادوگر ہے اور ہوا میں
اڑنے کی طاقت بھی رکھتا ہے ۔ آپ کی ریاست میں آ رہا
ہے تاکہ آپ کے جادوگر کو ہلاک کر دے تاکہ راجہ کالی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چرن تندرست ہو سکے ۔ مہاراج اُدھم پور کو جب علم ہوا تو انگاروں پر لوٹنے لگا ۔ ایک سو ایک نو زائد بچوں کی قربانی دے کر جو اس نے مہا جادوگر مجمر اور اس کے گرو مسطور کو راضی کیا تھا اور اس نے جادو کروا کے اپنے دشمن راجا کالی چرن کو جسم کے کوڑھ میں بتلا کیا تھا ۔ اسے یہ قربانی رائیگاں جاتی نظر آئی اس کے جاسوسوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا سارا ماجرا بیان کیا تو راجا نے ماتا شیراں والی کے پجاری مہا پنڈت گنجال دیو کی کٹیا میں حاضری دی اور التجا کی کہ آپ کی وساطت سے جو قربانی میں نے دی تھی ایک شعبدہ باز عنبر اس کا توڑ کر کے میری محنت پر پانی پھیرنا چاہتا تھا ۔ میرا دشمن ٹھیک کرنا چاہتا ہے جس کی موت کا میں انتظار کر رہا تھا ۔ وہ پرندے کی طرح اُڑتا ہے ۔ آپ اپنی شکتی سے اسے گرفتار کر کے میرے حوالے کر دیں ۔ میں اس کی بوٹیاں بھوکے شیروں کے آگے ڈلوا دوں گا ۔ تب جا کر میرے شریر کی آگ ٹھنڈی ہوگی ۔ مہا گرو گنجال دیو جو کالا بھجنگ لمبوترے منہ، گھنی پلکوں، طوطے کی طرح لمبی اور مڑی ہوئی ناک، موٹے موٹے ہونٹ، سانپ کی طرح گول اور بے خوف آنکھیں، گنجان پلکیں، جن میں

اور کالے بال آنکھوں پر ٹھہر رہے تھے سر پر نیولے کو بٹھائے جو ان کی لمبی اور گھنی چوٹی میں اپنا منہ چھپائے ہوا تھا ۔ غصے میں راجا کی باتیں سنتا رہا اور پھر اس نے ایک دم وحشت میں آ کر راجا کو ہاتھ سے روک دیا ۔ پھر اپنے تھیلے سے ایک بہت بڑی انسانی کھوپڑی نکالی ۔ اس کے ساتھ انسانی ٹانگوں کی دو ہڈیاں بھی نکالیں ۔ پھر اپنی انگلی کو ایک تیز دھار چاقو سے کاٹا اور اس میں سے نکلتے اور ابلتے خون کو انسانی کھوپڑی پر جو وہ سامنے رکھے ہوئے تھا خون سے تر کیا اور منہ ہی منہ میں کچھ منتر پڑھا اور زور سے کہا ۔ اے مسطور جادوگر روح بتا وہ چھوکرہ عنبر اس وقت کہاں ہے کھوپڑی کے سر پر منظر اُبھر آیا ۔ عنبر ایک جنگل میں سستانے کے لئے درخت کی چھاؤں میں بیٹھا تھا تب گنجال دیو نے کہا ۔ مہاراجہ دیکھ لو یہی وہ تمہارا دشمن ہے جس نے حضور کی گستاخی کی ہے اور میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ پھر کوئی اور اس قسم کی گستاخی نہ کر سکے اس کی سزا لوگوں کے لئے عبرت کا مقام بن جائے ۔ راجا نے کہا ۔ نہیں پنڈت جی مہاراج یہ میرا مجرم ہے آپ اسے ایک دفعہ میرے حوالے کر دیں ۔ میرے شیر کئی روز سے بھوکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں اور میری رعایا کو کوئی دلچسپ کھیل دیکھے ہوئے کئی دن ہو گئے ہیں۔ آپ کرپا کریں اور اس مورکھ کو باندھ کر میرے حوالے کر دیں۔ تب گنجال دیو نے کچھ پڑھ کر پھونکا۔ دوسری طرف عنبر ستانے کے لئے بیٹھا تھا کہ غیب سے رسیاں آئیں اور انہوں نے عنبر کو جکڑ لیا۔ عنبر نے اپنے آپ کو گرفتار پایا تو اس نے ایک ہی جھٹکے سے تمام رسیاں توڑ ڈالیں۔ یہ منظر راجا اور گنجال دیو بھی کھوپڑی پر دیکھ رہے تھے۔ گنجال دیو کا سارا بدن سرخ ہو گیا جیسے لوہے کو آگ سے تپا کر نکالا جاتا ہے۔

اس نے شیراں والی ماتا کا نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ ماتا مجھے شکتی دے یہ تیرے داس کا ایمان ہے۔ پھر اس نے ہاتھ جھٹکا تو ایک نہایت خوفناک قسم کا دیو جس کے جبڑوں پر گوشت نہیں تھا اور اس کے ایک طرف نوکیلے لمبے اور خوں خوار دانت جھانک رہے تھے۔ ناک بھی غائب تھی صرف اس کی ہڈی نظر آ رہی تھی جس نے اس کی شکل کو بہت ڈراؤنا کر دیا تھا۔ دونوں آنکھیں اپنی جگہ کی بجائے ماتھے پر لگی تھیں۔ گلے میں انسانی ہڈیوں کے کئی ہار پڑے تھے ہاتھ میں ایک تازہ بچے کا کٹا ہوا سر تھا جس کا مغز

کھانے میں وہ مصروف تھا اور منہ سے مغز کے ساتھ ساتھ خون بھی ٹپک رہا تھا۔ اس کا اوپر کا دھڑ اس قسم کا تھا اور نیچے کا دھڑ جانور کا تھا، چار ٹانگیں اور چوڑے چوڑے کھر، سر پر بالوں کی جگہ باریک باریک اور لمبے سانپ لہرا رہے تھے، سامنے حاضر ہو گیا اور جھک کر کہا کیا حکم ہے آقا۔ تب گنجال نے غصے کہا جا اور اس مغرور چھوکرے عنبر کو گردن سے پکڑ کر زندہ حاضر کر۔ دیو غائب ہو گیا اور گنجال دیو نے پھر کھوپڑی میں دیکھنا شروع کر دیا۔ عنبر اس جنگل سے روانہ ہونا ہی چاہتا تھا کہ سامنے سے دیو نمودار ہوا اور خوفناک قسم کا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اب او چھوکرے چل میرے گرو نے تجھے بلایا ہے اپنی گردن میرے ہاتھ میں دے دے۔ عنبر کو یہ توہین آمیز الفاظ بہت برے معلوم ہوئے اور اس نے کہا آگے آجا اور میری گردن حاضر ہے اسے پکڑ لے دیو آگے بڑھا اور ایک ہاتھ سے عنبر کی گردن پکڑ لی تب عنبر نے زور کا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر مارا اور کھٹاک سے اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور بانہہ جھول گئی دیو کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے ایک دوسری بانہہ وہیں سے نکل آئی اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرح عنبر نے کوئی دس دفعہ اس کے ہاتھوں کی ہڈیاں توڑیں اور ہر دفعہ ایک نیا ہاتھ اس کی جگہ نکل آتا ۔ تب عنبر نے پوچھا تو کون ہے اور مجھے اپنے کس کے حکم سے گرفتار کرنے آیا ہے ۔ دیو نے کہا ادھم پور ریاست کے گنجال دیو جو شیراں والی مائی کے پجاری ہیں اسی کے حکم سے میں گرفتار کرکے لے جانے آیا ہوں ۔ عنبر نے سوچا کہ یہ سارا کیا ہوا اُدھم پور کے راجا کا ہے ذرا اس کے بھی دیدار ہو ہی جائیں تو اچھا ہے ۔ تب اس نے ایک جست لگائی اور دیو کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور کہا ۔ اے غلام ہم کسی مجرم کی طرح سے نہیں شکتی میں برابر ہونے کے ناطے شان سے تیرے آقا کے سامنے جائیں گے ۔ ہمیں اپنی پیٹھ پر لاد کر لے جا ۔ عنبر کی باہوں کا شکنجہ اتنا مضبوط تھا کہ دیو سمجھ گیا یہ بلا میرے بس کی نہیں ۔ بہتر یہی ہے گرو جی خود اس کو سزا دیں ۔ پھر مجھے تو حکم ہی اسے زندہ لانے کا ہے پیٹھ پر لاد کر ہی سہی ۔ تب جانور نما دیو نے عنبر کو پیٹھ پر لادے ہی دوڑ لگائی اور نظروں سے غائب ہو گیا ۔ ایک منٹ میں وہ اسے گنجال دیو اور راجا کے سامنے لئے کھڑا تھا ۔ گنجال دیو نے قہقہہ لگایا اور کہا

گستاخ لڑکے اب اپنی سزا کے لئے تیار ہو جا ۔ میرا ایک معمولی نوکر تجھے اٹھا لایا ہے ۔ عنبر نے کہا گنجال دیو تجھے نظر نہیں آتا کہ تیرا یہ دیو مجھے گرفتار کرنے کی بجائے اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا ہے تو اور تیرا یہ راجا اُدھم پور غرور میں اندھے ہو رہے ہو مگر ہمیشہ یاد رکھو غرور کا سر نیچا ہی ہوتا ہے بتا تو کیا چاہتا ہے ۔ گنجال نے کہا ۔ میرا راجا اپنی رعایا کو ایک کھیل دکھانا چاہتا ہے ۔ اس کے شیر دو روز سے بھوکے اپنی خوراک کا انتظار کر رہے ہیں وہ اپنے عوام کے سامنے تجھے شیروں کے — سامنے ڈالنا چاہتا ہے اور میں نے تمہیں یہاں لا کر اس کی یہ خواہش پوری کر دی ہے کیونکہ تو نے اس کے دشمن کالی چرن کو اچھا کرنے کا ارادہ کرکے ہم سے ٹکرانے کی کوشش کی ہے ۔ عنبر نے کہا ۔ گنجال دیو اگر میں نہ چاہتا تو تم اور تمہارا مہاراج مجھے یہاں لانے کا خواب ہی دیکھتے رہتے ۔ میں تیرے اس ظالم راجا کو یہ تماشا ضرور دیکھنے کا موقع دوں گا تاکہ جن عوام کو یہ تماشا دکھانا چاہتا ہے وہ بھی دیکھ لیں ۔ غرور کا سر کیسے نیچا ہوتا ہے ۔ تب راجہ نے کہا بے ادب گستاخ اور نادان لڑکے تو نہیں جانتا مہا گرو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جی کا حسب نسب مہا جادوگر "مجمر" سے اور اس کے گرو مسطور سے ملتا ہے جو آسمانوں پر بیٹھا راکھش لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔ تو نے ان مہان طاقتوں کا بھی اپمان کیا ہے اور تیری سزا شیروں کی خوراک ہے۔ عنبر نے کہا راجا میں تیری یہ خواہش ضرور پوری کروں گا۔ صرف تم تماشے کا انتظام کرو میں خود ہی آ جاؤں گا۔ گنجال نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ بالک یہ تیری بھول ہے اب تو جا بھی کہاں سکتا ہے۔ تو قیدی ہے اور قیدیوں کی طرح سے پیش ہو گا۔ عنبر نے کہا تو پھر مجھے روک سکتے ہو تو روک لو۔ میں تمہارے بڑوں سے ٹکرانے سے پہلے تمہارا بھی خاتمہ کر ہی لوں تو اچھا ہے۔ گنجال نے منتر پڑھ کر اشارہ کیا تو بونوں کی فوج ہاتھوں میں چمک دار بلّم لئے حاضر ہو گئی۔ تب گنجال نے کہا ہم اپنے بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں کر بلّموں سے مار مار کر ہلاک کر دیا کرتے ہیں۔ غلاموں شروع ہو جاؤ گرجدار آواز میں گنجال دیو نے حکم دیا۔ بونے آگے بڑھے عنبر نے تین چار کو جو پہلے آگے بڑھے تھے اٹھایا اور سامنے پتھر کے چبوترے پر دے مارا۔ ان کے سر ولا سے مغز تک بہہ گیا اور ہڈیاں ٹوٹ کر جھونے لگیں

وہ خون اور گوشت کا ڈھیر دکھائی دینے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ساری فوج اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ پھر گنجال نے شیراں والی ماتا کا نعرہ لگایا اور اشارہ کیا دیوی کے بُت پر جو پتھر کے ناگ بنے ہوئے تھے ان میں جان پڑ گئی اور وہ پھن اٹھائے غصے سے اتر کر باہر آ گئے۔ یہاں آ کر انہیں عنبر میں اپنے آقا ناگ کی خوشبو آئی۔ اور وہ بڑے غصے سے پھن اٹھائے ہوئے تھے پھن جھکا کر اپنی زبان میں بولے۔ اے ہمارے آقا کے بھائی ہم اس پنڈت کو سزا تو نہیں دے سکتے لیکن اس کے حکم کو نظر انداز کر کے واپس جا رہے ہیں

یہ پیغام ہوا کی لہروں پر عنبر نے محسوس کیا اور وہ سمجھ گیا۔ تب سارے سانپ عنبر کے سامنے جھکے سلام کیا اور واپس چلے گئے۔ گنجال کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ عنبر نے کہا ماتھے کا پسینہ بھی پونچھ لو۔ مہاراج ابھی صرف تم وار کر رہے ہو۔ میری باری نہیں آئی۔ مگر پہلے تم اپنی حسرت نکال لو۔ تب راجا نے غصے سے شاہی دستے کو حکم دیا۔ اس کے جسم کی تلواروں سے بوٹیاں اڑا دو۔ پورا دستہ تلواریں لے کر آگے بڑھا اور حملہ کر دیا مگر جسم پر پڑنے والی ہر تلوار ٹوٹ کر دو ٹکڑے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جاتی اور عنبر کے جسم پر خراش تک نہ آئی۔ البتہ سپاہی دہشت سے منہ اٹھا کر بھاگ گئے۔ تب گنجال نے غصے میں اپنے نیولے کو حکم دیا "راہو" منہ کیا دیکھ رہا ہے۔ میں اس چھوکرے کو گرفتار زندہ چاہتا ہوں۔ نیولے نے غصے اور نفرت سے عنبر کی طرف دیکھا اور زمین پر چھلانگ لگائی۔ پھر لوٹ لگا کر وہ ایک آگ کے شعلے میں تبدیل ہو گیا اور رسّی کی طرح لمبا ہوا اور آگ کی یہ رسّی پھندے کی صورت آ کر عنبر کی گردن میں پڑ گئی۔ اور بقایا حصے نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کو جکڑ لیا۔ عنبر نے کوشش کی مگر یہ رسّی ٹوٹنے کی بجائے مضبوط سے مضبوط ہوتی گئی اور عنبر نے بے بسی محسوس کرتے ہوئے دل ہی دل میں ——— زلالہ دیوی کو یاد کیا۔

تھوڑی دیر بعد عنبر نے محسوس کیا کہ اس کے جسم سے رسّی اتر کر پھر شعلے کی صورت اختیار کرتے ہوئے نیولا بن گئی ہے اور وہ نیولا کسی سے ڈر کر ایک طرف کو بھاگ گیا۔ گنجال نے جب یہ وار ناکام ہوتے دیکھا تو بھاگ کر دیوی کے قدموں میں گرا اور کہا ماتا تیرے سیوک کا ایمان ہو اور تو اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہی ہے اور یہ لونڈا جیت گیا تو میں اپنا

سر کاٹ کر تیرے چرنوں میں قربان کر دوں گا اس کے ساتھ ہی آسمان پر بجلی کوند گئی اور بڑے زور سے زلزلہ آ گیا۔

آسمان سے بجلی ایک درخت پر گری اور آگ لگ گئی۔ ایک جگہ زمین پھٹ گئی اور پانی نکل آیا۔ شیراں والی ماتا کے بت میں حرکت ہوئی اور وہ غیض و غضب میں ہاتھ میں ترشول پکڑے شیر پر سوار عنبر کے سامنے آ گئی راجا سجدے میں گر گیا اور جے ماتا کا نعرہ لگایا گنجال دیو نے فخر سے عنبر کی طرف دیکھا اور دیوی کے سامنے جھک گیا تب دیوی نے کہا او رگستاخ چھوکرے مجھے افسوس ہے آسمانوں کا راز زمین والوں کو بتانا پڑ گیا ہے۔ گنجال دیو کئی ہزار سال سے زندہ ہے اسے موت نہیں آ سکتی مہان شکتی وان بھگوان نے اسے زندہ رکھنا ہے کیونکہ اس کا بھید وہی جانتا ہے۔ مگر تیری دیوی اتنی بھی نہیں تو اسے گرفتار کر کے قیدی بنانا چاہتا ہے۔ تیری اچھیا میں پوری کئے دیتی ہوں پھر دیوی نے اپنی ترشول کو ہوا میں لہرایا۔ لوہے کی زنجیریں اپنے آپ عنبر کو جکڑ چکی تھیں۔ عنبر نے زور لگا کر انہیں توڑنا چاہا۔ مگر یہ اس کی طاقت سے باہر معلوم ہوا۔ دیوی نے گنجال سے کہا۔ میرے سیوک اب لے جا اسے بند کر دے۔ تیری اچھیا پوری ہو گئی ہے پھر دیوی واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی پتھر کی مورتی میں سما گئی ۔ گنجال نے فخر اور غرور
سے عنبر کی طرف دیکھا ۔ نیولا پھر بھاگ کر نہ جانے کہاں سے آکر
اس کے سر پر سوار ہو گیا تھا ۔ گنجال نے عنبر سے کہا ۔
دیکھ لیا میری شکتی سے ٹکرانے کا انجام ۔ پھر راجا سے کہا ۔
اپنے سپاہیوں سے کہو اسے لے جائیں اور پھر تم اپنی
اچھیا بھی پوری کر لو ۔ اب یہ تمہارا قیدی ہے ۔ وہ
واپس مڑ کر مندر میں چلا گیا ۔ راجا کے سپاہی اسے لے
کر ایک طرف کو چل دئے ۔ دوسرے دن عام منادی کرا دی
گئی کہ ایک باغی کو کل سزا دی جائے گی اور عوام کو
یہ منظر دیکھنے کی اجازت ہو گی ۔ قلعہ کے اندر میدان میں
جس کے درمیان میں ایک بڑا لوہے کا جنگلا ہو گا ، اور
اس میں بھوکے شیر موجود ہوں گے ۔ ان کے آگے
اس باغی کو زندہ ڈال دیا جائے گا ۔ مہاراجا کا حکم ہے
اس کی تمام پرجا وہاں حاضر ہو اور باغی کا انجام اور
مہاراج کی دی ہوئی سزا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور
عبرت حاصل کریں ۔ دوسرے دن قلعہ کے اندر بنے ہوئے زینے
میں مہاراج اور مہارانی کے بیٹھنے کے لئے تخت کے دائیں
بائیں سرداروں اور عہدہ داروں کے لئے کرسیاں موجود تھیں
دوسری سمت عوام کے لئے قلعہ کے تمام دروازے کھول دئے

گئے تھے ۔ گھوڑ سوار سپاہی کوڑے لہراتے ہوئے انتظام میں
مصروف تھے ۔ میدان میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ساری ریاست کے
لوگ موجود تھے ۔ تب بگلوں کی سلامی ہوئی ۔ جس سے راجا کی
آمد کا پتہ چلا ۔ ہر سر راجا کے سامنے جھک گیا اور راجا
... کے ساتھ اپنی مہارانی اور اپنے ولی عہد کے ساتھ محل
کے دروازے سے گارڈ کے ہمراہ نکلے اور آ کر تخت پر بیٹھ
گئے ۔ راجا کے بیٹھتے ہی تمام سرداروں اور عہدیداروں نے بھی
کرسیاں سنبھال لیں ۔ تب راجا کے حکم سے شیروں کے محافظ
نے بارہ شیروں کو پنجرے سے آزاد کر دیا اور وہ دہاڑتے
ہوئے لوہے کے جنگلے کے اندر نکل آئے پھر دوسرے اشارے
پر ایک بند پنجرا میدان میں لایا گیا ۔ جس کے اندر عنبر
... تھا اور اسے شیروں کے درمیان لا کر رکھ دیا گیا ۔
سارے شیر آدمی کو دیکھ کر پنجرے پر جھپٹ پڑے ۔ کیونکہ
وہ بھوکے تھے ۔ شیر چاروں طرف سے دہاڑتے ہوئے پنجرے
کے گرد آ چکے تھے ۔ عنبر نے انہیں دیکھا اور کود کر
پنجرے سے باہر آ گیا ۔ ایک شیر اس پر جھپٹا اور اپنے ہاتھ کا
... عنبر پر کیا ۔ مگر عنبر کا جسم لوہے کا بنا ہوا تھا ۔
شیر اپنے ناخن تڑوا بیٹھا اور دہاڑتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا ۔
دوسرے شیر نے حملہ کیا اور اپنے منہ میں عنبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو پکڑ کر اپنے دانت اس کے جسم میں گاڑنے چاہے۔
دانت ٹوٹ کر منہ میں آ گئے اور خون منہ سے بہنے لگا۔
راجا سمجھا یہ عنبر کا خون ہے۔ وہ بہت خوش ہوا۔ لیکن
شیر نے اسے چھوڑ دیا اور زمین پر بیٹھ گیا۔ جہاں
شیر اپنے پنجے کو چاٹ رہا تھا۔ جس کے ناخن ٹوٹ گئے
تھے۔ عنبر نے دونوں شیروں کو دُموں سے پکڑا اور اٹھا
کر زمین پر دے مارا۔ شیروں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور
وہ مُردہ کتوں کی طرح زمین پر گھسٹتے ہوئے ایک طرف
بھاگ گئے۔ پھر اسی طرح باری باری دوسرے شیروں کا بھی یہ
حشر ہوا۔ فضا داد و تحسین سے گونج رہی تھی۔ اور عوام
بہادر انسان کی تعریف کر رہے تھے لیکن راجا بہت پریشان
تھا۔ اس نے فوج کے بہترین دستے کو جو حبشیوں پر
مشتمل تھا حکم دیا اپنے نیزے اس کے سینے میں اتار دیں
حبشی اپنے لمبے لمبے نیزے لے کر میدان میں کود پڑے
لیکن ایک نیزہ بھی عنبر کے جسم کو زخم نہ لگا سکا
بلکہ اُن کی انیاں یا تو مڑ گئیں یا ٹوٹ گئیں۔ پھر حبشی
بہادر سپاہی ہتھیاروں کے بغیر ہی اس سے لپٹ گئے لیکن
تھوڑی ہی دیر میں ان کا انجام شیروں سے بھی بُرا ہوا اور
میدان میں گوشت اور خون کا ڈھیر بن کر رہ گئے۔ راجا

ے اور خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ تمام درباری بھی ڈر رہے
تھے کہ یہ کونسی بلا ہے جس نے انسان کا روپ دھار رکھا
ہے۔ تب عنبر لوگوں کی داد وصول کرتا ہوا راجا کے سامنے
آیا اور کہا میری بات یاد رکھنا۔ غرور کا سر ہر دور میں
نیچا ہوا ہے اور رہے گا۔ تکبر انسان کی ہلاکت کا سبب
بن جاتا ہے۔ بدلہ لینے کا جنون انسان کو کہیں کا نہیں
رہنے دیتا۔ کالی چرن ایک نیک دل اور اچھا انسان ہے۔
اس سے دشمنی کی بجائے دوستی کر لو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔
راجا نے کہا۔ اپنی وقتی فتح پر خوش نہ ہو۔ عنبر ابھی
تو بڑی بڑی مہان طاقتیں پڑی ہیں جن کے سامنے تیری حیثیت
ایک چیونٹی سی ہے اور وہ تجھے مسل کر رکھ دیں گی۔ ہماری
دشمنی کی راہ سے ہٹ جا۔ میرے اور کالی چرن کے درمیان
آنے والی ہر دیوار گرا دی جائے گی۔ اگر تو اپنی غلطی
مان کر میری رعایا کے سامنے میرے آگے سر جھکا دے اور
وفاداری کا وعدہ کرے تو میں تجھے بڑے سے بڑا عہدہ دینے
کے لئے تیار ہوں۔ عنبر نے نفرت سے کہا۔ تیری ملازمت
تم جیسے آدمی کے پاس بیٹھنا بھی گناہ ہے تب راجا نے دیکھا
کہ پنڈت گنجال دیو ایک طرف سے نکل کر پاس آیا اور ایک
منتر پڑھ کر عنبر کی طرف پھونکا ایک دروازے سے بدمست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاتھی چنگھاڑتا ہوا نمودار ہوا جس کے چار ہاتھ بھی تھے اور ان میں خطرناک ہتھیار پکڑے ہوئے تھے ۔ ہاتھی جب عنبر کی طرف بڑھا تو عنبر نے اپنی پوری طاقت سے اس کی سونڈ پر اپنا ہاتھ مارا ۔ ہاتھی کی سونڈ اس سے الگ ہو کر اسی طرح گر پڑی جیسے اسے تلوار سے کاٹا گیا ہو ۔ ہاتھی سونڈ الگ ہونے پر اور زیادہ بپھر گیا اور بڑے غصے کے ساتھ عنبر کی طرف پھر بڑھا ۔ ہاتھی جب عنبر کے قریب آیا تو عنبر ایک طرف ہٹ گیا ۔ اس کے پیچھے گنجال دیو کھڑا تھا ہاتھی نے زور سے اسے ٹکر ماری تو وہ لڑکھڑاتا ہوا نیچے گر پڑا ۔ اس کے گرتے ہی ہاتھی نے اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا جس کے وزن سے اس کا جسم کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ۔ ہاتھی پھر عنبر کی طرف بڑھا ۔ عنبر کود کر ہاتھی پر سوار ہو گیا اور اس کے کانوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہاتھی بڑی کوشش کرتا رہا کہ وہ عنبر کو نیچے گرا دے ۔ لیکن ایسا نہ کر سکا ۔ ہاتھی تھک کر ذرا رکا تو عنبر نے اس کے دونوں کان چھوڑ کر دونوں ہاتھ اس کے سر پر پوری طاقت سے مارے ۔ عوام نے اور راجہ نے دیکھا کہ ہاتھی کا سر چکنا چور ہو گیا ہے اور اس سے گاڑھا گاڑھا خون اور مغز بہہ نکلا ہے اور ہاتھی دھڑام سے نیچے گرا ۔ اس اثنا میں عنبر ہاتھی سے کود چکا تھا ۔ راجا نے جب یہ صورت دیکھی تو دوڑ کر عنبر کے قدموں میں گر گیا اور معافی مانگنے لگا ۔ اور عنبر سے وعدہ کیا کہ وہ راجا کالی چرن کی دشمنی چھوڑ کر دوستی کرے گا اور اپنی رعایا کو خوش رکھے گا ۔ مگر یہ سب اس کا فریب تھا ۔ وہ دل ہی دل میں ارادہ کر چکا تھا کہ اگر عنبر نے معاف کر دیا تو وہ اپنی دشمنی راجا سے بھی اور عنبر سے بھی رکھے گا اور بدلہ ضرور لے گا ۔ عنبر نے جو راجا کو گڑگڑاتے دیکھا تو اسے معاف کر دیا اور خود وہاں سے چل دیا ۔ ادھر گنجال دیو کے ہلاک ہوتے ہی راجا کالی چرن کا کوڑا اچھا ہو گیا اور وہ تندرست ہو گیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ اور خونی شیطان

کونٹ نے آج پہلی مرتبہ ناگ کو بلوایا اور کہا ۔ میں انجانے دشمنوں میں پھنسا ہوا ہوں مجھے چند جانثار اور وفادار ساتھیوں کی ضرورت ہے ایسے نمک حلال جو صرف میرا حکم مانیں خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اس کی وجہ دریافت نہ کریں کیونکہ میں جن حالات سے گزر رہا ہوں ان میں خون خرابا بھی ہوگا اس راہ میں جادو بھی چلیں گے اور تلواریں بھی ۔ میں اپنے وفاداروں کو سونے میں تو تول سکتا ہوں لیکن ان کی کسی بات پر حکم عدولی برداشت نہیں کر سکتا ۔ تم مجھے ایک بہادر اور نڈر شخص نظر آئے تھے ۔ اس لئے تمہیں اپنے ہمراہ لے آیا ۔ آگے تمہاری مرضی ہے ۔ تم جانا چاہو تو اس گھر کے دروازے کھلے ہیں ۔ ساتھ دینا چاہو تو خزانوں کے منہ تمہارے لئے کھول دوں گا ۔ ناگ جو سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا ۔ بھلا اس ظالم کو زندہ چھوڑ کر کیسے چلا جاتا ۔ اس نے جھک کر تعظیم بجا لاتے ہوئے کونٹ سے کہا ۔ کئی پشت

سے ہمارا پیشہ سپہ گری ہے ۔ جان چلی جائے گی وفاداری پر حرف نہیں آئے گا ۔ کونٹ نے مشینی انداز میں اپنے میز کی دراز سے سونے سے بھری تھیلیاں نکالیں اور ناگ کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا ۔ یہ قدر دانی کا پہلا انعام ہے آج ہی رات تمہیں ایک خطرناک کام کے لئے روانہ ہونا ہے تیار رہنا ۔

ماریا کمرے سے نکل کر ناگ کی تلاش میں باہر آ گئی ۔ کیونکہ کھانے میں کانٹ کے حواریوں نے بیہوشی کی کوئی دوا ملا دی تھی ۔ جسے کھا کر ایک دفعہ پھر لڑکیاں بیہوش ہو گئی تھیں ۔ جب لڑکیاں بے خبر ہو کر بیہوش ہو گئیں تو ماریا آرام سے پتھریلی دیواروں سے نکل کر ناگ کی خوشبو کی طرف ہو لی ۔ دوسری طرف ناگ ایک کمرے میں بیٹھا رات کے متعلق پروگرام بنا رہا تھا کہ اسے ماریا کی خوشبو آئی ۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ ماریا بہن تم ہو ۔ ماریا نے کہا ۔ میں تو کل سے یہاں ہوں اور ایک گورکھ دھندے میں الجھی ہوئی ہوں ۔ ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ ہم لوگوں کی تو زندگی ہی گورکھ دھندوں میں گزر رہی ہے ۔ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ۔ شاید تم سنہری بالوں والی لڑکیوں کے متعلق کہہ رہی ہو ۔ دونوں ہنسنے لگے ۔ پھر ماریا نے کہا لڑکیوں کی بری حالت ہے ۔ میں تو ان لوگوں کو سزا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دینے کے لئے یہاں چلی آئی ہوں ۔ مجھے کیا خبر کہ آپ بھی یہاں موجود ہیں ۔ ناگ نے ہنس کر کہا ۔ موجود نہیں سازش میں بھی شریک ہوں اور آج ہی رات کسی معرکے میں کاؤنٹ کے ساتھ جا رہا ہوں ۔ ماریا نے کہا ۔ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی ۔ بڑی مشکل سے آپ سے ملے ہیں ابھی تو عنبر بھائی کو بھی تلاش کرنا ہے ۔ ناگ نے کہا فکر مت کرو ہم تو کئی ہزار سالوں سے ملتے اور بچھڑتے چلے آ رہے ہیں ۔ مگر آج رات مجھے اکیلا ہی جانے دو حالات بہت سنگین ہیں ۔ مختصر طور پر یہ سمجھ لو کاؤنٹ شیطان کا وہ چیلا ہے جسے مرے سو سال ہو چکے ہیں یہ ایک خونی شیطان ہے اور اس شہر میں ایک بڑی جماعت ان لوگوں کی موجود ہے جو زندہ انسانوں کا خون پی رہے ہیں ۔ مگر چند روز سے گرجے کا پادری مائیکل جو نیا نیا یہاں آیا ہے اپنی روحانی طاقتوں سے ان کے کام میں حائل ہو گیا ہے اور یہ لوگ اسے ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے میں کاؤنٹ کے ساتھ تنہا جاؤں گا اس لئے کہ اگر کوئی چال ہے تو اس میں دونوں کیوں پھنسیں ۔ ایک کو تو باہر مدد کے لئے رہنا چاہئے اور پھر تمہارا مشن تو ان مظلوم لڑکیوں کی حفاظت اور رہائی ہے اس لئے بھی

تمہیں اس آگ میں ہاتھ نہیں ڈالنے چاہئیں ۔ وقت ملے تو فادر مائیکل سے ضرور ملو ۔ وہ تنہا یہ جنگ لڑ رہا ہے ۔ ہو سکے تو اس کی مدد بھی کرو ۔ ماریا نے کہا یہ بالکل ٹھیک ہے میرے پاس ابھی وقت ہے میں فادر مائیکل کی طرف جا رہی ہوں ۔ ماریا ناگ کو سوچتا چھوڑ کر چلی گئی تھی اور ناگ آنے والے حالات پر سوچ بچار کرنے لگا ۔

فادر مائیکل گرجے کے ایک کمرے میں بیٹھا انجیل مقدس کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک اسے کسی خوشبو کا احساس ہوا اور پھر خود بخود اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس کے چہرے پر عبادت اور ریاضت کی وجہ سے نیند کے خمار میں ڈوبی ہوئی آنکھوں میں خوشی کی جھلک عود آئی ۔ اس نے ملائمیت سے کہا ۔ اچھی بچی ماریا اپنے ہولی فادر مائیکل کے پاس چلی آؤ ۔ میں تو کئی روز سے تیرا انتظار کر رہا تھا ۔ آج جب کہ بدی کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو رہی ہیں ۔ میرے مرحوم استاد نے مجھے بتایا تھا کہ ایسے کٹھن وقت میں میری مدد کے لئے صدیوں کی زندہ جاوید بیٹی ماریا اس جہاد میں شرکت کے لئے ضرور آئے گی ۔ یہ شہر شیطان کے چیلوں سے بھرا پڑا ہے ۔ بیٹی حضرت مسیح ؑ نے مجھے خواب میں بشارت دی ہے کہ جاؤ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مائیکل شیطانوں کے اس شہر میں خداوند کے نام پر جہاد کرو۔ خداوند نے یہ بھی ارشاد کیا تھا شیطان کا دستِ راس مقطوس جادوگر جس کے ہونٹ خدا کی شان میں گستاخی کی وجہ سے مُردہ ہو چکے ہیں۔ دس ہزار سال کی عمر کے بعد تیرے ہاتھوں مارا جائے گا یہ فیصلہ آسمانوں پر ازل سے لکھا جا چکا تھا۔

ماریا نے کہا۔ اے مقدس بزرگ آپ جیسے زاہد اور عابد ہستیوں کے ہوتے ہوئے میری کیا مجال ہے ہاں اس نیک کام میں جہاد کرنے کے لئے میں بھی آئی ہوں۔ مائیکل نے ماریا کے سر پر ہاتھ پھیرا جس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ ماریا کو دیکھ سکتا ہے۔ پھر کہا۔ بیٹی تو ہزاروں سال سے یہ جنگ لڑ رہی ہے۔ میری ستر سال زندگی تیری عمر کے مطابق تو بہت مختصر ہے۔ تم نے ہمیشہ اور ہر دور میں اچھے کام کئے ہیں، لوگوں کی مدد کی ہے۔ اور یہی سب سے بڑی عبادت ہے کہ انسان دوسروں کے لئے جئے، دکھ درد میں دوسروں کے کام آئے۔ مجھے اپنے عرفان سے معلوم ہوا ہے کہ شیطان کا چیلا کاؤنٹ جبل طوس اور مقطوس کی مدد حاصل کر رہا ہے۔ میں نے صلیب مقدس کے دستوں والے یہ خنجر بنواتے ہیں۔ ان کو جب

ان شیطان کے سینے میں اتار دیا جائے تو یہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتے ہیں۔ وہ مجھے ختم کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ممکن ہے میری زندگی اس جہاد میں کام آ جائے۔ میری بات دھیان سے سن لے بیٹی۔ مقطوس نے ایک بہت قدیم جادوگر زاغول کے خون سے غسل کر رکھا ہے اس کی وجہ سے نہ تو اس کے جسم پر کسی ہتھیار کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی جادو اس پر چل سکتا ہے۔ اس کی ناف کا حصہ اس خون سے تر نہیں ہوا۔ اگر کسی ہتھیار کو ٹھیک ناف پر اتار دیا جائے تو مقطوس کی موت واقع ہو جائے۔

آج رات کاؤنٹ ڈیورڈ خاندان کے شاہی قبرستان میں جادوگر جبل طوس کے پاس بھینٹ کے لئے جانور لے جا رہا ہے۔ اس کا قلعہ نما محل خالی ہوگا معمولی پہریداروں سے ہم نمٹ لیں گے۔ ہمیں بہر حال اس شیطان کے مندر میں پہنچنا ہے اور صلیبی خنجر ڈھانچوں اور شیطان کے چیلوں کے سینے میں اتار دینے ہیں۔ تم ابھی واپس جاؤ اور شیطان کے مندر کا راستہ معلوم کرو تاکہ دشمن پر شب خون مارا جا سکے۔ اس کام کے لئے صلیب کے دستے والے تیر اور کمان بھی میں نے تیار کروا رکھی ہے جو میرے پاس ہوگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور میں خنجروں کی بجائے تیر ان کے سینوں میں اتار دوں گا۔ وہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے تم ان پر خنجروں سے وار کرنا۔ بس اب وقت ضائع نہ کرو اور فوراً جاؤ میں تمہارا انتظار کروں گا۔

○

ناگ کو کاؤنٹ کا بلاوا آچکا تھا اور وہ جانے کے تیار ہو ہی رہا تھا کہ ماریا کی خوشبو نے اسے روک لیا اور اس نے سرگوشی کی ماریا بہن۔ جواب میں ماریا نے کہا وقت بہت کم ہے مجھے شیطان کے مندر کا راستہ بتا دو۔ ناگ نے اسے کھڑکی سے وہ کونا دکھا اور پھر سمجھا دیا کہ درخت کے تنے میں لگی کل کو کس طرح ہلانے سے دیوار میں راستہ پیدا ہو جاتا ہے ابھی اس نے گفتگو بند ہی کی تھی کہ کاؤنٹ کمرے میں داخل ہوا۔ یہ تو اچھا ہوا اس نے کچھ سن نہیں لیا۔ ورنہ سارا کام بگڑ جاتا۔ وہ ماریا کو نہیں دیکھ سکتا تھا لہذا آتے ہی اس نے ناگ کو اپنے پیچھے آنے کا حکم د
اور خود تیزی سے باہر نکل گیا۔ ناگ نے ماریا سے خدا حافظ کہا اور کاؤنٹ کے پیچھے ہی روانہ ہو گیا۔

کاؤنٹ کے جاتے ہی ماریا نے تیزی سے گرجے کا رخ کیا۔ جہاں فادر مائیکل بالکل تیار کھڑا تھا ماریا نے خنجروں کا تھیلا اٹھایا اور مائیکل نے تیروں سے بھرا ترکش اور کمان سنبھالی۔ ماریا نے کہا فادر میرا ہاتھ تھام لو۔ مائیکل سمجھ گیا کہ ماریا اسے تیزی سے لے جانا چاہتی ہے اور پھر پلک جھپکتے ہی دونوں گرجے کی عمارت سے نکل گئے۔

کاؤنٹ جیسے خطرناک شخص کی حویلی کو سارا شہر طلسم کدہ اور آسیب زدہ سمجھتا تھا اس لئے کوئی بھول کر بھی ادھر کا رخ نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں ملازموں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی تھی اور پھر جب کسی ملازم کو یہاں کے حالات کا علم ہوتا یا تو وہ شیطان کی بھینٹ بڑھا دیا جاتا یا پھر گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو جاتا۔ پھر ماریا نے سارا دن خوب گھوم پھر دیکھ لیا تھا۔ اسے پتہ تھا کہ کس جگہ ملازموں سے چھپ کر وہ اپنا کام کر سکتے ہیں۔

یہ ایک تاریک رات تھی۔ آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سرخ رنگ کی آندھی نے اس شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ پھر موسلا دھار بارش ہونے لگی اور بجلی اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زور سے کڑکنے لگی کہ لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لئے اور کمروں میں سہم کر بیٹھ گئے ۔ کئی مقام پر بجلی بھی گری لیکن ان تمام آفتوں کے باوجود ماریا اور فادر مائیکل کاؤنٹ کی مضبوط ترین حویلی میں پہنچ چکے تھے ماریا فادر مائیکل کو لے کر باغ کے کونے میں گئی جہاں ایک درخت کے تنے میں لوہے کی کل لگی ہوئی تھی۔ حویلی کے ملازم اپنے اپنے کمروں میں بند پڑے تھے۔ ماریا نے کل کو گھمایا تو دیوار ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ اپنی جگہ سے ہٹ گئی ۔ ماریا اور مائیکل اس خلا میں داخل ہو گئے تو دیوار پھر برابر ہو گئی ۔ اندر بہت کم روشنی تھی اور بدبو سے دونوں کا دماغ پھٹا جا رہا تھا ۔ انہیں اندھیرے میں دیواروں اور چھت سے کئی شیطانی چہرے گھورتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے ۔

اچانک کسی چمگادڑ کی چیخ ویرانی میں گونج گئی دونوں نے اپنے جسم میں برف کی طرح سرد لہر محسوس کی جس سے جسم کانپ کر رہ گیا لیکن وہ آگے ہی بڑھتے رہے اب فضا میں چمگادڑوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنائی دینے لگی جیسے بہت سے چمگادڑ ایک ساتھ اُڑ رہے ہوں یکایک ایک چمگادڑ زور سے مائیکل سے آٹکرایا اور فادر مائیکل کے

ے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی ۔ اس نے انجیل کی کوئی آیت ہی منہ میں پڑھنی شروع کر دی ۔ اب تو درو دیوار بھی شروع ہو گئے اور بھونچال کی کیفیت طاری ہو گئی ۔ فضا شیطانی چیخوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا جن کے ساتھ ہی یوں کی بھنبھناہٹ کی آواز کا اور اضافہ ہو گیا ۔ مائیکل اور ریا کو محسوس ہوا جیسے زمین ان کے پاؤں کو جکڑ لے گی ۔ طاغوتی قتوں کا خوف ان کے دماغوں کو جکڑے ڈال رہا تھا ۔ پھر موڑ آگیا جس کے بڑے سے ہال میں شیطان کا مندر تھا ۔ موڑ مڑتے ہی دونوں کے قدم رک گئے اور جسم میں سی طاری ہو گئی ۔ اُن کے سامنے بڑی چمگادڑ کا بُت خوفناک آنکھوں سے انہیں گھور رہا تھا ۔ بت پر کئی اور کالے رنگ کے بچھو اپنے ڈنک اٹھائے دائرہ ئے سر پر گھوم رہے تھے جبکہ گلے میں پڑے ہوئے مختلف کے سانپوں نے اپنے پھن اٹھا کر غصے سے انہیں دیکھا ۔ ی خون پی پی کر یہ سانپ اپنی حس کھو بیٹھے تھے ، اور ں ماریا سے بالکل ناگ کی بو محسوس نہ ہوئی ۔ ماریا نے نگاہوں سے لہریں بھی ان تک پہنچائیں اور اپنا تعارف ایا ۔ لیکن ان کا تو دماغ بھی مر چکا تھا ۔ ماریا تک کوئی جواب لہروں کی صورت واپس نہ آیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑی چمگادڑ کے قدموں میں خونی شیطان کے چیلے خون
کے خمار میں مست پڑے تھے ۔جنگلی بھینسے کے خون نے
انہیں مستی کی نیند میں سُلا رکھا تھا ۔ فادر مائیکل نے
مقدس صلیب جو گلے میں پڑی تھی ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی
سینکڑوں چمگادڑ اپنی بھیانک چیخوں سے سونے والوں کو بیدا
کر رہے تھے لیکن خون کی خماری اور پھر ان چیخوں کے
عادی ہونے کے سبب کوئی بھی بیدار ہونے کے لئے تیار
نہ تھا ۔ بڑی چمگادڑ کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھ
ماریا نے فادر مائیکل سے کہا ۔ اس سے پہلے کہ تمام خونی
شیطان بیدار ہوں ، فادر خنجر اِن کے دلوں میں اتار دو
سب طلسمی ماحول ہے ۔ اِس سے مت ڈرو اس سے پہلے
کوئی شیطانی طاقت مقابلے کے لئے آ جائے ہمیں انہیں خ
کر دینا چاہئے ۔ ماریا کے الفاظ صورِ اسرافیل ثابت ہو
اور فادر مائیکل پر جو اس طلسمی ماحول کا اثر ہوا تھا غائب
ہو گیا ۔ دونوں نے صلیبی خنجر تھیلے سے نکالے اور جلدی جلدی
سوئے ہوئے خونی شیطانوں کے سینوں میں اتار دیے
ماریا اور مائیکل یہ کام تیزی سے انجام دے رہے
تب ایک خوفناک چمک کے ساتھ زبردست گڑگڑاہٹ
ہوئی اور مائیکل گرتے گرتے بچا ۔ فضا چیخوں گونج گئی

ال میں بجلیوں کے کڑاکے گونجنے لگے ۔ آنکھوں کے سامنے
اڑے چمگادڑ کے بُت میں حرکت پیدا ہوئی ۔ ماریا نے جلدی
ے تیر کمان مائیکل سے لے کر اس پر صلیبی دستے والا تیر
پڑھا لیا اور مائیکل نے اپنی صلیب کا رخ اس سمت کر دیا
ت کی آنکھوں سے بجلیاں نکل نکل کر ان تک آتی ۔ لیکن
چھوئے بغیر لوٹ جاتیں ۔ پھر بُت نے غضب ناک ہو کر کہا تم
نے میرے کئی پرستار ہلاک کر دیئے ہیں ۔ تم بچ کر زندہ نہیں
جا سکتے ۔ بُت نے اپنے پر زور سے پھڑپھڑائے اور ان میں
سے کئی ہاتھ نکل آئے جن میں مختلف قسم کے ہتھیار پکڑے
ہوئے تھے ۔ ماریا نے تیر بُت کی طرف مارا لیکن شیطان
نے اپنے پروں کی ہوا سے اس کا رخ موڑ دیا اور تیر ایک
اڑتی ہوئی چمگادڑ کے جسم سے پار ہو گیا ۔ اب چمگادڑ نے
جست لگائی ۔ اور وہ فادر مائیکل کے سامنے پہنچ گیا ۔ اس
سے پہلے کہ وہ بارہ ہاتھوں سے مائیکل پر وار کرے ماریا
نے جھٹ ایک خنجر اس پر دے مارا جو اس کے بازو میں
جا کر لگا ۔ خون کا ایک فوّارہ اُبل پڑا اور ایک خوف ناک
چیخ کے ساتھ چمگادڑ نے اپنے پر کھول دیئے اور وہ زور
سے اُڑتے ہوئے ایک دیوار سے ٹکرائی اور اسے گراتی ہوئی
باہر نکل گئی ۔ اُسی شگاف سے باقی چمگادڑیں بھی نکل بھاگیں ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زمین پر چاروں طرف خونی شیطانوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ جن کے سینوں میں صلیب کے دستوں والے خنجر گھڑے ہوئے تھے۔ ماریا نے کہا۔ فادر اس سے پہلے کہ کوئی اور آفت نازل ہو یہاں سے نکل چلو۔ مائیکل نے کہا۔ اب تم بھی میرے ہی ساتھ گرجا چلو۔ لیکن ماریا نے کہا۔ نہیں فادر یہ وقتی فتح ہے ہمیں خوش نہیں ہونا چاہئے۔ میرا دل کہتا ہے مجھے بھی اپنے بھائی ناگ کے پاس جانا چاہئے۔ آپ مجھے شاہی قبرستان کا راستہ بتا دیں۔ مائیکل نے کہا۔ بیٹی اگر تمہارا جانا اتنا ہی ضروری ہے تو آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں۔

○

جیل طوس اور مقطوس

کاؤنٹ بارہ بھیڑوں کو ہانکتا ہوا ناگ کے ہمراہ شاہی قبرستان میں پہنچ چکا تھا۔ باہر کے ویران پھاٹک کے دونوں پٹ زمین پر گرے ہوئے تھے جن کی لکڑی کو دیمک چاٹ گئی تھی اب ان پہ گرد و غبار اور پتے پڑے ہوئے تھے۔ دونوں کسی مزاحمت کے بغیر ہی اندر داخل ہو گئے۔ اندر ایک وسیع و عریض قبرستان تھا۔ جس میں بیشتر قبریں زمین میں دھنسی ہوئی تھیں۔ بعض تو بالکل مسمار ہو چکی تھیں۔ کئی ایک کے کتبے زمین پر گرے پڑے تھے۔ آہٹ سن کر قبروں کے بجو اور گیدڑ جنہوں نے ان گری قبروں کے گڑھوں کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر چھپنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ناگ رات کے سناٹے میں سانپوں کی سیٹیاں سن رہا تھا۔ اور اس کی بو پا کر اسے خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ فضا میں الوؤں کی چیخیں کبھی دور اور کبھی نزدیک سنائی دے رہی تھیں اور درختوں سے ابھی تک بارش کے پانی کی بوندیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹپک رہی تھیں۔ یکایک ایک قبر سے تین چار ڈھانچے ہاتھوں میں تلواریں لے کر اُن کے سامنے حائل ہو گئے۔ کاؤنٹ نے بغیر کسی خوف کے "شہنشاہِ ظلمات" کہا۔ ڈھانچے سر جھکا کر ایک طرف ہٹ گئے۔ پھر کاؤنٹ نے کہا۔ تہہ خانے کا راستہ بتاؤ۔ ڈھانچوں نے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کیا اور وہ دونوں بھیڑوں کو ہانکتے ہوئے اس سمت روانہ ہو گئے اب سانپ اپنے سردار کے قدموں میں قدم بوسی کرتے رینگ رہے تھے۔ لیکن کاؤنٹ اِن سے بھی بے پروا تیزی سے چلا جا رہا تھا۔ آخر ناگ نے انہیں مخصوص اشارہ دے کر چلے جانے کو کہا۔ اب وہ دونوں تہہ خانے کے دروازے پر پہنچ گئے جہاں ایک بڑا سا زنگ آلود تالا پڑا تھا۔ کاؤنٹ نے جیب سے کوئی چیز نکال کر اس میں پھنسائی اور زور سے جھٹکا دیا۔ تالا کھل گیا۔ کاؤنٹ نے پیچھے کھڑے ناگ سے کہا میں آگے چل رہا ہوں تم بھیڑوں کو اندر اتار لو۔ کاؤنٹ نے تھیلے سے مشعل نکال کر روشن کی اور اس کے قدم ایک دم رُک گئے۔ ایک بڑے سے سیاہ ناگ نے اپنا پھن اٹھا کر ان کا راستہ روک لیا۔ کاؤنٹ نے ایک دفعہ پھر کہا "شہنشاہِ ظلمات" لیکن ناگ نے ہٹنے کی بجائے ایک زبردست پھونک ماری اور مشعل کاؤنٹ کے ہاتھ سے دور جا گری۔ پیچھے آتے ناگ

نے اپنی زبان میں اسے پیغام دیا کہ راستہ دے دو لیکن قبرستان کے ناگ نے جواب دیا۔ آقا یہ شیطان کا پرستار ہے۔ حکم ہو تو میں اسے نگل لوں۔ مگر ناگ نے اسے روک لیا اور حکم دیا اسے جانے دو۔ قبرستان کا سانپ ایک طرف ہٹ گیا۔ کاؤنٹ کچھ بھی نہ سمجھ سکا اور راستہ دینے پر اس نے مشعل پھر زمین سے اٹھائی اور پیچھے آتے ناگ کو چلے آنے کا اشارہ کیا ناگ بھیڑوں کو ہانکتا ہوا نیچے اُتر گیا۔ اندر تہہ خانے میں بارش کا پانی جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی چھت سے ٹپک رہا تھا۔ چھت پر کئی جگہ سے پلستر بالکل اُتر گیا تھا اور سوراخ پیدا ہو گئے تھے جس سے زمین پر کیچڑ سا ہو گیا تھا۔ سیلن کی بُو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور دیواروں پر کائی سی جمی ہوئی تھی۔ زمین پر بنے ہوئے پختہ چبوتروں پر بڑے بڑے کئی من وزنی تابوت پڑے تھے جن پر گرد و غبار اور مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ کاؤنٹ آگے بڑھتا رہا اور ناگ بھیڑوں کو ہانکتا ہوا اس مقام پر پہنچ گئے جہاں ایک بہت بڑا سنہری تابوت پڑا تھا لیکن ناگ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ باقی تابوت تو گرد و غبار سے اَٹے پڑے تھے لیکن یہ تابوت آج بھی کئی ہزار سال گزر جانے کے بعد چمک رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ضرور اس کی حفاظت اور صفائی پر معمور ہے۔ کاؤنٹ سنہری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تابوت کے قریب رُک گیا۔ اس نے ایک بار پھر کہا۔ "شہنشاہِ ظلمات" فضا میں ایک بجلی سی کوند گئی۔ تہہ خانے میں در و دیوار سے لٹکتی ہوئی چمگادڑیں زور زور سے اپنے پَر پھڑپھڑانے لگیں۔ تہہ خانے میں زلزلے کی کیفیت محسوس ہونے لگی۔ کاؤنٹ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشعل کا شعلہ پھڑپھڑا کر مدھم پڑ گیا اور تہہ خانے میں تاریکی گہری ہوتی محسوس ہوئی اور پھر قریب ہی کہیں تہہ خانے کی چھت کا ایک کونہ ایک خوف ناک آواز سے زمین پر آگرا۔ کاؤنٹ اور ناگ اس صورت حال سے کافی پریشان ہو رہے تھے۔ پھر گری ہوئی چھت سے چنگھاڑتے ہوئے بڑا چمگادڑ پھڑپھڑاتا ہوا زخمی حالت میں اتر آیا۔ اس کا ایک بازو زخمی تھا جس سے خون بہہ رہا تھا اور اس پر صلیب کے دستے والا تیر گڑا ہوا تھا۔ چمگادڑ آتے ہی کاؤنٹ کو دیکھ کر دہاڑا۔ اے کاؤنٹ تجھ سے ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے مائیکل اپنی روحانی طاقتوں سمیت میرے مندر تک پہنچ گیا۔ اس نے میرے چیلے جو خون پی کر خمار اور مستی میں پڑے تھے کو ہلاک کر دیا ہے اور ہر ایک کے سینے پر صلیب کے دستے والا خنجر گڑا ہوا ہے۔ تیرا راز فاش ہو گیا ہے۔ اب میں اس معبد میں نہیں جا سکتا۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ میری سیاہ طاقتوں نے مجھے بتا

دیا ہے کہ مائیکل اپنی روحانی طاقتوں سے ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔ اب آخری معرکہ یہیں ہوگا۔ میں تمام بدی کی طاقتوں کو اکٹھا کروں گا۔ تم اپنا آدمی بھیج کر ساری لڑکیاں یہاں منگوا لو۔ کاؤنٹ نے ناگ کو حکم دیا کہ فوراً جائے اور لڑکیاں لے آئے لیکن شیطان نے کہا تو خود جا اور اس کام کو سرانجام دے۔ کاؤنٹ جلدی سے روانہ ہو گیا۔ پھر اس نے زمین پر لوٹ لگائی اور۔ ایک سیاہ قوی اور خوفناک جسم کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے کئی ہاتھ تھے جس میں مختلف قسم کے ہتھیار تھے۔ اس کے سر پر بارہ سینگ تھے جو برچھیوں کی طرح نوکیلے تھے۔ اس کے ہاتھوں کے ناخن بہت لمبے اور نوکیلے تھے سر پر بالوں کی جگہ سیاہ رنگ کے بچھو اپنے ڈنک اٹھائے اپنی خونخوار آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے اس کے مُنہ پر چار آنکھیں تھیں۔ دو سامنے دیکھنے کے لئے اور دو پیچھے جن سے پیچھے دیکھا جا سکتا تھا۔ شیطان نے آگے بڑھ کر اپنی ایک انگلی سے کئی من وزنی سنہری تابوت کا ڈھکنا اٹھا دیا اندر جیل ہوس کی نعش پڑی تھی۔ شیطان نے کچھ پڑھ کر پھونکا۔ ایک دفعہ پھر تہہ خانے میں بجلیاں سی کوندنے لگیں۔ در و دیوار ہلنے لگے اور ان سے خوفناک آوازیں آنے لگیں۔ جیسے کئی بلیاں مل کر رو رہی ہوں۔ چمگادڑوں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ پھر ناگ اور کاؤنٹ نے دیکھا چھت کے شگاف سے آسمان
سے بجلی سنہری تابوت پر گری اور جبل طوس کی نعش میں حرکت
پیدا ہو گئی اور وہ سنہری تابوت سے باہر نکل آئی۔ جبل طوس
کے بارہ سر اور چوبیس آنکھیں اور پچاس ہاتھ تھے۔ جن میں
ہتھیاروں کے علاوہ جانوروں اور انسانوں کی کھوپڑیاں بھی شامل
ہیں۔ جن سے خون رِس رہا تھا۔ جبل طوس نے اپنے منہ کھولے
اور مختلف جانوروں اور انسانوں کی کھوپڑیاں چبانے لگا۔ اس کی
آنکھیں مشعل کی طرح سُرخ اور چمکدار تھیں جن سے خون کے رنگ
کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں اور منہ کی باچھوں سے خون بہہ
رہا تھا۔ اس نے چمگادڑ بت پر نگاہ ڈال کر دیکھا اور کہا
اے میرے گرُو کے دوست، اے بدی کے شیطان اور تاریکی
کے شہنشاہ میرے لئے کیا حکم ہے۔ شیطان نے کہا۔ جبل طوس
یہ بارہ بھیڑیں تیری بھینٹ ہیں جب تک تو انہیں کھا۔ میں تیرے
آقا اور گرو مقطوس کو بھی یہاں آنے کی دعوت دوں گا۔ آج
ساری بدی کی طاقتیں یہاں اکٹھی ہوں گی، اور ایک فیصلہ کُن
جنگ نیکی سے ہو گی۔ یا روشنی اندھیرے کو نگل جائے گی، یا
اندھیرا روشنی کو بجھا دے گا۔ جبل طوس نے بارہ بھیڑوں کو
دیکھا جن کے پاس ہی ناگ کھڑا تھا۔ وہ پہلے مسکرایا اور
ناگ کو چوبیس آنکھوں سے دیکھنے لگا۔ ناگ کو اپنے پاؤں تلے

کی زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔ جبل طوس نے قہقہہ لگایا۔ یہ اتنا
خوفناک تھا کہ تہہ خانے کی چھت سے مٹی گرنے لگی اور
ناگ نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک سی محسوس کی۔ جبل
طوس نے بارہ بھیڑوں کو ایک ساتھ زمین سے اٹھایا اور
بارہ منہ میں لے کر ان کی کھوپڑیاں چبا ڈالیں۔ اسی وقت
کاؤنٹ بجلی کی تیزی سے بارہ لڑکیوں کو لے کر داخل ہوا
تو جبل طوس نے غصے سے اسے دیکھا۔ پھر اس نے کاؤنٹ
پر نگاہ ڈالی جو تھر تھر کانپ رہا تھا اور چوٹی سے ایڑی
تک پسینے میں نہایا ہوا تھا اور غصے سے کہا یہ بدبخت
اپنی آستین میں سانپ لئے پھرتا ہے۔ ناگ کانپ کر رہ
گیا۔ اس نے بھاگ جانا چاہا مگر زمین نے اس کے پاؤں
پکڑ لئے۔ پھر اس نے شیطان سے کہا۔ بدی کے سلطان یہ
پانچ ہزار سالہ مصری ناگ تمہاری نگاہوں سے بھی پوشیدہ
رہا ہے۔ شیطان نے غضب ناک ہو کر ناگ کی سمت دیکھا
اور کہا تو یہی وہ چور دروازہ ہے جس سے گزر کر مائیکل
میرے مندر تک پہنچا تھا۔ جبل طوس نے کہا۔ یہ میری
بھینٹ ہے اور مجھے اس کی ضرورت ہے۔ میں اسے کچا
چبا جاؤں گا۔ جونہی جبل طوس نے اپنا ہاتھ ناگ کی طرف
بڑھایا جو دور ہی سے لمبا ہوتا ہوا ناگ کے قریب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہنچ رہا تھا کہ شیطان نے کہا ۔ ابھی رُک جاؤ جبل طوس اس کے بقایا ساتھیوں کو بھی یہاں جمع ہو لینے دو تاکہ یہ سارے اپنی تباہی کا تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ۔ جبل طوس کا بڑھتا ہوا ہاتھ سُکڑنے لگا اور پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا ۔ اب شیطان نے مقطوس کے لئے کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا ۔ چند ہی سیکنڈ بعد قیامت کا سماں بندھ گیا آسمان پر بجلیوں کا جال سا بن گیا ۔ بادل کسی بم کی طرح پھٹ پھٹ کر ایک ہونے شروع ہو گئے ۔ زمین زور زور سے ہلنے لگی ۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے زمین اور آسمان ٹکرا جائیں گے ۔ فضا میں ایسی خوفناک آوازیں پیدا ہو رہی تھیں جیسے دنیا بھر کی بدروحیں مل کر کوئی راگ گا رہی ہیں ۔ ڈراؤنا ، تہہ خانے میں پڑے ہوئے کئی من وزنی تابوتوں کے ڈھکنے بجنے لگے ۔ ایک سیاہ رنگ کے بادل کا ٹکڑا تیزی سے آسمان سے —— — زمین کی طرف آتا دکھائی دیا اور ایک دفعہ پھر تہہ خانے کی چھت دھڑام سے زمین پر گری اور ایک بڑا سا سوراخ پڑ گیا جس میں سے ایک عجیب سی شکل کا دیو سامنے آ گیا ۔ اس کا جسم ایک ہاتھی ، ایک گینڈے ، ایک شیر اور ایک بھینسے کو ملا کر بنا ہوا تھا لیکن ٹانگیں انسانوں کی طرح سے تھیں اور کئی عدد تھیں جو ان چاروں جانوروں کے جسموں کو اٹھائے ہوئے

تھیں ۔ ناف تک اس کا دھڑ انسانوں کا سا تھا ۔ درمیان میں اس کا اپنا بھیانک چہرہ تھا ۔ لیکن ہونٹ پتھر کی طرح بے حس اور مُردہ تھے اس نے آتے ہی دہاڑا ۔ میرے دوست مجھے کیوں یاد کیا ہے ۔ یہ آواز اس کے ہونٹوں کی بجائے ناک کے نتھنوں سے نکل رہی تھی ۔ چمگادڑ بُت نے کہا اے بدی کی ناقابلِ تسخیر طاقتوں ہم نیکی کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ لڑ رہے ہیں ۔ مقطوس نے حقارت سے ناگ کی طرف دیکھا اور تمسخر اُڑانے والے انداز میں کہا ۔ اگر نیکی سے یہ مصری بچوا ہے ۔ تو مجھے بُلا کر تو نے میری توہین کی ہے ۔ آسمانوں اور زمینوں کی کوئی طاقت میرا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ ناگ نے ایک قسم کی توانائی اپنے جسم میں محسوس کی اور اس کی زبان سے خود بخود الفاظ نکلنے لگے ۔ اس نے کہا تکبّر نے شیطان کو بھی ذلیل و خوار کیا تھا اور تکبّر تیری بھی موت بنے گا ۔ کیونکہ تکبّر صرف خدا و ذوالجلال کی شان ہے ۔ مقطوس نے اسے کہا ۔ تو پھر بلا لے اپنے خدا کو ۔ یہ الفاظ ادا ہوتے ہی تہہ خانے کی چھت ایک زور دار دھماکے کے ساتھ زمین پر آ گری ۔ اب وہ کھلے ہوئے آسمان کے نیچے کھڑے تھے ۔ چاروں طرف سے بجلیاں کوندنے لگیں انہوں نے دیکھا قبرستان کے چاروں کونوں میں صلیبیں کھڑی ہوئی تھیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور یہ بجلیاں اُن سے نکل رہی تھیں جن سے کئی چمگادڑیں جل کر راکھ ہو رہی تھیں ۔ ان کے درمیان ماریا اور فادر مائیکل انجیل مقدس کو لئے کھڑا تھا۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اے شیطان کے ساتھیوں تمہارے گرد خدا کے غضب کی ایک دیوار کھڑی ہے اور تم سب اس میں قید ہو ۔ مقطوس تکبّر کا انجام دیکھ لے ۔ اب نہ زمین تجھے راستہ دے گی اور نہ آسمان ۔ مقطوس نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور اس کی ناک کے سوراخ سے آواز نکلی اور کہا ایک مصری سانپ اور ایک سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی کے بل بُوتے پر یہ جنگ لڑنے آئے ہو ۔ یکایک شیطان نے اپنی بغل سے ایک سیاہ کتاب نکال لی جس میں تحریر تھا کہ مقطوس کی موت ایک "سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی کے ہاتھوں ہوگی جو دوسروں کو نظر نہ آئے گی ۔" شیطان سمجھ گیا اس معرکے کا انجام اُس کے دوستوں کی موت ہے ۔ لیکن اسے تو ابدی زندگی ملی ہوئی تھی ۔ لیکن وہ غمگین ہو گیا کہ ایک دفعہ پھر وہ اپنے تمام ساتھیوں سے محروم ہو کر تنہا رہ جائے گا ۔ مقطوس نے اپنی سونڈ لمبا کیا اور وہ بڑھتے بڑھتے مائیکل اور ماریا تک پہنچ گیا ۔ لیکن جلدی ہی بجلی کوندی اور سونڈ کے دو ٹکڑے ہو کر جلنے لگے جس سے مقطوس کی چیخ نکل گئی ۔ جبل طوس

نے فوراً اپنے بارہ مونہوں سے ماریا اور مائیکل کی طرف آگ اگلنا شروع کر دی جس سے راستے میں کھڑے کئی درختوں کو آگ گئی لیکن مائیکل نے صلیب آگے بڑھائی تو آگ وہیں رُک گئی ۔ مقطوس نے اشارہ کیا چاروں طرف سے تیروں کی بارش مائیکل اور ماریا کی طرف ہونے لگی ۔ لیکن ان کے پاس جا کر تیر غائب ہو جاتے تھے کیونکہ ماریا نے قرآن پاک کو سامنے رکھا ہوا تھا اور اس کی برکت سے کوئی بھی تیر ان تک نہ پہنچ رہا تھا ۔ اب شیطان کی باری تھی اس نے پڑھ کر پھونک ماری تو قبروں سے ہڈیوں کے ڈھانچے ہاتھوں میں تلواریں اور نیزے لئے دونوں کی طرف بڑھے ۔ ماریا نے فوراً قرآن پاک کو چوم کر سامنے کر دیا ۔ آسمان سے بجلی ان پر گری اور تمام ڈھانچے جل کر راکھ ہو گئے ۔ غصے میں آ کر مقطوس نے اپنے جسم پر پھونک ماری تو اس پر کئی ہاتھ نمودار ہو گئے ۔ جن میں مختلف ہتھیار تھے ۔ یہی جبل طوس نے کیا اس کے بارہ ہاتھوں میں بھی خطرناک ہتھیار پکڑے ہوئے تھے ۔ پھر مقطوس نے زمین کے اس ٹکڑے کو کہا ہمیں اُن تک لے چل ۔ زمین کا ٹکڑا حرکت میں آگیا اور مائیکل اور ماریا کی طرف بڑھنے لگا ۔ لیکن ان کے قریب جا کر رُک گیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس بات سے ناگ نے فائدہ اٹھایا اور وہ ناگ بن کر رینگتا ہوا مائیکل اور ماریا کے پاس پہنچ گیا۔ مائیکل نے کہا اسے بدی کے پرستاروں اب حملے کی باری ہماری ہے اس نے صلیب کے دستے والا خنجر اٹھایا اور اسے جبل طوس کی طرف پھینکا جو سیدھا اس کے سینے میں گڑ گیا اور وہ ایک فلک شگاف چیخ کے ساتھ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ مقطوس غضب میں آ گیا۔ اس نے کہا۔ آندھیوں آؤ اور ان کو تنکوں کی طرح اُڑا کر لے جاؤ۔ چاروں طرف سے خوفناک آندھیاں اٹھیں۔ کئی درخت جڑوں سے اُکھڑ گئے مگر قرآن پاک اور انجیل مقدس کی برکت سے ماریا ناگ اور مائیکل سے آندھی کئی گز دُور ہی رُک گئی۔ اب ماریا نے صلیب کے دستے والا تیر کمان پر چڑھایا اور مقطوس کی ناک کی نشست باندھ کر اسے چھوڑ دیا جو سیدھا اس کی ناف پر گڑ گیا۔ زمین پر ایک دفعہ پھر زلزلہ آ گیا۔ آسمان پر بجلیوں کا جال سا پھیل گیا جن کی کڑک اور چمک سے دل دہل گئے۔ مقطوس چنگھاڑتا ہوا اس تیر کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا جو اندر ہی اندر دھنستا جا رہا تھا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے زخم سے خون کی ندیاں بہہ نکلیں اور وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح زمین پر گرا اور زمین

نے اسے نگل لیا۔ اب صرف شیطان باقی رہ گیا تھا۔ فادر مائیکل نے اس کی طرف بھی صلیب کے دستے والا خنجر اُچھالا لیکن اس سے پہلے ہی وہ غائب ہو گیا۔ کاؤنٹ نے جب یہ منظر دیکھا تو بھاگنے لگا۔ مگر فادر مائیکل نے ایک خنجر پھینک مارا جو اس کے جسم کے آر پار ہو گیا اور گرتے ہی اس کا جسم گلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈھانچے میں تبدیل ہو گیا۔ اس فتح پر ناگ اور ماریا نے مائیکل کو مبارکباد دی اور بارہ سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکیوں کو اس کے سپرد کر کے کہ انہیں ان کے والدین تک پہنچا دیا جائے۔ ناگ اور ماریا عنبر کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زمینی کُٹنی اور بگرڈم ناتھ

مہاراج کے اچھا ہونے پر ساری ریاست میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں ۔ غریبوں اور مسکینوں میں راجکماری نے دل کھول کر خیرات کی اور زبردست جشن کی تیاری کی ۔ ہمسایہ کئی ریاستوں کے علاوہ اُدھم پور کے مہاراجہ کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا ۔ گویا یہ راجکماری کی طرف سے کھلا ہوا چیلنج تھا اس جشن کے دعوت نامے نے جلتی پر تیل کا کام کیا ۔ مہاراج کو پہلے ہی جاسوسوں نے تمام قصہ سنا دیا تھا ۔ مہاراج سخت پریشان تھا کہ اتنے پاپڑ بیلنے کے باوجود اس کی ساری محنت برباد ہو گئی تھی ۔ وہ اس یقین میں تھا کہ مجمر اور مسطور جیسے مہا جادوگروں کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا لیکن اس کے خیال میں یہ عنبر کا کارنامہ تھا وہ ماریا اور ناگ سے واقف نہ تھا ۔ عنبر نے نہ جانے کونسا جادو کیا کہ اتنی بڑی طاقتیں زیر ہو کر رہ گئیں ۔ اس نے عنبر کی تلاش میں اپنی فوج کے کئی بہترین جرنیل

چاروں طرف روانہ کر دیئے گئے تھے ۔ اس کا بس چلتا تو اس عنبر کی تکا بوٹی کر کے اپنے شکاری کتوں کی خوراک بنا دیتا ۔ مہاراج اُدھم پور کو اطلاع ملی کہ ایک کٹنی جو اپنے فن میں یکتائے روزگار ہے ملاقات کی اجازت چاہتی ہے فوراً حاضر ہونے کا حکم دے کر مہاراج دیوانِ خاص میں اس کا انتظار کرنے لگا ۔

اس کٹنی کا نام زینی تھا اور اس کا دعویٰ تھا کہ وہ آسمان سے تارے اس طرح توڑ کر لے آتی ہے کہ کسی کو کانوں کان تک خبر نہیں ہوتی اور پھر اسی خوبی کے ساتھ انہیں واپس اپنی جگہ پہنچا آتی ہے کٹنی کو مہاراج کے سامنے پیش کر دیا گیا ۔ مہاراج نے ایک نظر اس پر ڈالی ۔ اس کا چہرہ تجربے کی جھریوں سے بھرا ہوا تھا ۔ دو دانت بقایا سے زیادہ لمبے اور باہر نکلے ہوئے تھے ۔ آنکھوں کا رنگ خون کی طرح سُرخ تھا ۔ کان ضرورت سے زیادہ ہی لمبے تھے ۔ دونوں ہاتھوں کے ناخن برچھیوں کی طرح نوکیلے اور بڑھے ہوئے تھے ۔ اس کے جسم سے مُردہ گوشت اور خون کی بدبو آ رہی تھی ۔ اس نے سیاہ کپڑے پہن رکھے تھے اور ایک بندر کا بچّہ اس کے کندھے پر بیٹھا چاروں طرف گھوم رہا تھا ۔ مہاراج نے کہا بڑی بی مجمر اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسطور جیسی طاقتوں کی شکست کے بعد تم کس حوصلے سے میرے پاس آئی ہو۔ کنگنی زور زور سے ہنسی۔ اس کی ہنسی میں بھی عفریتوں جیسی پھنکاریں پائی جاتی تھیں۔ اس نے کہا مہاراج عیاری میری لونڈی، مکاری میری باندی، کالا علم میرا پیشہ، تباہ و بربادی میرا انتقام، آسمانی بجلی میرے غصے کا دوسرا نام ہے۔ میں تمہیں ایک ایسے مہان پنڈت کا پتہ دیتی ہوں جو ہو چکا ہے۔ وہ اور جو ہونے والا ہے تجھے بتا دے گا۔ تیرا بگڑا کام بنا دے گا۔ مہا گرو بگڑم ناتھ اس دور کا بہت بڑا جادوگر ہے۔ وہ ہمالیہ پہاڑ کی ایک غار میں بیٹھا ہے۔ میرے ساتھ چلو نامراد نہیں لوٹو گے۔ مہاراج کے تو تن بدن میں آگ لگی تھی۔ کنگنی نے جو سہارا دیا تو دل میں کچھ ٹھنڈک پڑی فوراً وزیر کو بلا کر کنگنی کے ہمراہ جانے کی تیاری کا حکم دیا۔

بگڑم ناتھ دیو قامت، سیاہ رنگ اور نہایت ہی کریہہ شکل و صورت کا آدمی تھا۔ بدن پر صرف ایک لنگوٹی تھی اور جسم پر خاک ملی ہوئی تھی۔ اس کا سر بالکل صفاچٹ تھا۔ صرف درمیان میں گھنے اور سیاہ بالوں کی ایک لبی پوری تھی جس کے درمیان پدم کی مادہ ناگن کنڈلی مارے بیٹھی تھی۔ مادہ کا رنگ سبزی تما سیاہی مائل تھا اور اس پر سفید لکیریں پڑی تھیں۔ آنکھیں بالکل سیاہ اور حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں۔ بھنویں سیاہ

اور کافی گھنی تھیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے کیڑے کلبلاتے نظر آتے تھے۔ ہونٹ اوپر سے کٹا ہوا تھا جس سے اس کے پیلے دانت نظر آتے بہت بڑے معلوم ہوتے تھے۔ غار میں ایک مشعل جل رہی تھی اور اس کے چاروں طرف مختلف جانوروں کی ہڈیاں پڑی سڑ رہی تھیں۔ اس کے سامنے دیوار پر ایک انسانی ہڈیوں کا پورا ڈھانچہ لٹک رہا تھا اور وہ زمین پر ایک سیاہ ریچھ کی کھال پر بیٹھا تھا۔ یکایک آہٹ پر سر پر بیٹھی ناگن نے غضب ناک ہو کر اپنا پھن اٹھایا اور چکی کے پاٹ کی طرح پھنکارتی سر پر چکر لگانے لگی۔ بگڑم ناتھ نے جو دھیان گیان میں آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ سامنے ڈھانچے پر نگاہ ڈالی اور کچھ پڑھ کر اشارہ کیا۔ ڈھانچے کے پیٹ میں مہاراج اور زینی کنگنی غار کی طرف آتے دکھائی دیئے بگڑم نے دوبارہ اشارہ کیا تو وہ منظر غائب ہو گیا۔

ناگن اپنی دم پر کھڑی غصے سے آہٹ کی سمت اپنا پھن اٹھائے کھڑی تھی۔ بگڑم نے پیار سے کہا۔ شانت ہو جا دشمن نہیں سجن پرش پدھارے ہیں۔ ناگن پھر اطمینان کے ساتھ چوٹی کے بالوں میں منہ چھپا کر بیٹھ گئی۔ زینی مہاراج کو لے کر اندر داخل ہوئی اور آتے ہی بگڑم کے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ مہاراج نے بھی ہاتھ جوڑ کر سلام کیا۔ بگڑم کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جو کسی بھیڑیئے کی مسکراہٹ سے کم نہ تھی۔ تب بگڑام نے کہا۔ ہم من کے بھید جان لیتے ہیں مہاراج آنے کی وجہ بتاؤں یا اس کا توڑ۔ مہاراج پہلی بار سن کر عقیدت سے جھک گیا اور اس نے کہا۔ مہاراج یہ راج پاٹ ہے اور راجپوت قوم کا راجا اپنا جیون تو ہار سکتا ہے اپنی ہٹ سے باز نہیں رہ سکتا۔ یا تو ہم دشمنی مول ہی نہیں لیتے۔ اگر دشمنی ہو جائے تو جان تو جا سکتی ہے دشمنی کا خیال نہیں دل سے نکل سکتا۔ مجرا اور مسطور جیسے مہان جادوگروں کو ایک لونڈا عنبر شکست دے کر میرے دشمن راجا کے کوڑھ زدہ شریر کو اچھا کر گیا ہے۔ یہ ان مہان ہستیوں کا اپمان ہے۔

بگڑام نے غراہٹ بھری آواز اپنے حلق سے نکالی اور کہا مہاراجہ یہ دونوں ہستیاں اب ختم ہو چکی ہیں مگر ان کے نام لیوا ابھی زندہ ہیں اور ان سے ٹکرانے والوں سے بدلے لے کر رہیں گے۔ میں اس عنبر کی بوٹیاں اپنے جنگلی بھیڑیوں کے آگے ڈال دوں گا۔ مہاراج نے کہا تو پھر اپنی شکتی سے معلوم کریں وہ لونڈا کہاں چلا گیا ہے ہمیں سب سے پہلے اسے ہی گرفتار کرنا چاہئے۔ بگڑام نے ایک دفعہ پھر ڈھانچے کی طرف دیکھا اور کچھ پڑھ کر پھونکا

اس کے پیٹ میں ایک منظر ابھر آیا۔ عنبر درختوں میں گھرے ہوئے ایک دریا میں نہا رہا تھا جس کے کنارے پر بڑی بڑی جٹاؤں والے بڑ کے درخت اپنی جڑیں پھیلائے کھڑے تھے۔ مہاراج نے دیکھ کر کہا۔ اب یہ بھی بتا دیں یہ علاقہ کونسا ہے۔ بگڑام نے کہا۔ راجا یہ علاقہ کپل وستو جنگل کا ہے جہاں تیری فوج کام نہیں آئے گی اور نہ ہی اتنی دور جا سکتی ہے۔ اسے صرف میری شکتی ہی واپس لا سکتی ہے راجا نے بے صبری سے کہا۔ تو مہاراج اسے پکڑ کر میرے حوالے کر دیجئے میں خود اس سے نپٹ لوں گا۔ بگڑام پھر غرایا اور اس نے کہا۔ اس سے نپٹنا اتنا آسان کام بھی نہیں۔ اسے موت نہیں آ سکتی یہ کئی ہزار سال سے زندہ ہے۔

مجھے آج رات اس کے لئے جاپ کرنا ہوگا پھر بدی کی طاقتیں مجھے بتا دیں گی کہ اسے کیسے قابو کیا جا سکتا ہے۔ زینی اب مہاراج کو لے جا۔ میرے پاس سماں زیادہ نہیں۔ مہاراج نے گلے سے موتیوں کا ہار اتار کر بگڑام کو پیش کیا۔ تو اس نے ایک نہایت بھدا سا قہقہہ لگایا پھر چند کنکر اکٹھے کر کے پھونک ماری تو وہ چمکتے ہوئے ہیرے بن گئے۔ مہاراج حیران ہو کر دیکھنے لگا۔ بگڑام نے کہا اب جا، شاید تجھے معلوم نہیں یہ حقیر پتھر اس کام کا بدلہ نہیں اس کی قیمت تجھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے ضرور وصول کی جائے گی۔ پہلے مجھے جاپ کر لینے دے
زمینی کل میرے پاس آئے گی اور پھر سودا ہمارے درمیان
ہو جائے گا۔ مہاراج حیران تھا کہ جس آدمی کی ایک پھونک
سے پتھر ہیرے بن سکتے ہیں اس کی قیمت وہ کیسے چکائے گا
اسی سوچ بچار میں مہاراج زمینی کے ساتھ واپس لوٹ گیا
اور زمینی نے جلدی سے وہ قیمتی ہار مہاراج سے انعام میں
لے کر اپنے جھولے میں ڈال لیا۔

دوسری طرف یشودھا نے باپ کا غسلِ صحت اس دھوم
دھام سے منایا کہ آس پاس سے آئے ہوئے راجا حیران رہ
گئے۔ رشی، منی، سادھوؤں، پنڈتوں اور غریبوں کو مالا مال
کر دیا گیا۔ رات بھر راگ رنگ کی محفلیں جمی رہیں اور دنیا بھر
کے کھانوں اور پھلوں سے دستر خوان آراستہ کیے گئے۔ جب
یہ دھوم دھام اور خوشی کی محفلیں ختم ہوئیں تو ایک دن زمینی
گگنی نے یشودھا کے باپ مہاراج کالی چرن کی خدمت میں
حاضر ہونے کی اجازت طلب کی جو بخوشی منظور کر لی گئی
مہاراج شاہی پوشاک پہنے اپنے آراستہ کمرے میں ایک سونے
کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھے تھے جس میں ہیرے اور لعل
جڑے ہوئے تھے۔ کئی قیمتی ہیرے مہاراج کے لباس میں
بھی لگے ہوئے تھے اور سر کا تاج تو پورے کا پورا ہی

ہیروں سے جگمگا رہا تھا۔ گلے میں جواہرات اور لعل جڑی
مالائیں پڑی تھیں۔ ہاتھوں کی انگلیوں میں سونے کی نہایت
قیمتی یاقوت، ہیرے جڑی انگوٹھیاں پڑی تھیں۔

زمینی نے یہ سب دیکھا تو منہ میں پانی بھر آیا۔ زمینی
نے اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔ مہاراج میں وہ انت ہوں کہ
جس کے سامنے آفت بھی پناہ مانگتی ہے، میں وہ آندھی ہوں
جو سمندروں کا رُخ موڑ دیتی ہے، میں وہ بجلی ہوں جو چمکتی
بعد میں اور جلا کر راکھ پہلے کر دیتی ہے۔ مہاراج کو ایک
خطرے سے آگاہ کرنے آئی ہوں۔ مہاراج کا ہشاش بشاش چہرہ
ایک دم مرجھا گیا۔ مہاراج نے مہارانی، یشودھا اور دیگر نزدیکی
رشتہ داروں کو تخلیہ کا حکم دیا۔ سب حیران پریشان اٹھ کر چلے
گئے۔ تب مہاراج نے زمینی سے کہا۔ کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔
زمینی نے کہا۔ جان کی امان پاؤں تو کہوں۔ مہاراج نے کہا
ہم نے امان دی بیان کرو۔

زمینی نے اپنی عیار اور چالاک آنکھوں کو چاروں طرف
گھمایا اور اطمینان کر لینے کے بعد کہ کوئی قرب و جوار موجود
نہیں۔ کہنا شروع کیا۔ مہاراج کی صحت یابی کی خبر ملتے ہی
دھرم پور کا مہاراجا انگاروں پر لوٹ رہا ہے۔ اب اس نے
ایک بہت بڑے جادوگر بگڑام سے مدد مانگی ہے اور آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے خلاف پھر کوئی خطرناک قسم کا جادو کروانا چاہتا ہے جس سے آپ کی جان بھی جا سکتی ہے۔ سات پشتوں سے میرا خاندان آپ کی راجدھانی میں آباد ہے اور آپ کا نمک خوار ہے۔ میں خود کالے علم میں بگڑم جادوگر کی شاگرد ہوں اس لئے یہ سب کچھ مجھے معلوم ہوا ہے۔ مہاراج نے سوچتے ہوئے کہا۔ اُدھم پور کا راجا ہمارا دشمن ہے۔ حالانکہ ہم نے آج تک اس پر کوئی وار نہیں کیا۔ لیکن اس نے اب یہ دوسرا حملہ ہم پر کیا ہے۔ اس نے ہماری شرافت کو ہماری کمزوری سمجھ لیا ہے۔ ہم جنگ کو اس لئے ٹال رہے ہیں کہ دو راجاؤں کی دشمنی میں کئی گھر برباد ہو جائیں گے۔ بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو جائیں گی۔ ہم نہیں چاہتے کہ دونوں طرف سے انسان قتل ہوں۔ یہ راج بھگوان نے ہمیں اس لئے نہیں دیا کہ ہم انسانوں کو قتل و غارت کریں۔ بلکہ انسان کی سیوا کے لئے اس کی بھلائی کے لئے اور نیک کام کرنے کے لئے دیا ہے۔ اب تم ہی مشورہ دو ہم کیا کریں۔

زمینی نے کٹنیوں والی چال چلتے ہوئے کہا۔ مہاراج دشمن نے فوج سے حملہ نہیں کیا۔ جس قسم کا ہتھیار دشمن استعمال کر رہا ہے ویسے ہی ہتھیار سے اس کا جواب دینا چاہئے۔ مہا جادوگر بگڑم میرے گرد ہیں اور میں ان کو آپ پر وار کرنے

روک سکتی ہوں اور پھر انہیں آپ کے حق میں استعمال کرنے کی طاقت بھی رکھتی ہوں۔ مہاراج نے تعریفی انداز میں زمینی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ بہت خوب ہم تمہاری عقل کی داد دیتے ہیں۔ اگر تم بگڑم جادوگر کو ہمارے حق کر لو تو ہم تمہیں مُنہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مہاراج نے تالی بجائی نوکر آیا تو حکم دیا خزانچی سے کہو سونے کے سِکّوں سے بھری دس تھیلیاں لے کر حاضر ہو۔ زمینی کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا۔ مہاراج نے کہا۔ اب بتاؤ تم کب ملاقات کروا رہی ہو۔ بگڑم سے۔ زمینی نے کہا۔ ملاقات کل ہی کروا دوں گی۔ سودا آپ خود کر لیں۔ کیونکہ یہ کام جلدی ہی ہونا چاہئے۔ کہیں مہاراج اُدھم پور بگڑم کو راضی نہ کر لیں اور وہ ہماری مدد کرنے سے انکار کر دے۔ خزانچی تھیلیاں لے کر آ گیا اور مہاراج نے یہ تھیلیاں زمینی کو دیتے ہوئے کہا۔ ابھی جاؤ بگڑم مہاراج کو ہمارا سلام دو اور ملاقات کا وقت لے کر آؤ۔

زمینی نے تھیلیاں سمیٹیں اور راجا سے اجازت لے کر یہاں سے رخصت ہوئی۔ ایسی کئی تھیلیاں پہلے وہ اُدھم پور کے راجا سے بھی وصول کر چکی تھی۔ وہ دو ضرورت مندوں کی ضرورت سے فائدہ اٹھا رہی تھی اور تیسرے ضرورت مند کے لئے راستہ بنا رہی تھی۔ دراصل بگڑم جادوگر نے راجکماری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یشودھا کو ایک روز شیوجی کے مندر میں دیکھ لیا تھا۔ بس اسی روز سے وہ اسے دل دے بیٹھا تھا۔ مگر وہ جادو کے زور یا جبر سے یشودھا کو حاصل نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کی خواہش تھی خود یشودھا کے ماں باپ اسے دلہن بنا کر اس کے حوالے کریں تاکہ یشودھا اس سے نفرت نہ کر سکے اور اس کی محبت کا جواب محبت سے دے۔ وہ اس آگ میں عرصے سے جل رہا تھا۔ پھر ایک روز اسے زمینی کٹنی کا خیال آیا جو جادو میں اس کی شاگرد تھی۔ اس نے سارا ماجرا زمینی کو بتایا اور مشورہ طلب کیا۔

زمینی مشہور زمانہ کٹنی تھی۔ اس نے دونوں راجاؤں کی دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسا جال بُنا جس میں دونوں راجا آ پھنسے۔ اس نے ایک ترکیب بگرم کو بتائی۔ جس سے وہ خوش ہو گیا اور اسے فوراً عمل کرنے کے لئے کہا۔ لہذا زمینی نے آ کر یہ خوش خبری سنائی کہ یشودھا کا باپ ملاقات کے لئے آ رہا ہے۔ بگرم نے زمینی کے فن کی تعریف کی اور تیاریوں میں مصروف ہو گیا اور زمینی اپنی ترکیب پر عمل کرنے کے لئے اُدھم پور روانہ ہو گئی۔ جہاں اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور مہاراج کے حکم کے مطابق فوراً اسے مہاراج کے پاس پہنچا دیا گیا۔ جہاں مہاراج اُدھم پور بڑی بے صبری سے اس کا

انتظار کر رہے تھے۔ زمینی کو دیکھتے ہی انہوں نے تخلیہ کا حکم دیا اور کہا بتاؤ زمینی کیا خبر لائی ہو۔ زمینی نے پورا کٹنیوں والا انداز اختیار کرتے ہوئے جواب دیا۔ مہاراج بات ہٹ کی ہو، عزت اور غیرت کی ہو تو انسان گھر پھونک کر بھی تماشا دیکھتا ہے۔ آپ نے دیکھ لیا جو اپنی طاقت سے پتھروں کو ہیروں میں تبدیل کر سکتا ہے اسے سستے داموں نہیں خریدا جا سکتا۔ مہاراج نے بجھے ہوئے دل کے ساتھ کہا۔ یہ تو میں جانتا ہوں تم صرف یہ بیان کرو بگرم مہاراج نے ہم سے کیا قیمت طلب کی ہے زمینی نے کہا۔ جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔ میں تو اس کی داسی ہوں۔ مہاراج نے اضطرابی کیفیت میں کہا ہم نے تمہیں امان دی اب بتاؤ۔

زمینی نے اپنے پیشہ ورانہ اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ بگرم مہاراج نے اس کام کے لئے آپ کی آدھی سلطنت مانگی ہے۔ راجا ایک دم شعلے کی طرح بھڑک اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ تلوار کے دستے پر پڑا لیکن جلدی ہی اس نے اپنے اوپر قابو پا لیا۔ وہ زمینی کو امان دے چکا تھا۔ پھر اپنی کیفیت کو قابو میں رکھ کر کہا۔ زمینی ہمیں یہ سودا منظور نہیں۔ معلوم ہوتا ہے ہمیں کوئی اور انتظام کرنا ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہی ہمارا جواب بگرام مہاراج تک پہنچا دو۔ پھر اپنے گلے سے مالا اتار کر زینی کی طرف اچھال دی اور تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔ زینی نے مالا اٹھائی اور وہاں سے باہر نکل گئی۔

مہاراج کالی چرن کا رتھ بالکل تیار کھڑا تھا۔ جس میں آٹھ منہ زور سفید گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ سواروں کا ایک دستہ ہتھیاروں سے لیس آگے اور ایک پیچھے اپنی خوب صورت وردیوں میں ملبوس مہاراج کے انتظار میں کھڑا تھا۔ ان کے منہ زور گھوڑے بار بار پتھر کی سڑک پر اپنے کُھر زور زور سے مارتے اور اپنی مورچھل کی طرح خوبصورت دُموں کو ہلاتے سرکش ہو رہے تھے اور اپنے سواروں سے کہہ رہے تھے کہ ان کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دیں اور وہ ہوا سے باتیں کرنے لگیں۔ محل کے صدر دروازے پر پہریدار رنگ برنگی وردیوں میں اپنے قوی بازوؤں میں لمبے لمبے نیزے پکڑے پتھر کے بتوں کی طرح سینہ تانے کھڑے تھے۔ ان کے نیزوں پر لگی رنگ برنگی جھنڈیاں ہوا سے پھڑ پھڑا رہی تھیں۔ ایک برجی میں آٹھ بگل بردار بگلوں کو پکڑے تیار تھے کہ جونہی مہاراج کی آمد کا پتہ چلے وہ سلامی پیش کریں۔ با ادب با ملاحظہ ہوشیار کی صدا کے ساتھ ہی فضا بگلوں کی آواز سے گونج اٹھی۔ مہاراج کالی چرن اپنے فوجی لباس میں محل سے

باہر نکل کر بگھی کی طرف آئے۔ ان کے دائیں طرف وزیر اعظم اور بائیں طرف سپہ سالار موجود تھے۔ ملازموں نے فوراً حریر اور دیبا کے پردوں والا بگھی کا دروازہ کھولا اور مہاراج مع اپنے وفاداروں کے بگھی میں سوار ہو گئے جہاں زینی گُگنی پہلے ہی سے موجود تھی۔ کوچوان نے گھوڑوں کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دیں تو گھوڑے آسمان سے باتیں کرنے لگے اور آن کی آن میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ دوسری طرف راجکماری یشودھا شیو جی کے بُت کے سامنے جھکی کہہ رہی تھی۔ بھگوان اپنے درشن دیئے اور پھر داسی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ دیوتا میرا دل چاہتا ہے تم ہمیشہ اسی روپ میں میرے پاس رہو۔ انسان کے روپ میں میں دن رات تمہاری پوجا کرتی رہوں اور تمہارے چرنوں میں پھول نچھاور کرتی رہوں۔ مگر میں بھی کیا پگلی ہوں۔ تم تو سب کے ہو۔ پھر کسی ایک داسی کے پاس کیسے رہ سکتے ہو۔ تمہارا کام تو دکھیوں کی رکشا کرنا ہے۔ تمہارے متعلق ایسی باتیں سوچنا بھی پاپ ہے۔ پھر اس نے بہت سے پھول دیوتا کے قدموں میں نچھاور کئے، اپنا ماتھا ٹیکا، پرنام کیا اور اُلٹے پاؤں وہاں سے چلی گئی۔

بگرام جادوگر کی شکل دیکھ کر ایک دفعہ راجا کالی چرن بھی کانپ گئے۔ اس کی آنکھوں میں خدا جانے کیسی کشش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی کہ نگاہیں ملاتے ہی آدمی اپنے جسم میں کپکپی محسوس کرنے لگتا ہے۔ بگڑام کے سر پر بیٹھی پدم ناگن پورے آب و تاب سے دُم پر کھڑی تھی اور راجا کو گھور رہی تھی۔ راجا کے ساتھ صرف زیلینی گُھٹنی ہی غار میں آئی تھی۔ باقی تمام لوگ باہر تھے۔ بگڑام آنکھیں بند کئے نہ جانے کس دنیا میں پہنچا ہوا تھا۔ زیلینی نے آخر کار اس سکوت کو توڑتے ہوئے بگڑام کو پکارا۔ مہاشکتی دان۔ کل عالم گرو۔ مہاراجا کالی چرن ملاقات کے لئے چرنوں میں آ گئے ہیں۔ ایک گڑگڑاہٹ کی آواز گونج گئی۔ جیسے کئی من وزنی پتھر ایک ساتھ کسی پہاڑ سے گرا دیئے گئے ہوں۔ راجا خوف سے کانپ گیا۔ بگڑام نے موٹی موٹی سرخ آنکھیں کھول کر دیکھا اور پھر زیلینی کو جھڑک دیا۔ نامراد گُھٹنی میں آکاش پر دیوتاؤں کی سبھا میں بیٹھا تھا۔ تو نے آواز دے کر مجھے بلا لیا۔ اگر تو میری شاگرد نہ ہوتی تو تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھیڑیوں کو کھلا دیتا۔ زیلینی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہاگرو داسی کی خطا معاف کر دیں۔ مہاراج کالی چرن مہاگرو کے چرن چھونے آئے ہیں۔ بگڑام نے کالی چرن کی طرف بے پروائی سے دیکھا اور کہا مہاراج ایک فقیر کی غار میں کیا لینے آئے ہیں۔

کالی چرن نے کہا۔ مہاگرو اُدھم پور ریاست کا راجا

میرا جانی دشمن ہے۔ وہ مجھ پر نت نئے وار کرتا رہتا ہے۔ میں آپ کی پناہ لینے آیا ہوں۔ سنا ہے وہ آپ کے پاس بھی آ چکا ہے۔ میں بینتی کرنے آیا ہوں کہ آپ اس کی بجائے میرا ساتھ دیں۔ کیونکہ میں سچائی کے راستے پر ہوں۔ میں جنگ کر کے لاکھوں آدمی مروانے نہیں چاہتا۔ مجھے امید ہے مہاگرو میرا ساتھ ضرور دیں گے۔ بگڑام نے بڑی مکاری سے مہاراج کی طرف دیکھا اور کہا پاپ کیا ہے۔ سچائی کسے کہتے ہیں۔ تم دنیادار اسے نہیں سمجھ سکتے۔ مایا کا لالچ ہمیں نہیں خرید سکتا۔ مایا تو ہمارے ہاتھوں کی میل کا نام ہے تم بھی دیکھ لو وشواش ہو جائے گا۔

بگڑام نے چند کنکر زمین سے اٹھائے۔ ان پر پھونکا تو وہ ہیرے بن گئے۔ کالی چرن حیران رہ گیا۔ بگڑام نے ہیرے اس کی طرف اچھال دیئے۔ جنہیں جلدی سے زیلینی نے اٹھا لیا۔ ہمیں تو پریم ہی سے خرید جا سکتا ہے۔ ہم نے امتحان لینے کے لئے اُدھم پور مہاراج سے آدھی سلطنت مانگی جو میرے پاس تمہیں کشٹ دلانے کے لئے آئے تھے مگر ان کی عقل میں یہ بات نہ آئی کہ جو شخص پتھروں کو ہیرا بنا سکتا ہے بھلا وہ آدھی سلطنت لے کر کیا کرے گا۔ یہ اس کا امتحان تھا جس میں وہ ناکام ہو گیا۔ اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انکار کر دیا۔ اب تم آئے ہو تو ان تمام پہاڑ کے پتھروں کو ہیرے بنا دوں اور بڑے بڑے پتھر سونے میں تبدیل کر دوں۔ اتنی دولت تو سات پشت بھی تم لوگ اکٹھی کر تو نہیں ہو سکتی تم بتاؤ کیا قیمت دے سکتے ہو میری۔

کالی چرن نے سر جھکا کے کہا۔ مہاگرو میرے سارے خزانے میں اتنے ہیرے نہیں۔ سات پشتوں کی دولت بھی اکٹھی کر دوں تو اتنا سونا تمہاری بھینٹ نہیں کر سکتا۔ بگڑام نے قہقہہ لگایا اور کہا۔ مہاراج ہم بہت ہی سستے داموں آپ کے ہاتھ بک جائیں گے۔ صرف ایک ہیرے کے بدلے جو آپ کے پاس ہے۔

کالی چرن نے حیرت سے کہا۔ ایسا کونسا قیمتی ہیرا میرے پاس ہے مہاگرو آپ حکم کریں۔ میں آپ کی بھینٹ کے لئے پیش کر دوں گا۔ تب بگڑام نے کہا۔ امتحان کے سمے آپ بھی وعدے پر قائم نہ رہیں گے۔ کالی چرن نے کہا۔ مہاگرو حکم تو کریں۔ کالی چرن نے عیاری سے زمینی کی طرف دیکھ اور کہا وہ ہیرا ہے تمہاری بیٹی یشودھا۔ ہمیں یہ ہیرا اپنا ہے۔ بتاؤ کیا تم اسے ہمیں دے دو گے۔

کالی چرن سر سے پاؤں تک پسینے میں ڈوب گیا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ لیکن مہاراج آپ تو دنیا تیاگ بیٹھے ہیں۔ بھلا راجکماری جیسی کومل کنیا آپ کے کس کام آ سکتی ہے۔

بگڑام نے حقارت سے کہا۔ یہ سوچنا تمہارا کام نہیں بتاؤ میں صرف تمہارا فیصلہ سننا چاہتا ہوں۔ تم راجکماری کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو میں تمہارے دشمن کو نشٹ کر دوں گا۔

کالی چرن نے دل کو تسلی دی کہ شاید یہ بھی امتحان ہے ورنہ مہاگرو کو بھلا کسی کنیا کی کیا ضرورت ہے اس کے ایک اشارے پر آکاش سے اپسرا آ سکتی ہے۔

بگڑام نے خاموش دیکھ کر کہا۔ تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کالی چرن نے اطمینان سے اپنا سر اٹھایا اور کہا۔ مہاراج مجھے منظور ہے۔

بگڑام کے موٹے موٹے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے کہا بتاؤ کب کنیا دان کرنے کے لئے تیار ہو۔

کالی چرن نے جواب دیا کم از کم ایک مہینے کی مہلت دیں۔

بگڑام نے خوشی سے کہا۔ ہمیں منظور ہے۔ اب آرام سے جاؤ اور بے خوف ہو کر اپنی رعایا پر حکومت کرو۔ تمہاری طرف کئے جانے والا وار ہم اپنے سینے پر روک لیں گے اس دوران میری شاگرد زمینی آپ سے ملتی رہے گی۔ مہاراج ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتے ہوئے زمینی کے ساتھ لوٹ گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری طرف جب اس کی اطلاع اُدھم پور کے مہاراج کو پہنچی تو وہ بے چین ہو گیا۔ اس نے اپنے دربار میں سارے سلطنت کے دانشوروں کو اکٹھا کیا اور مشورہ طلب کیا کہ بگڑام جادوگر کے مقابلے کے لئے اس سے بھی کسی بڑے جادوگر کی خدمات حاصل کی جائیں۔ آخر ایک بوڑھے مشیر نے اٹھ کر کہا۔ مہاراج اس کا توڑ تو صرف کالے پہاڑ کی چڑیل ہی کر سکتی ہے اُس کے پاس ایسا جادو بھی ہے کہ آج چاہے تو آسمان اور زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ وہ غصے کی نگاہ سے پہاڑوں کو دیکھ لے تو بڑے بڑے پتھر سر... میں تبدیل ہو جائیں۔ ایک جنگلی ہاتھی روزانہ اس کی خوراک ہے۔ پانی پینے کے لئے جھیل کو منہ لگا دے تو منٹ بھ... میں جھیل خشک ہو جائے۔ وہ چاہے تو ساری دنیا کو لپیٹ کر اپنے جھولے میں ڈال لے۔ اس کی بو سونگھ کر جنگل کے ببر شیر ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ سُنا ہے تمام دنیا کے سور... کی آنکھ میں اس چڑیل کا ہی بال ہے۔ اس کے سر پر شیش... ناگ کی مادہ انڈے دیتی اور بچے نکالتی ہے۔ وہ اگر ا... جسم بڑھانا شروع کر دے تو ساری دنیا کی زمین تنگ ... جائے۔ وہ اگر کھڑی ہو تو سر ساتوں آسمانوں کو چیر کر نکل جائے اور اگر سمٹنے پر آئے تو رائی کا دانہ بھی اس...

...بڑا معلوم ہو۔ مہاراجہ نے کہا۔ مشیر صاحب بس کرو۔ ...ر بھگوان کے لئے کسی صورت مجھے اس تک پہنچا دو۔ ...یر نے کہا۔ مجھے اس کام کے لئے ایک ہفتے کی مہلت ...ں۔ جسے مہاراج نے منظور کر لیا۔

۸

ناگ اور ماریا کو عنبر کی بے حد یاد ستا رہی تھی۔ وہ دونوں ...سے دُور اس مقام پہنچ گئے جہاں ایک جہاز ہندوستان ...روانہ ہونے والا تھا۔ ان کا دل گواہی دے رہا تھا۔ ...ضرور عنبر ہندوستان کے کسی علاقے میں ہے۔ لہذا وہ ...نوں بھی اسی جہاز میں سوار ہو گئے۔ جہاز رات کے ...روانہ ہوا۔ وہ دونوں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ ...بیٹھے جہاز پر شعبدہ بازوں کے کھیل دیکھنے میں مصروف ...گئے۔ جو خود بھی ہندوستان ہی جا رہے تھے۔ کئی ... جہاز ہندوستان کی طرف سفر کرتا رہا۔ لیکن اچانک ایک ...دن کے وقت ہوائیں تیز چلنا شروع ہو گئیں اور ...ہواؤں نے طوفان کی صورت اختیار کر لی۔ سمندر میں ...وست طوفان آگیا۔ جہاز کے کپتان اور عملے نے ...کو بچانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن جہاز سمندری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طوفان کا مقابلہ نہ کرتے ہوئے طوفان کی نذر ہوگیا اور خونی لہریں تنکوں کی طرح ہر چیز بہا کر لے گئیں۔ ناگ اور ماریا کو جب ہوش آیا تو وہ ساحلِ سمندر کے قریب ہی ایسے علاقے میں پڑے تھے جس کے تین طرف کالے پہاڑ تھے اور ایک طرف سمندر تھا۔ مجبوراً وہ ان ہی پہاڑوں کی طرف کسی آبادی کی تلاش میں روانہ ہوگئے

جادو کا شہر

ناگ اور ماریا ایک مقام پر پہنچے جسے چاروں طرف سے کالے پہاڑوں نے گھیر رکھا تھا درمیان میں ایک سرسبز میدان تھا۔ جس میں کثرت سے پھل لگے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے پھل مثلاً سیب، تربوز کے برابر، انگور کا دانا خربوزے کے برابر، کیلا ایک آدمی کے قد برابر غرض کے ہر پھل اپنی جسامت سے کئی گنا بڑا تھا۔ درمیان میں ایک شفاف پانی کی جھیل تھی جو بہت گہری تھی اور جس کا پانی نیلے رنگ کا نظر آتا تھا۔ یہاں خوشگوار قسم کی ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہتی تھیں۔ کئی قسموں کے رنگ برنگے پرندے اپنی میٹھی اور سریلی آوازوں میں گیت گاتے تھے اور اڑتے پھر رہے تھے۔ جھیل کے پانی سے مختلف رنگ کی مچھلیاں پانی میں آنکھ مچولی کھیلتی نظر آتیں تھیں۔ لیکن دور دور تک کسی انسان کا پتہ نہیں تھا۔ ناگ اور ماریا اس جنت اراضی کو دیکھ کر یہیں ستانے کے لئے ٹھہر گئے ناگ جھیل کے اس شفاف پانی کو دیکھ رہا تھا جو ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔ آخر اس نے ماریا سے کہا ماریا بہن میں ذرا نہا لوں اس پانی کو دیکھ کر میرا دل چاہنے لگا ہے۔ ناگ پانی میں اتر گیا۔ لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے حیرت ہوئی کہ جھیل کی مچھلیوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اجنبی بھاگ جاؤ یہ سب طلسمی ماحول ہے۔

دراصل یہاں آج سے سو سال پہلے ایک خوبصورت شہر تھا۔ جسے کالی پہاڑوں کی چڑیل نے اپنے جادو سے تمام انسانوں کو پرندوں، مچھلیوں اور پھلوں میں تبدیل کر کے قید کر دیا ہے دوسری طرف انگور کی بیل کے پاس جا کر جونہی ماریا نے انگور توڑنے چاہے گچھے کے ہر دانے میں ایک ایک خوبصورت لڑکی نمودار ہو گئی جیسے بوتلوں میں چھوٹی رنگین مچھلیاں بند ہوتی ہیں اسی طرح یہ خوبصورت لڑکیاں انگور کے دانوں میں تیرتی پھر رہی تھی ان میں سے ایک نے ماریا کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کیا تو کہا کہ تم کون ہو جو نظر نہیں آرہا لیکن ہمیں اس بیل سے توڑ لینا چاہتا ہے۔ تم جو کوئی بھی بھاگ جاؤ اس سے پہلے کہ کالے پہاڑوں کی چڑیل بیدار ہو جائے۔ اس طلسماتی زمین سے نکل جاؤ ورنہ تمہارا بھی انجام ہم جیسا ہوگا۔

ماریا حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے سیب کے کے ایک درخت سے سیب توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا جونہی ایک سیب کو اس نے توڑنے کے لئے زور لگایا تمام درخت کے سیبوں میں حسین و جمیل نوجوان لڑکے نمودار ہو گئے جو سیب میں قید تھے انہوں نے بھی یہی کہا ہمیں کون توڑنے کی کوشش کر رہا ہے تم جو کوئی بھی ہو ہمیں نظر نہیں آرہے یہاں سے بھاگ جاؤ یہ طلسمی ماحول ہے اور کالے پہاڑوں کی چڑیل کا کارنامہ ہے۔ کبھی ہم بھی آزاد خوش و خرم انسان تھے جو آج قیدیوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور بھولے بھٹکے مسافروں کو خطرے سے آگاہ کر دیتے ہیں یہ کہہ کر سب نوجوان پھر سیبوں میں غائب ہو گئے۔

ماریا نے سوچا اسے جلدی ہی ناگ کو بتا دینا چاہیئے لیکن اس سے پہلے وہ جھیل کی طرف جائے، چاروں طرف کے پہاڑوں میں زلزلہ آ گیا اور بڑے بڑے پتھر چوٹیوں سے زمین کی طرف ڈھلکنے لگے ان کی زد میں اگر کوئی تناور درخت بھی آجاتا تو تنکے کی طرح تنے سے ٹوٹ جاتا۔ آندھی زور زور سے چلنے لگی مگر ایک بھی سیب ٹوٹ کر زمین پہ نہ گرا۔ ماریا نے تیزی سے بھاگ کر ناگ کے پاس جانا چاہا لیکن زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے۔ فضا میں طاغوتی طاقتوں کے چیخ و پکار کی آوازیں گونجنے لگیں۔

دوسری طرف ناگ نے جو پانی میں غوطہ لگایا تو اسے حیرت ہوئی کہ پانی کی لہروں نے زنجیروں کی صورت اختیار کر لی اور وہ اس کے جسم سے لپٹ کر رہ گئیں ناگ نے اپنے آپ کو تبدیل کرنا چاہا لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا وہ کسی چھوٹی سی چیز میں تبدیل ہو کر زنجیروں سے نجات پانا چاہتا تھا مگر باوجود کوشش کے وہ ایسا نہ کر سکا اس کی ساری طاقتیں سلب ہو کر رہ گئیں وہ سمجھ گیا اسی طلسم کی طرف مچھلیوں نے اشارہ کیا تھا وہ سوچنے لگا نا جانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا کا کیا حال ہو گا کہیں اس کی طاقت تو سلب نہیں ہو گئی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ جھیل میں زور کا طوفان آیا اور لہروں نے اسے زنجیروں سمیت باہر پھینک دیا باہر کی حالت دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ یہاں بھی خیریت نہیں ہے۔

اس نے زور سے ماریا کو پکارا مگر آواز گلے ہی میں دب کر رہ گئی۔ یہی حالت ماریا کی تھی اس نے بھی چیخ کر ناگ کو اپنی مصیبت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی مگر آواز باوجود زور لگانے کے بھی گلے سے نہ نکل سکی اور وہ بے بسی سے آنے والے وقت کا انتظار کرنے لگی کیونکہ ان کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی ہزاروں سالوں سے یہ لوگ ان خطرات سے کھیلتے پھر رہے تھے۔ دوسری طرف ناگ نے دیکھا دو بہت بڑے بڑے پاؤں جو تقریباً پچاس پچاس گز ضرور لمبے ہوں گے اور جو آگے کی بجائے پیچھے کی طرف مڑے ہوئے تھے اس کی سمت بڑھ رہے تھے بلکہ جب پاؤں زمین پر پڑتا تو وزن کی وجہ سے گھٹنے تک زمین میں دھنس جاتا۔ ناگ نے پاؤں کے ساتھ ساتھ اوپر دیکھنے کی کوشش کی تو حیران رہ گیا کہ اس کی لمبائی اتنی لمبی تھی کہ سر آسمان کو چھو کر چلا گیا تھا جو نظر نہیں آ رہا تھا۔ دونوں پاؤں ناگ کے دونوں سمت آ کر رک گئے۔ ناگ ان دونوں پاؤں میں چیونٹی کی مانند معلوم ہو رہا تھا۔ پھر ایک پاؤں نے ٹھیک اس کے سر پر آ کر چھت کی طرح ڈھانپ دیا اور یہ چھت آہستہ آہستہ نیچے کی طرف آنے لگی۔

ناگ سمجھ گیا یہ بلا ضرور کوئی چڑیل ہے۔ کیونکہ مڑے ہوئے پاؤں سے اس نے اندازہ لگایا تھا۔ اور مجھے پاؤں کے نیچے کچلنا چاہتی ہے ایک دفعہ پھر اس نے کوشش کی کہ پرندہ بن کر اڑ جائے مگر ایسا ممکن نہ ہوا۔ چھت بالکل قریب آ رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی خوفناک ہنسی کی آواز جس سے ایک دفعہ پھر پہاڑوں سے چھوٹے بڑے پتھر گرنے لگے تھے ناگ رینگ کر تیزی سے اس چھت کے نیچے سے نکل گیا۔ مگر ایک ہاتھ ناگ کی طرف بڑھا اور اسے چیونٹی کی طرح اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر بٹھا لیا

دوسری طرف ماریا کا بھی یہی حال تھا اس قد و قامت کی بلا اس نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس نے ایک دفعہ پھر زور لگا کر بھاگنے کی کوشش کی مگر زمین نے اس کے پاؤں نہیں چھوڑے پھر اس نے محسوس کیا ایک بہت بڑا ہاتھ نیچے کی طرف آیا اور اس نے اسے ایک کیڑے کی طرح سے اٹھا کر اپنی بہت بڑی ہتھیلی پر بٹھا لیا۔

ماریا نے دیکھا ایک بڑے سے میدان میں ناگ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ غور کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایک بہت بڑے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑے ہوئے ہیں۔ ناگ نے ماریا کی بو محسوس کر لی تھی اور سمجھ گیا تھا کہ ماریا بھی اس کی طرح سے مصیبت کا شکار ہو چکی تھی۔ ناگ نے ہتھیلی سے اوپر مونہہ اور ہاتھ کو دیکھنے کی کوشش کی تو دیکھ کر حیران ہو گیا یہ دو مونہہ والی بلا تھی ایک مونہہ آگے اور دوسرا اس سے جڑا ہوا پیچھے تھا اس کی تین آنکھیں تھیں۔ تیسری آنکھ ماتھے پر تھی۔ اسی طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تین آنکھیں دوسری طرف تھیں۔ اس کے بڑے بڑے بالوں میں بچھو کیڑوں کی طرح رینگتے پھر رہے تھے۔ اس کے تین دانت اتنے لمبے تھے کہ سینے تک پہنچ رہے تھے۔ بالکل ہاتھی کے دانتوں کی طرح نوکیلے اور گول تھے۔ آنکھیں الوؤں کی طرح گول اور چمک دار تھیں۔ ماریا یہی کچھ دیکھ رہی تھی۔

تب اس کے بڑے سارے مونہہ کو جو غار کا دہانہ معلوم ہوتا تھا جنبش ہوئی اور اس نے کہا کہ تاریخ کے حقیر کیڑوں میری سلطنت میں آنے کی سزا موت ہے۔ لیکن مجھے علم ہے کہ تم لوگ کئی ہزار سال سے زندہ ہو اور زندہ رہو گے۔ مجھے ابھی جلدی ہے شہنشاہ طلسم ناگوار نے مجھے بلوایا ہے جو سمندروں کی تہہ میں کئی ہزار سال سے بیٹھا حکومت کر رہا ہے اس کی حکومت سات سمندروں پر ہے۔ فی الحال میرے پیٹ میں قیدی بن کر رہو فیصلہ بعد میں ہوگا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے اس نے اپنا غار نما منہ کھولا اور زور سے اندر سانس کھینچا۔ ماریا اور ناگ کو محسوس ہوا کہ تیز آندھی انہیں اڑا کر کسی غار میں لے گئی۔ اس پیٹ میں غار کی طرح وسعت تھی کافی لمبائی اور چوڑائی تھی۔ لیکن اندھیرا تھا جب کبھی یہ چڑیل سانس لینے کے لئے منہ کھولتی تو روشنی کی کرن اندر بھی آجاتی اب دونوں کی قوت گویائی واپس آچکی تھی ناگ نے ہی پہل کی اور ماریا کو پاکر کہا ماریا بہن کیا حال ہے ماریا نے کہا بھائی ناگ برے پھنسے

عنبر شہر میں ایک ہوٹل کے قریب کھڑا ناگ اور ماریا کے متعلق ہی سوچ رہا تھا کہ قریب کی دکان پر دو آدمیوں کی باتیں سن کر کان ادھر لگا دیئے جو مہاراج کالی چرن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ مہاراج اچھے ہوگئے ہیں مگر اب ایک اور مصیبت ان پر آن پڑی ہے کہ انہوں نے یشودھا کی شادی کا فیصلہ کسی پہاڑوں میں رہنے والے جادوگر سے کردیا ہے جس پر سارے درباری، مہارانی، راجکماری یشودھا سب پریشان ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ تم نے اور کچھ بھی سنا مہاراج نے یہ سودا اپنے دشمن ادھم پور کے مہاراج کی دشمنی سے بچنے کے لئے کیا ہے اب تازہ خبر آئی ہے کہ ادھم پور کا مہاراج کالی پہاڑوں کی چڑیل سے مدد لینے کے لئے جانے والا ہے۔ کیونکہ جادوگر گرگام نے راجکماری یشودھا کے لالچ میں اس کا ساتھ دینے سے انکار کردیا ہے اور مہاراج کالی چرن کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

عنبر نے سوچا چلو پہلے چل کر کالے پہاڑوں کی چڑیل ہی سے نپٹ لیں۔ ناگ اور ماریا تو ہمیشہ کی طرح مل ہی جائیں گے نا جانے اسے یہ بات پسند کیوں نہ تھی کہ گلاب کے پھول کی طرح خوبصورت یشودھا بدلے کی آگ میں جھونک کر کسی بدصورت جادوگر سے بیاہ دی جائے۔

عنبر نے ایک بہت بوڑھے پھل فروش سے پوچھا جو پھلوں کی ٹوکری سامنے رکھے پھل بیچ رہا تھا کہ بابا کالے پہاڑ کدھر ہیں۔ پھل فروش اس طرح اچھل پڑا جیسے اسے کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔ پھر اس نے عنبر کو ہمدردی اور رحم کے جذبات کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ نوجوان اپنی جوانی پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترس کھاؤ۔ بیٹا کسی دشمن نے تمہیں اس راہ پر لگا دیا ہے یا کوئی دور دراز سے آئے ہوئے پردیسی ہو جو یہ نہیں جانتے کالا پہاڑ ایک بڑی خوفناک چڑیل کا مسکن ہے کوئی زندگی سے اکتایا ہوا انسان ہی ادھر کا رخ کرتا ہے کیا تمہیں اپنی جوانی پر ترس نہیں آتا بیٹا یہ کہہ کر بوڑھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

عنبر کو اس بزرگ پر رحم آگیا جو جھکی ہوئی کمر کمزور بینائی کے باوجود محنت مزدوری کر کے روزی کما رہا تھا یا شائد اس بیچارے کا کوئی بیٹا نہیں تھا جو اس بڑھاپے میں اس کے کام آتا۔ عنبر نے کہا محترم بزرگ آپ رونے کیوں لگے۔

بوڑھے نے اپنے میلے کرتے کے دامن سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا بیٹا تیری ہی عمر کا میرا ایک بیٹا تھا۔ اس کے سر پر بھی یہی بھوت ہی سوار تھا کہ کالے پہاڑوں کا راز معلوم کرے۔ میں نے اسے بہت سمجھایا۔ اس کی ماں نے اپنے بڑھاپے کا واسطہ دیا لیکن وہ بضد تھا کہ غربت اور افلاس صرف مزدوری کر کے دور نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنی آنے والی نسلوں کو امیر دیکھنا چاہتا ہے۔ کسی دشمن نے اسے بتایا تھا کہ کالے پہاڑوں میں سونے کی کان ہے۔ اس کے سر میں یہ سودا سمایا ہوا تھا کہ وہ سونا لے کر آئے گا اور ایک امیر اور دولت مند آدمی کی طرح زندگی بسر کرے گا۔

میں نے بہت سمجھایا بیٹا لالچ بری بلا ہے۔ خدا جس حال میں رکھے

اس کا شکر ادا کرو محنت اور مزدوری سے کمائی ہوئی دولت ہی رزق حلال کہلاتی ہے۔ اگر ہم غریب ہیں تو ضرور اس میں کوئی اللہ تعالٰے کی مصلحت ہو گی لیکن وہ نہ مانا۔ بابا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے جس سے عنبر کا دل پسیج گیا تھا پھر عنبر نے پوچھا پھر کیا ہوا بابا۔ پھر کیا ہونا تھا بیٹا شائد خدا کو یہی منظور تھا کہ میں اپنی بوڑھی ایڑیاں رگڑتا پھروں ایک رات ہمیں بتائے بغیر ہی میرا بیٹا کالے پہاڑوں کی طرف چلا گیا اور ان جادوئی پہاڑوں نے اسے نگل لیا ایک سال ہو گیا ہے وہ لوٹ کر نہیں آیا۔ بوڑھا پھر رونے لگا۔

عنبر نے تسلی دیتے ہوئے کہا بابا تمہارے بیٹے کا کیا نام تھا۔ امجد تھا بیٹے۔ عنبر نے اس نام کو دہرایا اور بابا کو تسلی دیتے ہوئے کہا بابا آپ گھبرائیں نہیں اگر خدا کو منظور ہوا تو ایک دن آپ کا بیٹا ضرور آپ سے آن ملے گا۔ میں اسے لاؤں گا۔ عنبر نے جیب سے چند سونے کے سکے بابا کو دیتے ہوئے کہا ان سے اپنے کاروبار کو وسعت دو تاکہ آرام سے زندگی بسر ہو۔ ہاں تم نے امجد کی ماں کے متعلق نہیں بتایا۔ بوڑھے نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا وہ دن رات بیٹے کی جدائی میں رو رو کر اندھی ہو گئی۔ اور آخر ایک روز اس نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ بیٹا مرتے وقت بھی اس نے یہی ہدایت کی تھی میرا منہ دروازے کی طرف کر دو شاید میرا لعل لوٹ آئے۔ لیکن وہ بدنصیب یہ حسرت لے کر دنیا سے رخصت ہو گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر کے دل پر ٹھیس سی اٹھی اس کے اندر ایک طوفان سا اٹھا۔ اور اس نے قسم کھائی وہ کالے پہاڑوں کی چڑیل سے ایک خوفناک انتقام لے گا۔ اس نے بوڑھے کو مزید دکھ دینا مناسب نہ سمجھا اور اسے خدا حافظ کہہ کر چل دیا ایک ویران سی جگہ آکر اس نے زلالہ دیوی کا موتی منہ میں ڈال لیا اور اڑنے کا ارادہ کیا اور اس کے پاؤں خود بخود زمین سے اٹھ گئے۔ وہ بہت بلندی پر پرواز کرنے لگا دراصل اس کا مقصد تھا کہ بلندی پر جاکر اسے خود بخود کالا پہاڑ نظر آنے لگے گا کوئی ایک گھنٹہ تک وہ بلندی پر اڑتا رہا آخر مغرب کی جانب دور اسے کالا پہاڑ نظر آیا۔ اس نے اپنا رخ اس طرف موڑ لیا اور تیزی سے اڑتا ہوا اسی سمت روانہ ہوگیا۔

ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد ادھم پور کے مہاراج نے بوڑھے مشیر کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس نے کالے پہاڑی کی چڑیل سے ملاقات کا کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں۔ بوڑھے مشیر نے کہا مہاراج کالے پہاڑوں کی چڑیل کالی ماتا کی سیوک ہے یہاں سے پچھم کی طرف سنگلاخ اور سرخ پہاڑ ہیں جن کا فاصلہ کوئی سو کوس ہے۔ ہماری ریاست سے ان پہاڑوں میں کئی غاریں ہیں۔ اس پہاڑ کی سب سے بلند چوٹی پر ایک بہت بڑا غار ہے جس کے اندر کالی ماتا کا مندر ہے۔ سنا ہے کئی ہزار سال پہلے سب دیوتاؤں نے مل کر اس مندر کو اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اور اس مندر کی تعمیر میں کئی دیو بھی شامل تھے جو ہزاروں من وزنی بڑے بڑے پتھر ان پہاڑوں سے کاٹ کر چوٹی پر لے جاتے تھے اس مندر کا راز بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ کس جگہ پر ہے۔ کیونکہ اب بھی دیوتا لوگ یہاں پر ماتا کے چرن چھونے آتے ہیں۔ میرے دادا نے اپنے دادا سے سنا تھا اور پھر میرے دادا نے ایک منت ماننے کیلئے وہاں کا سفر کیا تھا اب بھی ہرن کی کھال پر بنا ہوا وہ نقشہ ہمارے خاندان کے پاس موجود ہے جو نسل در نسل ورثے میں چلا آرہا ہے۔ یہ ایک بہت ہی کٹھن مرحلہ ہے کالی ماتا کی بھینٹ کے لئے ہمیں ایک ایسے بچے کو تلاش کرنا ہے جو پورنماشی کی رات پیدا ہوا ہو اور اس کے گال پر چاند گرہن کا سیاہ پیدائشی نشان ہو اس کی عمر پانچ سے زیادہ نہ ہو۔

راجا نے پریشان ہوکر کہا میں جتنا جلدی چاہتا ہوں اتنی ہی دیر ہو رہی ہے۔ بگرم جادوگر سے گٹھ جوڑ کے بعد راجا کالی چرن کسی وقت بھی ہم پر وار کر سکتا ہے۔ آج ہی ریاست کے اندر اور ریاست کے باہر اپنے جاسوس روانہ کردو جو ایسے بچے کو حاصل کر کے لائیں مشیر صاحب یہ کام آپ اپنے ذمہ داری پر کروائیں جتنی دولت کی ضرورت ہو میں خزانچی سے کہہ دیتا ہوں آپ خود اس سے وصول کرلیں۔ دولت کی پرواہ نہ کریں یہ کام جلدی سے ہونا چاہیئے۔

بوڑھا مشیر چلا گیا تو مہارانی کلاوتی مہاراج کے پاس آئی اور اسے سمجھانے لگی یہ راج ہٹ چھوڑ دو دشمنی بزرگوں کے درمیان تھی انہی کے ساتھ چتا کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگ میں جل گئی تم نے پہلے بھی راجا کالی چرن کو کافی کشٹ پہنچایا تھا لیکن اس نیک دل نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اب بھی وقت ہے دوستی کا ہاتھ اس کی طرف بڑھاؤ، دشمنی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا بدلہ لینے والے سے معاف کر دینے والا بہت بڑا ہوتا وقت گزر گیا تو ہاتھ ملتے ہی رہ جاؤ گے۔ اپنی رعایا کی بھلائی اور اپنے غریب لوگوں کے لئے جو رقم خرچ کرنی چاہیئے اسے بدلہ لینے اور دوسرے کو تباہ و برباد کرنے پر مت خرچ کیجئے۔

لیکن راجا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہاری نصیحت کی ضرورت نہیں میرے پتا کی آتما آج بھی جلی ہوئی راکھ میں انتقام انتقام پکار رہی ہے۔ اس آگ میں میرا سب کچھ جل کر راکھ تو ہو سکتا ہے مگر کالی چرن کو تباہ کئے بغیر یہ آگ ٹھنڈی نہیں ہو سکتی تم یہاں سے دفع ہو جاؤ میں تمہاری صورت نہیں دیکھنی چاہتا۔ مہارانی دل ہی دل میں ڈرتی ہوئی چلی گئی کہ برائی کا انجام آخر برا ہی ہوتا ہے۔

دوسری طرف راجا کالی چرن کے اصرار پر گرگوم جادوگر اس کے محل ہی میں چلا آیا تھا ایک ہفتہ گزر چکا تھا یشودھا، رانی اور درباریوں کی مخالفت کے باوجود راجا نے اس کی شرط منظور کرلی تھی اور آج ہی گرگوم نے مہاراجا سے کہا تھا کہ وہ مہاراجا ادھم پور کو کشٹ دینے کے لئے جاپ کرے گا اور کل ہی اس کے شریر پر اسی قسم کے چھالے پھوٹ نکلیں گے جیسے اس کی وجہ سے مہاراجا کالی چرن اس بیماری کا شکار ہو چکا تھا

اس بات کے لئے کئی جاسوس ادھم پور روانہ کر دیئے گئے تھے جو آکر اطلاع دیں گے کہ اس کشٹ کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

اسی رات گرگوم مہاراج ادھم پور سے بدلہ لینے کے لئے جاپ کر رہا تھا دوسری طرف راجکماری یشودھا شیوجی کے چرنوں میں سر رکھے دیوتا کے چرن اپنے آنسوؤں سے دھو رہی تھی کہ مجھے اس منحوس اور بدشکل جادوگر سے نجات دلاؤ۔

کالے پہاڑوں کی چڑیل اپنی غار میں پڑی خراٹے لے رہی تھی۔ اس کے پیٹ کے اندر ماریا اور ناگ یہ محسوس کر رہے تھے کہ وہ سو رہی ہے اب انہوں نے اس کے مونہہ کا رخ کیا جہاں سے انہیں روشنی آتی دکھائی دے رہی تھی۔ دونوں آہستہ آہستہ اوپر منہ کی طرف چلے آ رہے تھے۔ چڑیل کا پیٹ کیا تھا اچھا خاصا عجائب گھر تھا۔ اس میں مختلف قسم کے جانور اور پرندے اس طرح بند تھے جیسے انہیں کسی کوٹھڑی میں بند کر رکھا ہو۔

چڑیل بہت سے جانور ضرورت کے تحت نگل کر جمع کر لیا کرتی تھی اور پھر وقت ضرورت انہیں اگل کر باہر نکالتی ان کا خون پیتی اور گوشت کھا جاتی۔ اس کے پیٹ میں خاص طور پر ایک حصہ ایسا تھا جو جیل خانے کا کام دیتا تھا اس جگہ اس کی انتڑیاں، دل، پھیپھڑے وغیرہ کچھ نہ تھے صرف ایک کوٹھڑی نما بڑا سا جیل خانہ ضرور تھا۔ بالآخر دونوں یہ سفر طے کر کے اس دروازے تک پہنچنے کے قابل ہو گئے جو کبھی بند اور کبھی کھل رہا تھا قریب جا کر انہیں احساس ہوا کہ باہر کوئی زبردست آندھی چل رہی ہو یا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر بہت بڑے چکی کے پاٹ ایک دوسرے سے رگڑ کھا کر آواز پیدا کر رہے ہو۔ بہرصورت خدا خدا کر کے یہ سفر ختم ہوا اور دونوں اس دروازے کے پاس پہنچ گئے جونہی یہ دروازہ کھلا دونوں نے باہر چھلانگ لگا دی لیکن تیز آندھی کے زور سے دور جا گرے اب انہیں معلوم ہوا کہ یہ آندھی نہیں چڑیل کے خراٹوں کی آواز تھی انہوں نے تاریخ کے کسی بھی دور میں اس قدر ڈراؤنی اور ظالم چڑیل نہیں دیکھی تھی۔ غار میں چاروں طرف نوزائیدہ بچوں کی کھوپڑیاں اور پنجر پڑے تھے۔ جگہ جگہ خون کے بڑے بڑے دھبے اور چھینٹیں پڑی ہوئی تھی۔

ایک کونے میں جنگلی بھینسے کا آدھا کھایا ہوا جسم پڑا تھا اور چاروں طرف خون کا چھپڑ سا لگا تھا۔ ہر طرف کچے گوشت اور خون کی بدبو پھیلی ہوئی تھی جس میں سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ وہ باہر جانے کا راستہ تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن بے سود کیونکہ راستے کو ایک بہت بڑے پتھر کے ساتھ بند کیا ہوا تھا۔ اگر ناگ اور ماریا اپنی طاقت نہ کھو چکے ہوتے تو ضرور اس پتھر کو ہٹانے کی کوشش کرتے لیکن وہ عام انسانوں کی طرح سے اسے ہلا بھی نہیں سکتے تھے۔

عنبر کالے پہاڑوں میں

عنبر اب کالے پہاڑوں کے اوپر اڑتا پھر رہا تھا اس نے نیچے دیکھا ان پہاڑوں کے درمیان ایک میدان نظر آیا جو درختوں سے بھرا ہوا تھا اور درمیان میں ایک جھیل جو اوپر سے انگوٹھی میں جڑے ہوئے نگینے کی مانند نظر آ رہی تھی جس میں کوئی شفاف اور بے داغ ہیرا اجڑا ہوا ہو۔ کیونکہ سورج کی شعاعوں سے پانی بالکل ہیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ اس گلزار کو دیکھ کر عنبر نے یہیں اترنے کا فیصلہ کیا اور وہ آہستہ آہستہ بلندیوں سے زمین پر آنے لگا۔ وہ جوں جوں قریب آتا جا رہا تھا اسے پھلوں سے لدے باغات نظر آ رہے تھے اور پھر جب اس کے پاؤں زمین سے لگے تو پھلوں کو دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جو اپنی جسامت کے اعتبار سے بہت بڑے تھے اس نے بڑھ کر ایک درخت سے ایک سیب توڑنا چاہا تو اس میں سے ایک حسین اور نوجوان لڑکے کو جھانکتے ہوئے پایا جو کہہ رہا تھا یہاں سے بھاگ جاؤ یہ طلسمی دنیا ہے ورنہ تم بھی ساری زندگی قیدی بن کر رہ جاؤ گے یا کالے پہاڑوں کی چڑیل کی خوراک بن جاؤ گے۔

عنبر کو اب معلوم ہو چکا تھا کہ وہ صحیح مقام تک آ پہنچا ہے یہ مقام بلاشبہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالے پہاڑوں کی چڑیل کا مسکن ہے اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی اس سبزہ زار کے قطع زمین کے چاروں طرف کالے اور بلند پہاڑ تھے جن کی وادیوں میں چمن کھلا ہوا تھا خلاف فطرت معلوم ہو رہا تھا۔ ایسے پتھریلے اور سنگلاخ پہاڑوں کی وادی میں سبزہ ضرور کسی جادوگر کا ہی کارنامہ معلوم ہوتا تھا۔ اس نے ایک دفعہ پھر ان بلند پہاڑوں کی طرف نگاہ کی اپنے آپ کو اس چڑیل سے ٹکرانے کے لئے تیار کیا اور اسی سمت روانہ ہو گیا۔

O

راجکماری یشودھا کی اچانک بیماری کی وجہ سے کالی چرن نے بگڑم سے تھوڑی اور مہلت مانگ لی جسے بگڑم نے باخوشی قبول کر لیا۔ کالی چرن اب تک اس شادی کو امتحان سمجھ رہا تھا لیکن جب بگڑم کے مطالبے نے شدت اختیار کی تو اسے بڑا دکھ ہوا کہ یہ امتحان نہیں حقیقت ہے اب تک راجکماری مہارانی اور درباریوں کی مخالفت پر وہ مطمئن تھا کہ بگڑم میرا امتحان لے رہا ہے اور بالآخر وہ کہہ دے گا کالی چرن تم امتحان میں پورے اترے ہو۔ تمہارے دشمن کو سزا دے کر میں پھر اپنے پہاڑی غار میں واپس جا رہا ہوں کیونکہ میں دنیا کو چھوڑ چکا ہوں لیکن اس کی امیدوں پر پانی پھر گیا تھا اب اسے محسوس ہو رہا تھا وہ انہی کے جال میں جیسے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بگڑم کی مرضی سے تیار کیا گیا تھا پھنس کر رہ گیا ہے۔ ایک طرف اس کی پھول سی بچی تھی۔ دوسری طرف ایک بدشکل اور قابل نفرت جادوگر وہ اپنی غلطی پر پچھتا رہا تھا۔

یشودھا دن رات رو رو کر بیمار ہو گئی تھی دوسری طرف بگڑم اپنے مطالبے سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں تھا یہ گتھی جتنی وہ سلجھانے کی کوشش کر رہا تھا اتنی ہی الجھتی جا رہی ہے۔ اس نے زینی کو طلب کیا اور خزانے کا منہ کھول کر کہا جتنی دولت چاہے لے لو مگر اس مصیبت سے چھٹکارا دلادو۔ زینی نے کہا مہاراج دولت کی ضرورت تو صرف مجھ جیسی عورت کو ہو سکتی ہے بگڑم کے لئے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ وعدہ خلافی ہے تم نے اسی شرط پر اس کی امداد حاصل کی تھی وہ تمہیں دشمن سے محفوظ رکھے اور اسے ویسی ہی بیماری میں مبتلا کر دے جس سے تم گزر چکے ہو۔ تمہارے جاسوس یہ اطلاع لے کر آ چکے ہیں کہ ادھم پور کا مہاراجہ جسمانی کوڑھ میں مبتلا ہو چکا ہے آپ اپنی بیٹی کو سمجھائیں کہ وہ باپ کے وعدہ کی لاج رکھ لے۔

زینی کو روانہ کرنے کے بعد کالی چرن ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ یشودھا کے کمرے میں گیا جو اپنی چھپر کھٹ پر بے ہوش پڑی تھی اور اس کی ماں پاس بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ شاہی وید بیٹھا تسلی دے رہا تھا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو دوائی میں نے دی ہے اس سے راجکماری کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آ جائے گا۔ بخار بھی اتر جائے گا۔ لیکن اس صدمے سے راجکماری کا دماغ بری طرح متاثر ہوا ہے اس کے نتائج ان کے ہوش میں آنے کے بعد ہی معلوم ہو سکیں گے۔

کالی چرن نے رو دینے والے انداز میں کہا ایسا نہ کہو حکیم صاحب آپ بہت تجربہ کار اور سمجھ دار ہیں بھگوان کے لئے کوئی ایسی دوائی راجکماری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو دیں جس سے اس کا دکھ چلا جائے ۔ راجکماری نے آہستہ آہستہ کراہنا
شروع کر دیا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ اس نے دھیرے دھیرے
آنکھیں کھول کر اپنے گرد کھڑے ہوئے ماں اور باپ کو دیکھا اور دو موٹے
موٹے آنسو اس کے گالوں پر بہہ نکلے ۔

کالی چرن نے کہا بیٹی ہماری تاریخ بھری پڑی ہے کہ باپ کی بات
کا پاس اور اس کی عزت رکھنے کے لئے اولاد نے بڑی بڑی قربانیاں
دی ہیں ۔ کیا بھگوان رام چندر جی نے اپنے باپ کے وعدے کی لاج رکھنے
کے لئے بارہ سال بن باس نہیں کاٹا ۔ وہ بھی تو راجا کی اولاد تھے اور نازو نعم
سے پلے ہوئے تھے ۔ ریشمی گدوں پر سونے والے رام لچھمن اور سیتا بارہ
سال تک پتھریلی زمین پر سوتے رہے ۔ قسم قسم کے کھانے جن کے دسترخوان
پر رہے ہوں انہوں نے باپ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو نبھانے
کے لئے پھل اور پتوں کو کھا کر گذارہ کیا اگر مجھ سے بھول ہو گئی ہے تو اسے
سر دربار رسوا کرنے کی بجائے بہتر ہے اپنے ہاتھوں میری زندگی کا خاتمہ کر دیں

راجکماری بیماری اور کمزوری کے باوجود اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس نے باپ
کے قدموں کو چھو کر کہا ایسا نہ کہیں پتا جی ۔ ماں باپ کے قدموں میں تو
سورگ یعنی جنت ہوتی ہے ۔ میں اپنی جان دے کر بھی آپ کے وعدے
کا پالن کروں گی آپ بیٹی کو جس نرگ میں چاہیں ڈال دیں ۔

کالی چرن نے دکھی انداز میں کہا بیٹی ہم مجبور رہیں ہم سے بھول ہوئی ہم نے
انتقام کی آگ میں اندھے ہو کر بزرگوں کے اصول کو بھی بھلا دیا کر بدلہ لینے

والے سے معاف کر دینے والا بڑا ہوتا ہے ۔ ہم نے انسان ہوتے ہوئے
دوسرے انسان کو تکلیف پہنچانی چاہی ۔ شائد اسی بات کی یہ سزا ہمیں مل
رہی ہے ۔ وقتی طور پر بدلہ لینے کا بھوت ضرور ہمارے سر پر سوار ہو گیا تھا
مگر جب ہمارے جاسوسوں نے اطلاع دی ہے کہ ادھم پور مہاراج جسمانی
کوڑھ میں مبتلا ہو گئے ہیں ہمیں خوشی کی بجائے دکھ ہوا ہے ۔ ہمیں اپنی تکلیف
یاد آ گئی ہے ۔ ہم نے یہ بھی نہ سوچا کہ اچھے اور برے میں کیا فرق ہوتا
ہے ۔ ظالم اور مظلوم کا فرق مٹا کر ہم نے خود اپنے آپ کو ظالموں میں شمار
کر لیا ہے ۔ بھگوان مجھے معاف کرے مگر اس غلطی کی سزا ہم سب کو بھگتنی ہے
شادی سے انکار کر دیا تو یہ ظالم جادوگر ہمیں تباہ و برباد کر دے گا ۔

راجکماری نے کہا پتا جی کوئی بیٹی بھی اپنے ماں باپ کو تباہ ہوتے نہیں
دیکھ سکتی میرا جیون بلیدان دے کر اگر آپ کی حکومت آپ کی خوشیاں
قائم رہتی ہیں تو اس زندہ لاش کو جس سے چاہیں بیاہ دیں یہ کہہ کر راجکماری
کو ایک دفعہ پھر غش آ گیا ۔

کالی چرن مہارانی اور وید سب پریشان ہو گئے ۔ ماں نے اپنا سینہ پیٹ
لیا ۔ مہاراج نے اپنا گریبان نوچ لیا ۔ وید نے نبض دیکھی آنکھیں دیکھیں اور
کہا گھبرائیں نہیں مہاراج چراغ کی لو کم ضرور ہو گئی ہے مگر تیل ابھی ختم نہیں
ہوا جب تک جان میں جان ہے میں خدمت کرتا رہوں گا مگر ان کے
دکھ کا علاج صرف یہی ہے کہ کسی صورت یہ شادی روک دی جائے ورنہ
ہو سکتا ہے راجا کو اپنی بیٹی کی ڈولی اٹھانے کی بجائے اس کی ارتھی اٹھانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑ جائے۔

کالی چرن چیخ پڑا بھگوان کے لئے ایسا نہ کہیں وید جی آپ کے بزرگوں کے پاس تو ایسی ایسی دوائیں تھیں جو سمندر کے پانی میں ڈال دیں تو سمندر جم کر برف ہو جائے۔ وید نے سر جھکا کر کہا دوائیں اب بھی وہی ہیں مہاراج وہ انسان ہی نہیں رہے۔ وہ لعب ولالچ سے بہت دور ہر ایک سے نیکی اور بھلائی کرنے والے انسانیت سے پیار کرنے والے دکھیوں کی دادرسی اور مصیبت میں ہر ایک کے کام آنے والے نیک لوگ ہیں ہم کیا ہیں اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھ لینا چاہیئے جب سے انسان کی نیت میں فتور آگیا ہے جب سے محبت نے دشمنی کا روپ دھار لیا ہے۔ جب سے انسان نے اپنی ہوس کو پھیلا کر ساری دنیا پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ دوائیوں کا اثر بھی ختم ہو گیا۔ جب انسان بھگوان کا حکم نہیں مانتا تو دنیا کی ہر شے نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ انسان جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے یہ سب ہمارے اعمالوں کا پھل ہے۔

کالی چرن نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں وید جی ہم نے کانٹے بوئے تھے پھر پھول کہاں سے اگ آتے۔ ٹھیک ہے آپ علاج جاری رکھیں جو بھگوان کی مرضی ہو گی وہی ہو گا۔

دوسری طرف ادھم پور کا مہاراج اپنے پلنگ پر پڑا تھا اس کے جسم پر کوڑھ پھوٹ نکلا تھا تمام ریاست کے حکیم، وید، رشی منی موجود تھے لیکن علاج

سے فائدے کے بجائے نقصان ہی ہو رہا تھا بیماری اور بڑھتی جا رہی ہے چھالے بنتے اور پھوٹ جاتے مہاراج بڑی ہی تکلیف میں مبتلا تھا۔ اس نے اسی وقت مشیر خاص کو طلب کیا اور پوچھا مشیر صاحب بتائیں کوئی کام بنا۔

مشیر نے کہا مبارک ہو مہاراج ہمارے آدمیوں نے ایک ایسے بچے کا پتہ لگا لیا ہے جو پورنماشی میں پیدا ہوا ہے اور اس کے گال پر چاند گرہن کا نشان موجود ہے۔ پھر دیر کس بات کی ہے راجا نے بے کل ہو کر کہا مشیر نے کہا وہ اپنے ماں باپ کا اکیلا ہی بیٹا ہے جسے بڑی منتوں مرادوں سے اس کے ماں باپ نے بھگوان سے لیا ہے ڈر ہے اگر اس کی ماں کی گود سے بچہ لے لیا تو وہ پاگل ہو جائے گی مر جائے گی۔ کیونکہ ماں باپ دونوں کو اس سے بے انتہا پیار ہے۔

راجا نے غصے سے کہا کیا کہتے ہو خواہ سارے جہاں کے انسان مر جائیں میری جان بچنی چاہیئے ابھی جا کر بچہ اٹھا لاؤ اور قربانی کی تیاری کرو۔ مشیر اور تمام لوگ وہاں سے رخصت ہوئے کیونکہ مہارانی نے ملاقات کے لئے اجازت مانگی تھی۔

مہارانی نے آ کر پھر مہاراج کو سمجھایا کہ اپنے کرموں کا پھل آپ کو مل رہا ہے آپ نے دوسروں کا برا کیا ہے آج آپ خود اسی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں ایک جان کے بدلے کئی جانیں قربان کر دینا کہاں کا انصاف ہے۔ آپ دوسروں کے ساتھ انصاف کریں۔ رحم کریں۔ شاید بھگوان کو آپ پر رحم آجائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راجا نے اسی وقت تالی بجائی پہریدار اندر آئے تو راجا نے حکم دیا۔ رانی کو گرفتار کر لو اور اسے کسی آشرم میں چھوڑ دو جہاں یہ نیکی بھلائی اور شرافت کا سبق پڑھا کرے اس میں رانی بننے کی بجائے دیو داسی بننے والی تمام خوبیاں موجود تھیں اسے اپنے پتی کی تکلیف کا احساس نہیں انسانیت کے دکھ اور درد کا احساس زیادہ ہے لے جاؤ اور اسے بھیک منگوں، یتیموں اور مفلس لوگوں کے کسی آشرم میں چھوڑ آؤ۔ رانی نے بڑے صبر سے اپنی سزا سنی پھر خاوند کے پاؤں چھوئے اور جاتے ہوئے کہا یاد رکھیں ایک روز آپ کو ضرور ان باتوں کا احساس ہوگا میرے نصیبوں میں جو ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔ اور پہرے داروں کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔

پانچ سال کا بچہ جس کا باپ ایک بڑھائی تھا۔ ماں باپ کی آنکھ کا تارا تھا۔ دونوں ماں باپ اسے ایک منٹ کے لئے بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتے لاڈ اور پیار نے تارا کو ضدی بنا دیا تھا وہ بات بات پر ضد کرتا اور ماں باپ اس کی ضد پوری کرنے کے لئے اپنے آپ کو بیچ دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتے تھے رات کا وقت تھا اور آج چاند آسمان پر پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا آج چودھویں رات تھی۔ تارا ماں کی گود میں بیٹھا تھا ماں نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا وہ دیکھو بیٹا چاند کتنا سندر ہے۔

بچے نے چاند کی طرف دیکھا اور کہا ماں بہت سندر ہے۔

ماں نے کہا تم سے زیادہ سندر تو نہیں آکاش والا چاند آخر میرے چاند کو دیکھ کر تو شرما جائے۔

بچے نے معصومیت سے کہا ماں مجھے چاند لے دو نا۔

اب ماں بہت گھبرائی کہ چاند کہاں سے لے کر دے۔ ماں نے بچے کو بہلانا چاہا بچہ ضد کر بیٹھا کہ وہ چاند لے گا۔ ماں نے بہت سارے کھلونے لا کر کھیلنے کو دیئے مگر بچہ ضد کرنے لگا وہ چاند ہی لے گا اور رو رو کے آسمان سر پر اٹھانے لگا۔

باپ نے جو رونے کی آواز سنی تو بیوی کو ڈانٹا کیوں تارا کو رلا رہی ہے ماں نے رو دینے والے انداز میں کہا کہ تارا ضد کر بیٹھا ہے کہ چاند لوں گا۔ اب تو باپ بھی بڑا پریشان ہوا کہ وہ چاند کہاں سے لا کر دیں۔ اس نے بھی بیٹے کو بہلانے کی کوشش کی مگر بیٹا ضد کر بیٹھا تھا اور ماں باپ کی جان پر بن گئی تھی۔ آخر باپ کو ایک ترکیب سوجھ گئی اسے یاد آیا اس نے کسی امیر آدمی کی بیوی کے لئے لکڑی کا ایک سنگھار بکس بنایا ہے جس کے ڈھکنے پر شیشہ لگا ہے وہ جلدی سے دکان کی طرف بکس لینے کے لئے چلا گیا اور ماں روتے ہوئے بچے کو بہلانے کی کوشش کرنے لگی اور کہنے لگی تیرے پتا بازار گئے ہیں چاند کو خرید کر تیرے لئے لائیں گے پھر میرا منا چاند سے کھیلے گا۔ بچہ چپ کر گیا۔

اتنے میں راجا کے آدمی جو چھپے ہوئے تھے گھر کے صحن میں کود گئے جہاں ماں بیٹے کو لئے کھڑی تھی اور بچہ ماں کی گود سے نوچ کر الگ کر دیا گیا۔ ماں نے مزاحمت کی تو اس کی کمر میں خنجر گھونپ کر وہ بچے کو لے کر رفو چکر ہو گئے۔ ماں پھٹی ہوئی آنکھوں سے دیوار کے سہارے کھڑی اپنے لعل کو دیکھ رہی تھی اس نے چیخنا چاہا بھی لیکن چیخ اس کے حلق میں دب کر رہ گئی۔ باپ خوشی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشی ڈبہ لے کر آیا۔ پھر وہ بیوی کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہا کہاں ہے میرا لعل اس شیشے میں دیکھ میں نے چاند کو ڈبے میں بند کر دیا ہے۔ دیکھ اس نے بیوی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح زمین پر آرہی اس کی آنکھیں اب بھی کھلی اسی سمت دیکھ رہی تھیں جہاں اس کا لعل گیا تھا اس کی کمر میں خنجر لگا دیکھ کر باپ سمجھ گیا

اس نے اپنا سر پیٹ لیا دیواروں سے ٹکریں مارنے لگا۔ اس کی چیخ و پکار سن کر اس کے ہمسائے اکٹھے ہو گئے ان کو جو یہ ماجرہ معلوم ہوا تو کچھ بچے کی تلاش میں چل دیئے بعض بڑے بوڑھوں نے مشورہ کیا کہ چل کر مہاراج سے شکایت کریں شاید بچہ مل جائے کچھ لوگوں نے ستم رسیدہ باپ کو پکڑ رکھا تھا جس نے دیوارں سے ٹکریں مار مار کر اپنا سر پھوڑ لیا تھا۔ بچہ مہاراج کے سامنے پیش کر دیا گیا اور فوراً قربانی کے لئے تیاری شروع ہو گئی اور ایک پارٹی مع راجا کے جس کا پلنگ ایک بیڑہ نما لکڑی کے تختوں کو جوڑ کر بنائے ہوئے چبوترے پر رکھ دیا گیا جس کے نیچے کئی عدد پہیے لگائے گئے تھے اور اس میں کئی عدد گھوڑے جوئے گئے تھے یہ سارا قافلہ کالی کے مندر کی طرف روانہ ہو گیا۔

O

عنبر جونہی کالے پہاڑ کے دامن میں پہنچا اور اس نے پڑھنا شروع کیا تو آسمان پر کئی عدد خونی بڑے بڑے گدھ چیختے ہوئے نمودار ہوئے۔ عنبر انہیں حیرت سے دیکھنے لگا۔ اتنے بڑے بڑے گدھ اس نے آج تک نہ دیکھے تھے۔ گدھوں نے اسے اپنے نرغے میں لے لیا۔ بلاشبہ یہ گدھ اتنے بڑے تھے کہ آدمی کو اپنے پنجوں

میں اٹھا کر آرام سے لے جائیں۔ ایک گدھ نے نیچے غوطہ لگایا اور اپنے خونی پنجے جو کسی طرح بھی نیزے کی انی سے کم نہ تھے عنبر کے جسم میں گاڑنے کے لیے حملہ کر دیا مگر اس کو لگا ناخن گوشت کی بجائے کسی چٹان پر پڑے ہوں اور کڑک کی آواز کے ساتھ ہی کئی ناخن ٹوٹ گئے۔ گدھ کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور اس نے غصہ میں آکر دوبارہ حملہ کر کے عنبر کی آنکھیں نکال لینا چاہیں مگر اب عنبر نے اس کے دونوں پنجے قابو میں کر لئے اور زور لگا کر گدھ کو چیر کر رکھ دیا گدھ کی بھیانک چیخوں کو سن کر سارے گدھ عنبر پر حملہ آور ہو گئے۔ عنبر نے اپنی تلوار نکال لی اور ان کو کاٹنے لگا۔ عنبر کے جسم پر جس کسی نے چونچ ماری ٹوٹ گئی کئی ایک کے پنجے زخمی ہو کر ناخنوں سے محروم ہو گئے تلوار چلا چلا کر عنبر کا سارا جسم گدھوں کے خون سے نہا چکا تھا مگر اس کی حیرت کی یہ دیکھ حد نہ رہی کہ گدھوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں آ رہی تھی ایک گدھ کے مرنے کے بعد غائب سے کوئی دوسرا گدھ پیدا ہو کر حملہ آور ہو جاتا تھا۔ گویہ جادو کا چکر ختم ہی ہونے میں نہ آتا۔

آخر تنگ آکر اس نے زلالہ دیوی کا تصور کیا۔ فضا میں ہر طرف خوشبو پھیل گئی اور گھنٹیوں کی آوازیں آنے لگیں پھر بہت سے جل ترنگ ایک ساتھ بج اٹھے آسمان سے ایک نور کی لکیر زمین تک کھنچ گئی اور روشنی کا ایک ہالہ نمودار ہوا جس نے زلالہ دیوی کی صورت اختیار کر لی دیوی نے کہا عنبر یہ جادوئی گدھ ہیں تم تمام عمر انہیں مارتے رہو گے تو بھی یہ ختم نہ ہوں گے۔ جیب سے موتی نکال کر سورج کے سامنے رکھ دو اس موتی سے شعاعیں نکلیں گی اور ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے انہیں آگ لگ جائے گی۔ اسی پہاڑی کی چوٹی پر چڑیل ایک غار میں رہتی ہے۔ یہ کہہ کر دیوی دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئی۔

عنبر نے موتی نکال کر سورج کے سامنے پتھر پر رکھ دیا۔ جونہی سورج کی کرنیں اس پر پڑیں اس سے بجلیاں کوندگئیں اور شعاعیں بجلیوں کی صورت کڑکتی ہوئی گدھوں پر ٹوٹ پڑیں۔ فضا خوفناک چیخوں سے گونج اٹھی اور پہاڑ تک ہل گئے۔ ہر طرف گوشت کے جلنے کی بو پھیل گئی کیونکہ ان بجلیوں نے گدھوں کو جلا کر رکھ دیا تھا۔ عنبر خوش تھا کہ اس بلا سے تو نجات ملی۔

آسمان گدھوں سے بالکل صاف ہوگیا تھا کہ اچانک ایک پرندہ فضا میں اڑتا ہوا عنبر کی طرف آیا اور پاس پڑے موتی کو چونچ میں لے کر اڑ گیا۔ عنبر بہت پریشان ہوا کیونکہ اس موتی کی مدد سے وہ اڑ کر جلدی ہی پہاڑ پر پہنچ سکتا تھا۔ مگر مجبوری کے تحت وہ پہاڑ پر چڑھنا شروع ہوگیا۔ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ ایک بڑے سے پتھر کے پیچھے سے انسانی ڈھانچوں کی فوج نمودار ہوئی جن کے ہاتھ میں تلواریں اور نیزے تھے اور انہوں نے عنبر پر حملہ کر دیا۔ عنبر نے بھی تلوار نکال لی اور زبردست مقابلہ شروع ہوگیا۔ عنبر کے جسم پر کسی ہتھیار کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا بلکہ کوئی تلوار بھی زور سے اس کے جسم کے کسی حصے پر پڑتی ٹوٹ جاتی۔ جو نیزہ بھی اس سے ٹکراتا اس کی انی مڑ جاتی یا ٹوٹ جاتی۔ لیکن ایک تلوار ٹوٹتی تو دوسری غائب سے اس ہاتھ میں آجاتی۔ ایک نیزہ ٹوٹتا تو دوسرا اس کی جگہ لے

دوسری طرف عنبر کی تلوار جس ڈھانچے پر بھی پڑتی معلوم ہوتا کسی پتھر سے ٹکرا رہی ہے۔ عنبر کی تلوار کی دھار ان ہڈیوں کو کاٹنے میں ناکام رہ رہی تھی۔ سارا دن تلوار چلتی رہی لیکن نہ تو کچھ عنبر کا نقصان ہوا اور نہ ہی کوئی ڈھانچا کم ہوا۔ عنبر ایک دفعہ پھر اس صورت حال سے پریشان ہو کر رہ گیا تھا۔ ان پتھروں میں کہیں کہیں خشک جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ عنبر نے ایک ڈھانچے پر پورے زور سے جو وار کیا تو وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ تلوار پتھر پر پڑی۔ جس سے آگ کی چمک پیدا ہوگئی۔ اس سے عنبر کی سمجھ میں ایک بات آگئی اس نے کئی خشک جھاڑیوں کے درمیان ایک پتھر پر تلوار ماری ایک شرارہ سا پیدا ہوا اور خشک جھاڑیوں نے آگ پکڑ لی جیسے عنبر چاہتا تھا اس نے آرام سے ان جھاڑیوں کو تلوار سے کاٹ لیا اور اپنے گرد گھیرا ڈالے ڈھانچوں پر دے مارا اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ڈھانچے کو آگ لگ گئی اور وہ سوکھی لکڑی کی طرح جلنے لگا۔ فضا میں زندہ انسانوں کی طرح چیخ و پکار کی آوازیں اس سناٹے میں گونج گئیں۔ یہ ترکیب کارگر ثابت ہوئی اور عنبر نے ان ڈھانچوں کو آگ سے جلانا شروع کر دیا چیخ و پکار سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ اسے اپنے قدموں کے نیچے زمین ہلتی محسوس ہو رہی تھی آخر دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کو سیاہ بادلوں نے ڈھانپ لیا بجلی کوندنے لگی اور زلزلے کے کئی جھٹکے محسوس ہوئے جن کے ساتھ ہی موسلادھار بارش شروع ہوگئی اور جلتے ہوئے ڈھانچوں میں ابھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک آگ لگی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی پہاڑ کی چوٹی سے پتھر لڑھکنے لگے عنبر نے بچنے کی بہت کوشش کی لیکن ایک پتھر اسے لیتے ہوئے ایک دفعہ پھر وادی میں لے آیا۔ کوئی اور ہوتا تو اس کی ہڈیاں چکنا چور ہو کر سرمہ بن جاتا مگر یہ عنبر تھا تاریخ کا بیٹا جو کئی صدیوں سے زندہ تھا۔ عنبر لڑھکتے ہوئے ایک خشک کنویں میں جا گرا جو کافی گہرا تھا اور اس کے پیچھے آنے والے پتھر نے اس کنویں کا منہ بند کر دیا۔ گویا عنبر اس قبر نما کنویں میں قید ہو چکا تھا۔ بارش کے باوجود ڈھانچے آگ میں جل رہے تھے۔ بارش تیز سے تیز ہو گئی لیکن ڈھانچوں کی آگ بجھنے کی بجائے اور بھڑکتی جا رہی تھی۔ عنبر نے غور کیا کنویں کی دیواریں بالکل سیدھی اور سپاٹ اور ان میں کہیں بھی پاؤں یا ہاتھ رکھنے کی گنجائش نہ تھی۔ گویا یہ خاص طور پر اسی لئے بنایا گیا تھا کہ اس میں بند قیدی کسی بھی حالت میں اوپر نہ آ سکے پتھر کے ڈھکنے میں کئی خلا موجود تھے جن سے روشنی چھن چھن کر نیچے آ رہی تھی اور عنبر کی پریشانی میں یہ دیکھ کر اور اضافہ ہو گیا کہ تیز بارش کی وجہ سے پہاڑ کی بلندیوں سے بارش کا پانی بہتا اس کنویں میں جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اوپر غار میں چڑیل قہقہے لگاتی ناگ اور ماریا سے کہہ رہی تھی تمہارے ساتھی عنبر کو میں نے ایک قبر میں بند کر دیا ہے اور وہ تمام زندگی اسی قبر میں پڑا رہے گا میں تم لوگوں سے واقف ہوں تمہیں آزاد نہیں کیا جا سکتا اس نے انگلی سے اشارہ کیا۔ ماریا اور ناگ ننھی خرگوشوں میں تبدیل ہو گئے۔ تب چڑیل نے ان دونوں کو کانوں سے پکڑ کر اٹھایا اور کہا اب یہاں سے دفع ہو

اور ان سنگلاخ پہاڑوں میں اپنے سر پٹختے پھرو اور انہیں غصے سے غار کا پتھر ہٹا کر باہر پھینک دیا۔ دونوں معصوم جانوروں کے جسموں کے ساتھ لڑھکتے ہوئے غار سے باہر دور جا گرے دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اس مجبور زندگی پر افسوس کرنے لگے۔ اچانک ایک اڑتا ہوا گدھ ان پر جھپٹا دونوں نے اپنی پوری طاقت سے ایک پتلی سی دراڑ میں چھلانگ لگائی اور بڑی مشکل سے گدھ کے خونی پنجوں سے بچ سکے انہوں نے ان پتھروں میں ایک چھوٹا سا سوراخ دیکھا اور اس میں گھس گئے جو اندر جا کر کافی کھلا ہو گیا تھا اور یہ جگہ ان کے لئے بہترین پناہ گاہ ثابت ہو سکتی تھی اور وہ اس میں بیٹھ کر مستقبل کے متعلق غور کرنے لگے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاند گرہن والا تارا

ادھم پور ریاست کے مشیر سرخ پہاڑوں کے پاس جاکر رک گئے۔ تب مشیر خاص نے ہرن کی کھال پر بنا ہوا نقشہ نکالا اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہوگیا وہ بار بار کبھی پہاڑوں اور کبھی نقشے کو دیکھ رہا تھا اور بالآخر وہ راستہ معلوم کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ تارا رو رو کے اپنی ماں کے پاس جانے کی ضد کرتا تھا۔ راجا نے اسے ایک جلاد کے حوالے کر رکھا تھا جو موت کی طرح سیاہ اور خوفناک تھا اور اس نے اس معصوم کے پھول سے چہرے پر کئی طمانچے لگائے تھے، نازو نعم میں پلا تارا بار بار اپنے ماں باپ کو یاد کرکے روتا تھا اور جلاد سے مار کھا رہا تھا۔ پھر ساری پارٹی مشیر خاص کی معیت میں آڑھے سیدھے راستے ہوتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی کی طرف جانے لگے۔ اچانک پہاڑوں میں انہیں شیر کی دھاڑ سنائی دی، سب ڈر کر بھاگ بھاگ کر چھپنے لگے لیکن مشیر خاص نے انہیں حوصلہ دیا اور ساتھ لائے ہوئے ایک بکرے کو ذبح کرکے شیر کے سامنے ڈال دیا۔ شیر شراب شراب کی آواز کے ساتھ خون پینے لگا اور پھر ایک طرف چلا گیا۔ مشیر خاص نے سب آ

دمیوں کو سمجھایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ کالی ماتا کے سیوک ہیں۔ ابھی کچھ جگہ اور بھینٹ دینا ہوگی۔ تب ماتا ہماری حاضری قبول کریں گی پارٹی کے آدمی ایک بار پھر چوٹی کی طرف روانہ ہوگئے لیکن اب راستہ بہت تنگ اور خطرناک ہوچکا تھا جن پر احتیاط سے پاؤں جما جما کر چلنا پڑ رہا تھا۔ اچانک ایک فلک شگاف چیخ کے ساتھ ایک آدمی پتھر سے پھسل گیا اور نیچے پہنچتے پہنچتے اس کی ہڈیوں کا سرمہ بن گیا۔ سب لوگ سہم گئے اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آگے بڑھتے رہے۔ آگے جانے کے بعد انہیں ایک غار میں سے ہوکر گزرنا تھا جو کافی لمبی تھی اور دور سے اس کا دوسرا دہانہ ایک انگوٹھی کے برابر سوراخ کی طرح نظر آرہا تھا۔ مشیر خاص کے حکم پر سب لوگ اس کے اندر داخل ہونا شروع ہوگئے اور دوسرے دہانے تک پہنچتے پہنچتے ان کے تین آدمیوں کو سانپ اور بچھوؤں نے ڈس لیا جو اتنے زہریلے تھے کہ ان تینوں کا جسم پانی کی طرح بہہ گیا۔ پورے کا پورا قافلہ خوف وہراس کا شکار ہوگیا تھا پتہ بھی کھڑکتا تو وہ ڈر جاتے کچھ لوگ دبے لفظوں سے کہہ رہے تھے اس معصوم بچے پر جو ظلم ہو رہا ہے اس کی وجہ سے کوئی بھی یہاں سے بچ کر نہیں جائے گا تھوڑی دور جاکر انہیں ہنومان کے درشن ہوئے جو مع اپنی فوج جو بندروں پر مشتمل تھی ان کی راہ میں حائل تھے، سارے ہندوؤں نے ہنومان جی کو سجدہ کیا اور بھینٹ کے لئے جانور ذبح کرکے ان کے حوالے کئے تب جاکر اس قافلے کو راستہ ملا۔ ایک جگہ چوٹی کے قریب مشیر نے پھر نقشہ نکال کر دیکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ایک تنگ اور دشوار گزار راستے پر ہو لئے یہاں اس راستے پر
بھی ان کے دو آدمی صاف سلیٹ کی طرح پہاڑوں پر پھسل کر ختم
ہو گئے۔ مہاراج کو یہ لوگ خطرناک راستے کی وجہ سے نیچے ہی ایک د
فوج کی حفاظت میں چھوڑ آئے تھے ایک مقام پر آکر ان کی راہ میں
شیش ناگ نے روک لی جو کئی گز لمبا اور کسی درخت کے تنے کی طرح
موٹا تھا اس کے چھتری کی طرح پھیلے ہوئے پھن پر ایک اڑنے والا
سانپ جو سنہری رنگ کا تھا بیٹھا تھا جس نے اڑ کر ایک آدمی کی پیشانی
پر ڈنگ مار دیا اور اس آدمی کو آگ لگ گئی ساری پارٹی سہم کر رک گئی
مشیر آگے بڑھا اور جھک کر کہا ناگ مہاراج تمہاری بھینٹ حاضر ہے اور ذبح
کیا ہوا جانور آگے ڈال دیا ناگ نے اس کے جسم سے گوشت نوچ نوچ کر
کھانا شروع کر دیا اور اس قافلے کو راستہ دے گیا۔ بالآخر کئی اور جگہ
رکاوٹوں کے بعد یہ قافلہ ماتا کے مندر کے دروازے تک پہنچنے میں
کامیاب ہو گیا۔ مندر اس ویران مقام پر ہونے کے باوجود صاف
ستھرا نظر آ رہا تھا۔ دیواروں پر کئی دیوتاؤں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں
اور کالی ماتا کے کئی روپ دکھائے تھے کہیں وہ قہر و غضب میں
ہاتھوں میں تلوار اور انسانی کھوپڑی لئے کھڑی تھی کہیں رحم اور
مہربانی کی تصویر ہاتھ میں کنول کا بڑا سا پھول لئے مسکرا رہی تھی سامنے
کالی ماتا کا بہت بڑا بت کھڑا تھا جس کے کئی ہاتھ تھے۔ لوگوں کو یہ
دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ پتھر کی تلوار میں سے خون ٹپک رہا تھا ہاتھ

یں پکڑی ہوئی انسانی کھوپڑی سے بھی خون کی بوندیں ٹپک رہی
یں اور یہ پتھر کی بجائے کسی انسان کے تن سے جدا کی ہوئی معلوم
رہی تھی۔ اس کے گلے میں لٹکتے ہوئے زہریلے ناگ اپنے
ن اٹھائے قہر و غضب کی تصویر بنے آنے والوں کو گھور رہے
ے۔ کالی ماتا کے مونہوں سے خون بہہ بہہ کر اس کے جسم کو غسل
ے رہا تھا۔ اب مشیر خاص کی بجائے درباری پنڈت کی باری
ی جس نے آتے ہی کالی ماتا کی شان میں شلوک پڑھنے شروع
ر دیئے تھے۔ جب کہ اس کے چیلے اس کا ساتھ دے رہے تھے
ہوں نے مردنگ گلے میں ڈالے ہوئے تھے اور پاؤں میں گھنگھرو
ندھ رکھے تھے۔ آخر پنڈت کے اشارے پر بچے کو لایا گیا اور اسے
کے قدموں میں ڈال دیا گیا اب پنڈت اور چیلے خاموش ہو گئے
ے پنڈت نے جلاد سے تلوار لی اور آگے بڑھ کر بچے کی گردن
ٹ دی۔ ماتا کے گلے میں مالا کی طرح لٹکتے ناگ اتر اتر کر آتے
ر خون چاٹنے میں مصروف ہو گئے۔ تب بڑے پنڈت کے کہنے پر مردنگ
نے لگے اور چیلوں نے ناچ ناچ کر کالی ماتا کی کتھا شروع کر دی
ر میں لٹکتی گھنٹیوں میں خود بخود جنبش شروع ہو گئی در و دیوار سے گانے
صدائیں آنے لگیں اور تمام مندر میں خوشبو پھیل گئی بڑا پنڈت بت
آگے جھک گیا تب کالی ماتا کے بت میں جنبش ہوئی اور پتھر کے
ے ہوئے بال سیاہ لٹوں میں کھل کر پھیل گئے اور کالی ماتا لکشمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بھیس میں سامنے آگئی۔ سب سجدے میں جھک گئے۔ تب ا نے کہا پنڈت امرناتھ اپنی اچھیا بیان کرو۔ پنڈت نے کانپتے ہو سر اٹھایا اور کہا ماتا تیرا اسیوک اور ہمارا راجہ ادھم پور شریر کے کوڑھ تڑپ رہا ہے اور یہ سب کچھ اس کے دشمن کالی چرن مہاراجہ نے بگرم جادوگر سے جادو کے زور پر کروایا ہے۔ کالی ماتا نے جواب دیا۔ بگرم بڑا مکار جادوگر ہے اس کی جان اس کی غار میں ایک پوشیدہ جگہ ا پنجرے میں بند شیر میں ہے۔ لیکن اس کی موت کئی ہزار سال سے زندہ ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی جو آج کل کالے پہاڑوں کی چڑیل کی قید میں ہے۔ یہ تقدیر کا چکر ہے تمہارے راجا نے جو بویا تھا کاٹنا پڑے گا۔ راجا نے اتنا ہی عرصہ اس بیماری میں مبتلا رہے گا۔ جتن دیر کالی چرن مبتلا رہا تھا۔ میں نے تمہاری قربانی کو سویکار کر لیا ہے اس لئے میں اس آدمی کی مدد کروں گی اور کوشش کروں گی کہ جلدی ہی بیت جائے۔ جاؤ اور انتظار کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

گھاٹیوں سے پانی بہہ بہہ کر اس کنویں میں بھرتا رہا اور عنبر اس کی سطح کے ساتھ ساتھ اوپر اور اوپر آگیا بالآخر پانی پتھر کی چھت کو چھو لگا۔ عنبر کے لئے اس قید سے رہائی کا یہ سنہری موقع تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے زور سے پتھر کو اوپر اٹھا دیا اور ایک جھٹکے کے ساتھ اسے اوپر اچھال دیا پتھر لڑھکتا ہوا ایک طرف جا اور عنبر کئی دنوں کی قید کے بعد اس گھٹی ہوئی قبر سے آزاد ہو

ں کامیاب ہو گیا۔ اس نے باہر آکر زور زور سے سانس لئے اور ٹھنڈی اور تازہ ہوا نے اس کے پھیپھڑوں کو تقویت بخشی اس ے پہاڑ کی چوٹی کی طرف غصے سے دیکھا اور اوپر چڑھنے لگا۔ گے ایک تنگ کھائی میں ماریا اور ناگ جو خرگوشوں میں تبدیل ہو چکے تھے عنبر کی خوشبو سونگھ کر بہت خوش ہوئے اور چوکڑیاں بھرتے ہوئے خوشبو کی سمت چلے۔ اور عنبر کو دیکھ کر پاؤں میں لوٹنے لگے۔ لیکن عنبر کو کیا علم کہ یہ دونوں جنگلی خرگوش ماریا اور ناگ ہیں وہ دونوں خرگوشوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور انہیں پیار کرنے لگا پھر دونوں سے کہا دوستوں میرے پاس وقت بہت کم ہے مجھے اس چڑیل کو ختم کر کے اپنی بہن اور بھائی کو بھی تلاش کرنا ہے دونوں اسے کیسے سمجھاتے کہ بچھڑے ہوئے بھائی بہن تو تیرے سامنے ں آخر پھر وہ دونوں اڑتے گئے گدھ کو دیکھ کر پتھر کے پیچھے چھپ گئے نبر تیزی سے سفر طے کرتا بلندی کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں ایک جگہ اسی رنگدار پرندے کو دیکھ کر عنبر کو وہ موتی یاد آگیا جسے یہ لے اڑا تھا اس نے پرندے کو ایک پتھر سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ عنبر نے اسی پتھر کا رخ کیا اور پتھر کے پاس پہنچ گیا اس کے چاروں طرف گھوم کر عنبر نے دیکھا تو ایک چوڑی دراڑ میں اس پرندے کا آشیانہ تھا جہاں دو چھوٹے چھوٹے بچے ایک دوسرے سے چونچیں لڑا رہے تھے اور درمیان میں اس کا موتی پڑا چمک رہا تھا۔ جس نے اس دراڑ کی تاریکی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں روشنی کر رکھی تھی کیونکہ وہ اس جگہ چراغ کا کام دے رہا تھا عنبر نے ہاتھ ڈال کر موتی اٹھا لیا۔ اسے کیا علم تھا کہ یہ سارے کام جو آسانی سے ہو رہے ہیں، کالی ماتا کی مدد سے ہیں۔ اس نے موتی منہ میں ڈالا اور اڑتا ہوا کالے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا یہاں ایک غار کے دہانے پر کئی من وزنی پتھر پڑا تھا۔ عنبر نے اندر جھانک کر دیکھا تو کچے گوشت کی بو نے اسے ابکائی آنے لگی وہ سمجھ گیا ضرور یہی چڑیل کا ٹھکانہ ہے۔ اس نے پتھر کو غار کے دہانے سے سرکانے کی کوشش کی جو بہت وزنی تھا۔ اچانک ایک چنگھاڑ سن کر اس نے دیکھا ایک ہاتھی جو ڈیل ڈول میں بہت بڑا تھا ایک طرف سے نمودار ہوا۔ عنبر اسے دیکھ کر ایک پتھر کی آڑ میں ہو گیا اور سوچنے لگا اس پہاڑ کی بلندی پر ہاتھی کا کیا کام ہے۔ یہ ضرور کوئی جن بھوت ہے۔ ہاتھی غار کے دہانے پر آیا اور اس نے اپنی سونڈ سے اس پتھر کو پرے ہٹا دیا پھر وہ سونڈ آسمان کی طرف کر کے چنگھاڑا اور غائب ہو گیا۔ عنبر خوش تھا کہ کوئی غیبی طاقت ضرور اس کی مدد کر رہی ہے وہ بلا خوف و خطر غار میں داخل ہو گیا۔ یہاں صرف انسانوں اور جانوروں کے کئی ڈھانچے بکھرے پڑے تھے اور کئی جگہ کھائے ہوئے جانور کے گوشت سے سڑاند سی اٹھ رہی تھی۔ وہ غار میں گھومتے ہوئے کافی آگے نکل گیا آگے موڑ مڑ کر ایک جگہ ایک آدمی کی زندہ کھوپڑی کٹی ہوئی لٹک رہی تھی اور اس سے خون کے قطرے بہہ رہے تھے اور اس سے آواز آ رہی تھی۔

خدا کے لیے میرا سر میرے دھڑ سے جوڑ دو۔ عنبر نے حیرت سے دیکھا کھوپڑی زندہ انسانوں کی طرح دیکھ رہی تھی اور صدا لگا رہی تھی۔ عنبر نے سوچا شاید اس کا دھڑ کہیں قریب ہی ہو وہ اور آگے بڑھ گیا اب راستہ تنگ ہونا شروع ہو گیا بالآخر آگے جا کر بند ہو گیا اور اسی جگہ چھت سے ایک انسانی دھڑ لٹک رہا تھا عنبر نے سوچا یہ ضرور اسی آدمی کا دھڑ ہے وہ واپس اسی جگہ پر آیا یہاں کھوپڑی لٹک رہی تھی اور اس نے اسے رسیوں کی بندش سے آزاد کر کے ہاتھوں میں اٹھا لیا اور دھڑ کی طرف چل دیا۔ وہاں جا کر اس نے سر کو دھڑ کے ساتھ ملا دیا۔ عنبر کو حیرت ہوئی۔ مقناطیس کی طرح جو لوہے سے جا چپٹتا ہے اسی طرح سر دھڑ سے جا ملا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک لڑکا عنبر کے سامنے کھڑا ہنسنے لگا اور پھر رونا شروع کر دیا۔ عنبر نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ تم روئے کیوں اور ہنسے کیوں ہو؟ لڑکے نے کہا میرا نام امجد ہے۔ میں ہنسا اس لیے ہوں کہ کئی سال بعد انسان کی شکل دیکھی ہے اور رویا اس لیے ہوں کہ ابھی وہ چڑیل آ کر تمہیں کھا جائے گی۔ عنبر نے کہا اچھا ہوا تم مل گئے ہو، میں تمہارے باپ سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ اس کے بیٹے کو تلاش کر کے رہوں گا۔ یہ چڑیل کہاں گئی ہے۔ لڑکے نے کہا یہ مجھے معلوم نہیں۔ تب غار میں ایک ہلکی سی خوشبو کا احساس ہوا اور کالی ماتا بجلی کے کڑاکے کے ساتھ نمودار ہوئی اور اس نے کہا عنبر انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ وہ یہاں تک پہنچ جائے۔ یہ میں نے تیری مدد کی ہے۔ اس کی وجہ تجھے معلوم ہو جائے گی۔ یہ چڑیل بڑی طاقتور جادوگنی ہے اس نے اس پورے شہر کے لوگوں کو پھلوں میں قید کر رکھا ہے اور ان پہاڑوں میں اڈا بنا رکھا ہے وہ سمندر کی تہہ میں آباد جہاں اس کے بھائی کی سلطنت اور حکمرانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ ناگور' دیوتا کے پاس گئی ہے جو اس کا بھائی ہے اور سات سمندروں پر حکومت کرتا ہے۔ کالے پانی کے سمندر میں جزیرہ سیاہ کے پاس ہی سمندر کی تہ میں اس کا محل ہے جو بڑی بڑی سیپیوں کو جوڑ کر بنا ہوا ہے اور سفید موتیوں سے آراستہ ہے۔ اس کی سجاوٹ بیان کرنے سے نہیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس محل کے ایک کمرے میں جہاں ناگور اپنا دربار آراستہ کرتا ہے۔ وہاں سونے کے کئی پنجروں میں رنگ برنگے پرندے لٹک رہے ہیں۔ ان میں سے ایک پرندے میں اس کی جان ہے۔ عنبر نے کہا مگر اتنے بہت سارے پرندوں میں کیسے تلاش کیا جائے گا کہ اس کی جان کس میں ہے۔ دیوی نے کہا بہت آسان ہے۔ "ان سارے پرندوں کے پاس جا کر کہو کہ میں کالے پہاڑوں کا باسی ہوں"۔ جو پرندہ بھی جواب دے سمجھ لو اس میں چڑیل کی جان ہے۔ دیر مت کر اس سے پہلے کہ وہ واپس آ جائے یہاں سے چلے جاؤ۔ نلار کا موتی بھی میری مدد سے تمہیں مل گیا ہے۔ دیوی غائب ہو گئی۔ عنبر نے جلدی سے دیوی موتی منہ میں رکھا اور امجد کا ہاتھ پکڑ کر غار سے باہر آ گیا۔ اس نے دیکھا دونوں خرگوش اسے حسرت سے دیکھ رہے تھے، لیکن عنبر نے صرف ان کو پیار کیا اور امجد کو لے کر پہاڑ سے اتر آیا۔ دونوں خرگوش ماریا اور ناگ اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔ عنبر تیزی سے کالے پہاڑوں کو پیچھے چھوڑتا ہوا امجد کے شہر پہنچ گیا۔ شہر میں اسی جگہ امجد کا بوڑھا باپ پھلوں کی ٹوکری سامنے رکھے پھل بیچ رہا تھا۔ عنبر امجد کو لے کر بوڑھے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا دیکھو بابا کون آیا ہے۔ بوڑھے نے اپنی کمزور بینائی سے دیکھا لیکن پھر بھی پہچان لیا یہ تو اس کا لختِ جگر تھا اس کے بڑھاپے کا سہارا۔ وہ روتے ہوئے

آگے بڑھا اور بیٹے سے لپٹ گیا۔ دونوں باپ بیٹا کافی دیر تک روتے رہے آخر عنبر نے کہا اچھا امجد میں چلتا ہوں۔ دیکھو اب اپنے بوڑھے باپ کو کوئی تکلیف نہ دینا اور ساری زندگی ان کی خدمت کرنا۔ بوڑھے نے عنبر کو بہت سی دعائیں دیں اور عنبر ان سے جدا ہوا۔ شام کے اندھیرے میں اس نے ایک طرف جا کر پھر تیزی سے اڑنا شروع کر دیا، اور تیزی سے منزلیں مارتا کالے پانی کے سمندر جزیرہ سیاہ کی طرف پرواز کرنے لگا ——

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا اور ناگ خرگوش بن گئے

ماریا اور ناگ خرگوشوں کے جسموں میں غار کے باہر پریشانی کے عالم میں گھومتے پھر رہے تھے انہیں اس بات کا ملال تھا کہ عنبر ان کے پاس آ کر بھی واپس چلا گیا اور وہ کسی صورت بھی اس کو محسوس نہ کرا سکے کہ وہ کس مصیبت میں ہیں اور اس پریشانی میں وہ لاپروا ہو گئے۔ اسی وقت ایک طرف سے عقابوں کے جوڑے کا گزر ان پہاڑوں پر سے ہوا۔ انہوں نے جو جنگلی خرگوش دیکھے تو دونوں نے غوطہ لگایا اور ایک ہی جھپٹے میں ماریا کو نر اور ناگ کو مادہ نے اٹھا لیا اور انہیں اپنے بچوں کی خوراک کے لیے لے چل دیئے۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پریشان تھے کہ ایک مصیبت سے ابھی چھٹکارہ نہ ہوا تھا کہ دوسری مصیبت نے آلیا ہے۔ دونوں عقاب تیزی سے پرواز کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ اس دوران میں چڑیل واپس اپنی غار میں آچکی تھی۔ اس نے واپس آ کر دیکھا نقشہ بدلا ہوا تھا۔ اس نے اپنے جھولے سے ایک پیالہ نکالا اور اس میں دیکھ کر کہا بتا یہاں کون آیا تھا جو میرے قیدی کا سر دھڑ سے جوڑ کر لے گیا۔ پیالے میں عنبر کا چہرہ ابھر آیا۔ چڑیل نے کہا تو کنوئیں کا قیدی نہ صرف فرار ہو گیا، بلکہ دوسرے کو بھی ساتھ لے گیا۔ پھر اس نے کہا بتا

وہ اس وقت کہاں ہے۔ پیالے میں عنبر کالے جزیرہ کے اوپر اُڑتا ہوا نظر آیا۔ چڑیل غصے سے پاگل ہو گئی پھر اس نے کہا جنگلی خرگوش کہاں ہیں۔ پیالے میں نظر آیا دونوں عقاب انہیں پنجوں میں پکڑے ایک ویران مقام پر اُڑتے ہوئے جا رہے ہیں۔ چڑیل نے غصے میں آ کر ایک طرف اپنا ہاتھ جھٹکا۔ ایک بجلی کوندگئی چڑیل نے کہا بجلی جا کر ان سنہری عقابوں کو جلا ڈال اور جکڑ کر میرے قیدی واپس لے کر آ۔ بجلی ایک بار پھر کوندی اور تیزی سے غار سے باہر نکل گئی۔ سنہری عقاب تیزی سے اُڑتے ہوئے جا رہے تھے کہ بجلی ان پر گری اور ان کے پنجوں سے خرگوش نکل کر گر پڑے اور دونوں جل کر سیاہ ہو گئے اور زمین پر جا گرے۔ دونوں خرگوش جہاں گرے وہاں ویرانی میں ایک بڑی سی قبر کے آثار تھے اور چاروں طرف سے ایک چار دیواری سی بنی ہوئی تھی۔ اس چار دیواری میں ایک بوڑھا سفید ریش اور سفید بالوں والا سفید کپڑے پہنے تسبیح ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا کہ دو خرگوش آ کر اس کے پاس گرے اس نے اوپر نگاہ کی تو بجلی کو کڑکتے ہوئے ان کی سمت آتے دیکھا۔ اور اس سے پہلے کہ بجلی ان تک پہنچے اس بزرگ نے ہاتھ بڑھا کر بجلی کو پکڑ لیا اور غصے سے کہا بدبخت تیری یہ ہمت۔ پھر انہوں نے ایک صندوقچی نکالی اور اس میں اُسے بند کر دیا۔ دونوں خرگوش صاحبِ کرامت بزرگ کے پاس آ گئے، تو انہوں نے دونوں کو پیار سے اٹھا کر گود میں بیٹھا لیا، اور کہا میرے بچوں میں تمہاری حقیقت سے واقف ہوں۔ تمہیں تو ابھی کئی صدیاں ظلم اور بدی کے خلاف جہاد کرنا ہے پھر پڑھ کر کچھ پھونکا۔ ماریا اور ناگ اپنی اصلی حالت میں آ گئے۔ تب ناگ نے نہایت احترام سے کہا:۔ اے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدا کے نیک بندے یہ اور بتا دیجیے ہمارا ایک بھائی عنبر کس کام اور کس مقام پر گیا ہے۔ بزرگ نے آنکھیں بند کیں اور تسبیح کے دانوں پر تیزی سے اس کی انگلیاں چلنے لگیں، پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے شفقت سے دونوں کو دیکھا کیونکہ ماریا بھی اُسے نظر آ رہی تھی اور کہا تمہارا ساتھی عنبر کالے سمندر کے سفر پر ہے وہ اس وقت کالے جزیرے پر اتر رہا ہے یہاں سے وہ سمندر کی تہ میں ناگولہ کے محل میں جائے گا جس کی حکومت سمندروں کے اندر ہے۔ اس کے محل میں اگر کوئی پہنچ جائے تو وہ رنگین پرندہ بنا کر سونے کے پنجرے میں اپنے دربار کی زینت بنا لیتا ہے۔ وہاں بہت سے انسان پرندوں کے روپ میں سنہری پنجروں میں بند ہیں۔ ان ہی پرندوں میں ایک پرندہ ہے جس میں کالے پہاڑوں کی چڑیل کی جان ہے۔ عنبر اس چڑیل کو قتل کرنے کے لیے اس پرندے کو مارنے جا رہا ہے۔ اب جاؤ، مجھے عبادت کرنا ہے۔ میرا وقت بہت قیمتی ہے یہاں سے جلدی ہی چلے جاؤ۔ دونوں نے بابا کا شکریہ ادا کیا اور اس چار دیواری سے نکل گئے۔ اب ان کا ارادہ سیاہ جزیرے کے نیچے بہنے والے سمندر کی طرف جانے کا تھا۔ دونو اسی سمت روانہ ہو گئے۔ ناگ پرندہ بن کر اُڑا اور ماریا نے تیزی سے اڑان لگائی، لمبی لمبی جست ماری۔

عنبر نے کالے جزیرے پر ٹھہر کر تمام حالات پر ایک دفعہ پھر غور کیا اور کالے سمندروں میں کود گیا۔ وہ تیزی سے نیچے جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سمندر کی تہ سے ایک طوفان اُٹھا اور اس نے دوبارہ اسے اٹھا کر کالے جزیرے کی زمین پر پھینک دیا۔ عنبر پریشان ہوا کہ کیا کرے۔ اسے یاد آیا اس

نے جیب سے موتی نکال کر مُنہ میں رکھ لیا اور دوبارہ پانی میں کود گیا۔ وہ تیزی سے نیچے جا رہا تھا۔ اسی مقام پر پہنچ کر دوبارہ طوفان اٹھا، مگر اس دفعہ طوفان اُسے اوپر نہ دھکیل سکا اور وہ بھاری لوہے کی طرح موتی کی طاقت کی وجہ سے تہ میں اترتا چلا گیا۔ وہ ابھی تھوڑی دُور گیا تھا کہ لہروں سے جل پریاں غول کی صورت میں نمودار ہوئیں۔ اُن کے اوپر کا دھڑ عورت کا اور نیچے کا دھڑ مچھلی کا تھا۔ انہوں نے عنبر کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ اُن کی سردار نے عنبر کو گرفتار کرنا چاہا۔ وہ جونہی قریب آئی، عنبر کے مُنہ میں پڑے موتی سے بجلی کوند کر اس پر گری اور اسے آگ لگ گئی۔ باقی نے جو یہ حالت اپنی سردار کی دیکھی تو اپنی زبان میں چیختی ہوئی بھاگ گئیں۔ عنبر پھر تیزی سے نیچے جا رہا تھا۔ لیکن جلد ہی تہ سے سمندری مگرمچھ اپنے جبڑے کھولے اس کی طرف بڑھا اور اُسے نگل گیا۔ عنبر اس مگرمچھ کے پیٹ میں پہنچ گیا۔ اندر جا کر اس نے موتی کو نکال کر اس کے پیٹ والے حصہ پر رگڑا تو مگرمچھ کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ اس زور سے تڑپا کہ عنبر اس کے پیٹ سے باہر کافی دور جا گرا۔ عنبر نے پھر اپنا سفر جاری رکھا۔ وہ حیرت سے سمندر کے پانیوں میں عجیب وغریب قسم کی مخلوق دیکھتا نیچے جا رہا تھا۔ قسم قسم کے جانور اور عجیب وغریب مچھلیاں۔ اچانک عنبر کو محسوس ہوا کہ اس کا سارا جسم کسی نے رسیوں سے جکڑ لیا ہے۔ اس نے دیکھا ایک سمندری تندوا اسے اپنی کئی ٹانگوں میں جکڑے اپنا مونہہ اس کا خون پینے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا۔ عنبر نے زور لگا کر اس کی ٹانگوں کو کچے دھاگے کی طرح توڑ دیا اور اس کے جبڑے میں ہاتھ ڈال کر اسے چیر کے رکھ دیا۔ اب وہ تیزی سے بغیر کسی مزاحمت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے نیچے جا رہا تھا۔ اس نے پانی میں تیرتا ہوا ایک نہایت خوبصورت محل دیکھا اور وہ جلدی سے اس کے دروازہ سے اندر داخل ہوگیا۔ یہ عجیب وغریب محل موتیوں سے جگمگا رہا تھا۔ محل میں جاکر اس نے عجیب وغریب مخلوق دیکھی جن کا اوپر کا دھڑ کسی گینڈے کا اور نیچے کا دھڑ آدمی کا تھا۔ وہ ہاتھوں میں عجیب وغریب قسم کے تیز دھار والے ہتھیار پکڑے کھڑے تھے۔ انہوں نے جب ایک انسان کو محل میں آتے دیکھا تو لپک کر اس کی طرف گئے اور اپنے ہتھیاروں سے حملہ کردیا، لیکن ہتھیار بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ یہ ہتھیار عنبر کے جسم پر پڑ کر ٹوٹ جاتے۔ اور حیرت سے اس پتھر کے بنے انسان کو پہلی مرتبہ دیکھ رہے تھے جلد ہی عنبر نے ان کے ہتھیار چھین کر ان کا قتل عام کردیا اور وہ ان کو قتل کرتا، ان سے لڑتا ہوا دربار میں پہنچ گیا۔ یہاں بالکل سناٹا تھا کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اس نے دیکھا دیواروں سے کئی عدد رنگین اور خوبصورت پرندے پنجروں میں بند پھڑپھڑا رہے ہیں۔ عنبر جلدی سے ان کے قریب گیا اور کہا "میں کالے پہاڑ کا باسی ہوں" ان میں سے ایک پرندے نے جواب دیا خوش آمدید۔ عنبر جلدی سے اس پرندے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک گرجدار آواز نے اس کے قدم روک دیئے۔ اس نے ہاتھی کے جسم سے گینڈے کا سر اور کئی ہاتھوں والا ایک انسان دیکھا جس کے جسم سے کئی سونڈیں جھول رہی تھی۔ عنبر نے سمجھ لیا یہی ناگولہ ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہتھیار سے اس پر حملہ کر دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ تلوار اس تک پہنچے وہ دو ٹکڑے ہوگئی۔ پھر ناگولہ نے قہر سے عنبر کی طرف دیکھا، ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پرندہ بن کر ایک سنہری پنجرے

اس کے ہاتھ آگیا۔ اس نے قہقہہ لگا کر پرندے کی طرف دیکھا اور کہا جاؤ اس دیوار سے لگ جاؤ۔ پنجرہ اڑ کر دیوار میں لگے ہوئے ایک کیل سے لٹک گیا۔

ناگ اور ماریا دونوں تیزی سے اڑتے ہوئے کالے جزیرے کی طرف آ رہے تھے۔ ناگ ایک پرندہ بن کر کالے جزیرے پر اتر گیا اور ماریا کا انتظار کرنے لگا۔ جو اس رفتار سے نہ اڑ سکتی تھی جس سے ناگ اڑ سکتا تھا۔ ناگ نے اس جزیرے کی سیر کرنے کی ٹھان لی۔ وہ چل پھر کر اس جزیرے کی سیر کرنی چاہتا تھا۔ چلتے چلتے ناگ نے اپنے ہم نسل کسی ناگ کی خوشبو محسوس کی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسے ایک موٹا سا ناگ اس کی بو سونگھ کر اس طرف آتا دکھائی دیا جو اپنے سردار کے دیدار کے لیے آیا تھا۔ آتے ہی اس نے اپنا پھن جھکا کر سلام کیا اور جھک کر کہا۔ اے ہمارے عظیم بادشاہ تو میرے علاقے میں تشریف لایا ہے۔ مجھے حکم کر کہ میں تیری کیا خدمت بجا لاؤں۔ یہ سانپ سمندری سانپ تھا جو سمندر کے پانی میں بنے پہاڑوں کی کھوہ میں رہتا تھا۔ تب ناگ نے اس سے کہا تو اس کالے سمندر کا رہنے والا ہے، مجھے اس سمندر کے بادشاہ ناگولہ جادوگر کے متعلق کچھ بتا۔ سانپ نے اپنی زبان میں جواب دیا۔ اے میری قوم کے سردار ناگولہ سات سمندروں کا بادشاہ ہے۔ طاقت اور جادو میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ میں بھی اس کی رعایا ہوں اور اس کی اجازت سے یہاں کئی سالوں سے رہ رہا ہوں۔ سمندر کی معمولی مچھلی سے لے کر بڑے بڑے گھڑیال، مگرمچھ، تیندوے اور ہزاروں قسم کی خوفناک بلائیں اس کی تابعدار ہیں اور اس کا حکم مانتی ہیں۔ ناگ نے کہا کیا تو بتا سکتا ہے کہ اسے کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ ناگ نے چاروں طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود نہ تھا۔ اس نے سرگوشی میں نہایت رازداری سے کہا۔ میں ناگولہ سے غداری کرسکتا ہوں لیکن اے میرے بادشاہ تیرے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ دھیان سے سن! ناگولہ کی جان اس کے گلے میں پڑے سونے کے ہار میں پروئی ہوئی ڈبیہ ہے۔ اس کے اندر ایک سنہری چابی ہے۔ یہ چابی پاتال میں بنے ہوئے ایک تہ خانے کی ہے جہاں ایک بہت ہی طاقتور گوریلا بند ہے۔ اس میں ناگولہ کی جان ہے۔ اگر کوئی اسے مار ڈالے تو ناگولہ کا سارا طلسم اور وہ خود ختم ہوجائے گا۔ لیکن یہ بہت مشکل کام ہے۔ ناگ نے کہا بس تمہارے لیے یہی خدمت کافی ہے۔ اب تم جاؤ۔ سانپ تعظیم میں جھکا اور ایک طرف چلا گیا۔ اب ناگ کو ماریا کی خوشبو آنے لگی تھی۔ اس نے کہا ماریا بہن کیا تم آگئی ہو۔ ماریا نے کہا نہ صرف آگئی ہوں بلکہ سب کچھ سن بھی لیا ہے۔ ناگ نے کہا۔ یہاں کے سانپ نے جو کچھ بتایا ہے اُس کے حساب سے ناگولہ تک پہنچنا ہی مشکل ہے۔ میں نے ابھی ابھی ایک ترکیب سوچی ہے۔ ماریا نے کہا تو بھائی جلدی بتاؤ۔ ناگ نے کہا کیوں نہ ہم یہاں کے سمندری سانپ سے مدد لیں، اور اس بڑے سانپ کے پیٹ میں داخل ہوکر جاتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں کہ جہاں تک اس کی طاقت ہے ہمیں پہنچا دے، آگے کے خطرات سے ہم نپٹ لیں گے۔ ماریا نے تعریف کرتے ہوئے کہا ترکیب تو اچھی ہے، مگر وہ تو واپس جا چکا ہے۔ ناگ نے کہا کوئی بات نہیں میرے ایک اشارے پر وہ پھر واپس آجائے گا۔ میں اپنا پیغام ہوا کی لہروں کے ذریعے اسے پہنچا دوں گا۔ وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا۔ پھر ناگ نے ہوا

میں اپنے منہ سے سانپ کی طرح سیٹیاں نکالنی شروع کردیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد اسے واپس پیغام مل گیا کہ میرے آقا آپ نے مجھے یاد کیا، میں آرہا ہوں۔ ناگ نے یہی پیغام ماریا کے سامنے دہرا دیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سانپ جلدی جلدی پھنکارتا ہوا پہنچ گیا۔ اس نے آتے ہی کہا کیا حکم ہے میرے آقا۔ ناگ نے اپنی زبان میں سب کچھ اسے سمجھا دیا۔ سانپ نے منہ کھول دیا۔ ناگ اور ماریا دونوں اس غار نما منہ میں داخل ہوگئے اور وہ راستے کے تمام خطرات کو پیچھے چھوڑتا ہوا ناگولہ کے محل سے تھوڑی دور رک گیا اور اپنی مخصوص زبان میں ناگ سے کہا۔ ناگولہ کا محل سامنے ہے میرے آقا۔ میری طاقت کی حد یہاں ختم ہوجاتی ہے۔ آگے بڑھا تو ناگولہ کے غضب کا نشانہ بن جاؤں گا۔ یہ کہہ کر ایک طرف اس نے منہ کھول دیا۔ ناگ اور ماریا دونوں باہر آگئے۔ ناگ نے باہر آتے ہی مکھی کا روپ دھار لیا۔ ماریا ویسے ہی کسی کو نظر نہیں آسکتی تھی۔ لہٰذا دونوں محل کے صدر دروازہ تک پہنچ گئے۔ جہاں عجیب الخلقت قسم کے سپاہی جن پہرہ دے رہے تھے۔ ناگ مکھی بن کر ان کے درمیان سے گزر گیا، اور ماریا ویسے ہی اندر داخل ہوگئی۔

ناگ نے جو مکھی کے روپ میں تھا، ماریا سے کہا بہن ہم دونوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ ہم پر ناگولہ کی نظر نہ پڑے وہ بہت بڑا جادوگر ہے فوراً ہمیں پہچان لے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم دن کے وقت کہیں چھپ کر رات کا انتظار کریں۔ رات کو جب ناگولہ سو جائے گا جو ہم کوشش کریں گے کہ اس کے گلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے چابی حاصل کریں۔ ماریا کو یہ ترکیب بہت پسند آئی اور اس نے کہا ٹھیک ہے۔ دونوں چھپنے کی جگہ تلاش کرتے ہوئے دربار کے ہال میں داخل ہو گئے جہاں مختلف جانور پنجروں میں بند تھے۔ ماریا نے کہا کتنے خوبصورت جانور ہیں ناگ نے کہا، جادوگری ہے۔ پھر اس نے ایک بڑے سیپ کو دیکھ کر کہا یہ شاید ناگولہ کا تخت ہے کیوں نہ ہم اس کے نیچے چھپ جائیں ماریا نے کہا ٹھیک ہے بھائی مجھے عنبر کی خوشبو آرہی ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ بھائی عنبر یہیں کہیں قید ہے، وہ بار بار پرندوں کے پنجروں کے پاس جاتے۔ انہیں کیا خبر عنبر پرندہ بنا ہوا سب کچھ دیکھ رہا ہے، عنبر نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کے موہنہ سے آواز نہ نکل سکی۔ اس کی طاقت سلب ہو چکی تھی اس حالت میں زلالہ دیوی کا موتی بھی بے کار تھا۔ وہ پنجرے میں پھڑپھڑا رہا تھا لیکن ناگ اور ماریا اس کی خوشبو ضرور محسوس کر رہے تھے اسے پہچان نہیں سکتے تھے بالآخر آہٹ سے چونک کر دونوں سیپ کے تخت کے نیچے چھپ گئے۔ جس کے سامنے دس بارہ اور اس سے چھوٹے سیپ پڑے تھے جس پر شاید درباری بیٹھتے تھے پھر ایک ایک کر کے عجیب شکل و صورت کی مخلوق آنا شروع ہو گئی اور ان سیپوں پر بیٹھتی گئی اور تمام سیپ کی کرسیاں پر ہو گئیں اب ناگولا ایک دروازے سے نمودار ہوا اس کے گلے میں زنجیر دیکھ کر ماریا اور ناگ نے محسوس کر لیا کہ یہی وہ زنجیر ہے جس کے ساتھ وہ ڈبیا ہے۔ جس میں تہہ خانے کی چابی ہے۔ دربار میں اجلاس شروع

ہوا اور ناگولا نے کہا کہ آپ لوگوں کو اس لیے مختلف اور نزدیک مقامات سے بلایا ہے کہ میری بہن کالے پہاڑوں کی ملکہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اس کے ہاتھ آئے ہوئے چند قیدی جن کے پاس دیوتاؤں کی طاقت ہے اور جو اسے قتل کرنے آئے تھے۔ اس کی قید سے فرار ہو گئے ہیں۔ اور میری سلطنت میں داخل ہو گئے ہیں تاکہ مجھے اور میری بہن کو ہلاک کر سکیں۔ لہٰذا تمام سمندروں کے عہدے داروں کو یہاں اسی لیے اکٹھا کیا ہے کہ انہیں اس خطرے سے آگاہ کر دیں۔ آپ لوگ اپنے اپنے علاقے میں اس کی تلاش کریں اور گرفتار کر کے میرے حضور پیش کر دیں۔ سب نے اپنے اپنے ہتھیار اٹھا کر بادشاہ کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔ اس کے بعد دعوت شروع ہو گئی۔ کئی سالم ہاتھی اور گینڈے بھنے ہوئے ان کے سامنے پیش کیے گئے اور انہوں نے گوشت کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے جانور چٹ کر گئے۔ تب ناگولا نے تالی بجائی۔ ایک دروازے سے پچاس کے قریب عورتوں کی شکل اور مچھلی کے دھڑ والی جل پریاں اپنے ہاتھوں میں سیپیوں اور گونگوں کے ساز لے کر آگئیں اور ناچ گانا شروع ہو گیا۔ وہ سماں بندھا کہ اندر سبھا کو بھی عاق کر دیا ناگ اور ماریا تخت کے نیچے بیٹھے سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔ آخر رات کے پچھلے پہر محفل برخواست ہوئی اور سب عہدے دار وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ناگولا بھی اٹھا اور ایک کمرے میں داخل ہو گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاں ایک بہت بڑے بیپ کا پلنگ پڑا تھا، ناگولا اس پر لیٹ گیا اور خراٹے لینے لگا۔ کافی انتظار کے بعد ناگ اور ماریا دونوں تخت کے نیچے سے نکلے اور ناگولا کے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ناگولا بڑے زور زور سے خراٹے لے رہا تھا۔ ناگ مکھی بن کر اندر داخل ہو گیا اور ماریا ایک آڑ میں کھڑی ہو گئی مکھی اڑ کر ناگولا کے جسم پر جا بیٹھی دراصل ناگ دیکھنا چاہتا تھا کہ ناگولا اگر سو رہا ہو تو کوئی جادوئی طاقت تو جاگ کر اس کی حفاظت نہیں کرتی۔ وہ اطمینان سے بیٹھا رہا لیکن کوئی واقعہ بھی ظہور نہیں نہیں آیا۔ اب ناگ نے اپنی انسانی شکل اختیار کی اور آہستہ سے زنجیر میں لگی ڈبیا کو باہر نکال لیا اور آرام سے اسے کھول کر چابی نکالی اور دوبارہ اسے بند کر کے اُسے اپنی اصلی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ ڈر رہے تھے کہ نہ جانے یہ کام آسانی سے ہو بھی سکے گا یا نہیں ناگ نے چابی لی اور ماریا کے پاس آیا اور کہا بہن ماریا ہمیں دن چڑھنے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ کرنا ہے۔ میں مچھلی بن رہا ہوں۔ وہیل مچھلی۔ تم آرام سے میرے پیٹ میں آجاؤ۔ ہمیں سمندر کی تہہ میں پہنچنا ہے ناگ مچھلی بنا اور ماریا اس کے منہ کے راستے پیٹ میں چلی گئی اور ناگ نے تیزی سے پانی میں اپنے جسم کو ڈال لیا اور پاتال کی طرف سفر کرنے لگے کوئی دو گھنٹے بہت تیزی سے یہ سفر جاری رہا۔ راستے میں کئی بلائیں ملیں لیکن ناگ کو وہیل مچھلی سمجھ کر کسی نے مداخلت نہ کی ویسے بھی رات کا وقت تھا اور زیادہ تر دنیا کی طرح سمندری مخلوق بھی رات

کو آرام کر رہی تھی، جلدی ہی ناگ کا جسم زمین کو چھونے لگا۔ اب اُن کو پاتال میں تہہ خانے کی تلاش تھی تھوڑی سی کوشش کے بعد انہیں وہ دروازہ بھی مل گیا۔ اب ناگ نے آدمی کا روپ دھار لیا چلتے وقت ماریا اپنے ساتھ ان لوگوں کی دو تیز تلواریں اٹھا لائی تھی جس سے گوشت کاٹ کاٹ کر انہوں نے کھایا تھا، دونوں نے ہاتھ میں ایک ایک تلوار پکڑی اور تہہ خانے کا دروازہ جس میں ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ اس میں فولاد کی یہ تلوار اڑ کر پوری قوت سے توڑ ڈالا نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ جو نہی ناگ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا وہ کانپنا شروع ہو گئی۔ دیواروں سے چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں اور اندر گینڈے نما جانور کی پھنکاریں سنائی دینے لگی۔ جو زمین پر غصے سے اپنے کھُر مار رہا تھا۔ ناگ نے کہا کہ اب رکنے کا وقت نہیں ماریا بہن جلدی کرو، میرا خیال ہے کہ ناگولا تک جادو کے ذریعے یہ اطلاع پہنچ گئی ہو گی۔ دونوں جلدی جلدی ساری سیڑھیاں اتر گئے۔ اندر ہاتھی کے جسم والا نہایت خونخوار اور طاقتور گینڈا اپنے نوکیلے سینگ سے زمین کھودتے ہوئے نظر آیا۔ دونوں نے ایک ساتھ اپنی تلوار سے اس پر وار کر دیا۔ پھر ایک منٹ کے لیے بھی ان کا ہاتھ نہ رکا خون کا دریا بہہ نکلا، چیخ و پکار سے کان پڑی آواز نہ سنائی دے رہی تھی بار بار زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے تھے۔ لیکن ناگ اور ماریا کو پتہ تھا کہ اگر ایک منٹ بھی ہاتھ رک گیا تو کام بگڑ جائے گا۔ اور وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یعنی ناگولا یہاں پہنچ جائے گا۔ آخر گینڈا زمین پر تڑپنے لگا اور تڑپ تڑپ کر اس نے دم توڑ دیا۔ اب گینڈے کی جگہ ان کے قدموں میں ناگولا کی لاش پڑی تھی۔

دوسری طرف ناگولا کے مرتے ہی تمام پرندے اپنی اصلی شکل میں آکر انسان بن گئے کیونکہ جادو کا اثر ختم ہو چکا تھا۔ صرف ایک پرندہ ہی باقی پنجرے میں رہ گیا تھا جس میں کالے پہاڑوں کی چڑیل کی جان تھی عنبر نے اپنی شکل میں آتے ہی سب سے پہلے وہ پنجرہ کھول کر پرندے کو باہر نکالا اور اس کی ٹانگیں چیر ڈالیں۔ پھر زور کا طوفان اٹھا اور محل کی بجائے پانی ہی پانی ہو گیا۔ جادو کے ختم ہوتے ہی ہر چیز ختم ہو گئی اور ایک لہر تیزی سے عنبر کو بہا کر لے گئی۔ ایسا ہی ماریا اور ناگ کے ساتھ ہوا۔ تہہ خانہ وغیرہ تمام غائب ہو گیا اور لہریں انہیں سوکھے تنکے کی طرح بہا کر اپنے ساتھ لے گئیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ اسی طرح کالے پہاڑ کے دامن والا شہر چڑیل کے مرتے ہی پھر آباد ہو گیا۔ مچھلوں میں قید تمام مخلوق آزاد ہو چکی تھی اور اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے اس ظالم جادوگرنی سے انہیں نجات دلائی تھی۔ اور ان نجات دہندہ کے حق میں بھی دعا کر رہے تھے جن کی کوشش سے انہیں دوبارہ زندگی ملی تھی، ظلم وستم کا انجام آخر تباہی اور بربادی پر ہی ہوتا ہے۔ وہ تمام درخت پھر سے مکانوں میں تبدیل ہو چکے تھے اور وہ خوشی خوشی اپنے گھروں کو لوٹ

آئے تھے۔ شہر کی مسجدوں سے بھی اذانوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں تھیں اور بازاروں میں پھر رونق آگئی تھی۔

ادھم پور کا راجا اپنے کیے کا پھل پا رہا تھا۔ اس کی زندگی مردوں سے بدتر ہو چکی تھی اور اس کے جسم کے چھالوں نے اس کے سارے کس بل نکال دیے تھے۔ وہ مرنے کے لیے دعائیں مانگتا مگر اس کی زندگی اور بڑھ جاتی۔ دور دور سے رشی۔ منی۔ وید حکیم آتے لیکن کسی کے پاس اس کوڑھ کا علاج نہ تھا۔ پھر خدا کے عذاب سے کون کسی کو بچا سکتا ہے اپنے ظلم ایک ایک کر کے اسے یاد آتے اور وہ چیخیں مار مار کر روتا۔ اس نے کئی گودیں ویران اور کئی سہاگنوں کے سہاگ اپنا بدلہ لینے کے لیے لوٹے تھے۔ سینکڑوں گھروں کے چراغ بجھا دیئے تھے۔ وہ اپنے کیے پر بے حد نادم تھا۔ وہ اپنے خدا سے دن رات اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہتا تھا۔ اس نے اپنے خزانوں کے منہ غریبوں اور مسکینوں پر کھول دیے تھے۔ اپنی مہارانی جو اسے ہمیشہ برائی سے روکا کرتی تھی۔ اسے دوبارہ آشرم سے محل میں بلوا لیا تھا اور آج بھی اس کے پاس بیٹھا اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہا تھا اور پچھتا رہا تھا کہ اس نے کیوں نہ رانی کی باتوں پر غور کیا۔ تکبر اور غرور نے اسے اس حال کو پہنچا دیا۔ رانی کے کہنے پر ہی انصاف کے لیے دن رات اس محل کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔ ہر خاص و عام کو اجازت تھی کہ کسی بھی وقت آکر انصاف کے لیے راجا کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے۔ بے سہارا اور محتاج لوگوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لیے آشرم کھول دیے گئے تھے۔

دوسری طرف مہاراجہ کالی چرن اپنی ایک بھول کی سزا بھگت رہا تھا۔ ساری عمر اچھائیاں کرتے کرتے صرف ایک دفعہ ہی بدلے کا خیال اس کو بھی لے ڈوبا تھا اور خدائی قہر کی صورت بگرام جادوگر اس کے محل میں بیٹھا دن رات شادی کا مطالبہ کر رہا تھا۔ راجکماری لیشودھا کی بیماری نے اسے سوکھ کر کانٹا بنا دیا تھا۔ وہ اسی امید پر زندہ تھی کہ ایک روز شیوجی بھگوان ضرور اس کی مدد کو آئیں گے اور اس ظالم جادوگر سے اسے نجات دلائیں گے، کالی چرن نے تمام دھن دولت یہاں تک اپنی سلطنت تک بگرام کو دینے کا وعدہ کر لیا صرف اس بات کے لیے کہ وہ اپنا مطالبہ واپس لے کر لیشودھا سے شادی کرنے کا خیال چھوڑ دے لیکن بگرام نے حقارت سے سب چیزوں کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ یا تو شادی جلدی سے کر دو ورنہ میں تیری سلطنت اور تجھے سب کو تباہ و برباد کر کے رکھ دوں گا۔ میں زبردستی تیری بیٹی کو چھین کر لے جاؤں گا۔ مہارانی نے بھی ہاتھ جوڑ جوڑ کر اس سے اپنی ممتا کے لیے بھیک مانگی مگر ظالم کے دل میں رحم کہاں سے آسکتا ہے جس دل میں رحم ہوتا ہے وہ ظلم نہیں کر سکتا۔ کالی چرن اپنے آپ کو جوالا مکھی کے دہانے پر محسوس کر رہا تھا وہ ڈر رہا تھا کہ اگر یہ شادی کر دی تو بیٹی مر جائے گی اور اگر شادی نہ کی تو بربادی اس کا مقدر بن جائے گی بگرام جوالا مکھی پہاڑ کی طرح غصے میں پھٹ جائے گا اور اس کی سلطنت بگرام

کے غصے کی آگ میں جل کر راکھ ہو جائے گی۔ اس کی صرف ایک ہی بیٹی تھی اور وہ سلطنت کے لیے اس کا سودا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیشودھا ہی نہ رہی تو سلطنت کو بچا کر کیا کرے گا۔ وہ دن رات انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔ ادھر لیشودھا کی ماں کو کسی پل چین نہیں تھا، وہ سوچتی لوگ جن دھن، دولت اور سلطنت کے لیے ترستے ہیں۔ کاش دیکھ سکیں کہ یہ چیزیں کیسے عفریت بن کر انسان کو لپٹ جاتی ہیں۔ وہ انسان کتنا سکھی ہے جو اپنی نیند سوتا اور اپنی نیند جاگتا ہے۔ اسے نہ لٹ جانے کا ڈر ہے اور نہ جان چلی جانے کا خوف، کاش اس کے پاس کچھ نہ ہوتا وہ بھی عام آدمیوں کی طرح اپنی بیٹی کا بیاہ رچاتی۔ اس کے ہاتھوں میں مہندی لگاتی۔ سہاگ کے گیت گاتی اور نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ اپنی بیٹی کو بدا کرتی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بگڑم سے مقابلہ

کالے سمندر کے پانی نے تینوں عنبر، ناگ اور ماریا کو علیحدہ علیحدہ خشکی پر پھینک دیا۔ عنبر کو جب ہوش آیا تو سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ ایک ویران جگہ زمین پر پڑا تھا، اور تھوڑی دور سمندر کی لہریں چنگھاڑتی ہوئیں ساحل کے پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر واپس جا رہی تھیں۔ عنبر اُٹھ کر قریب ہی ایک چھوٹی سی پہاڑی کی طرف چل دیا۔ دراصل وہ پہاڑی پر چڑھ کر قریبی شہر کو دیکھنا چاہتا تھا کہ اس ویرانی کے پاس شہر کتنی دور ہے۔ جب وہ پہاڑی کے دامن پر پہنچا تو اُس نے دیکھا ایک بڑا سا پتھر پہاڑی سے لڑھکتا ہوا آیا اور نیچے آتے ہی شق ہو گیا۔ اُس میں سے ایک سانپ نکل کر جھاڑیوں کی طرف بھاگا لیکن جلدی ہی ایک نیولہ کسی طرف سے اس پر جھپٹ پڑا۔ دونوں کی لڑائی ہوئی۔ سانپ پرندہ بن کر آسمان کی طرف اُڑ گیا تو نیولہ باز بن کر اس کے پیچھے ہی پرواز کر گیا اور تھوڑی ہی دور جا کر پرندے پر جھپٹ پڑا۔ پرندے نے زمین کی طرف غوطہ مارا اور بلّی بن گیا۔ جونہی باز قریب آیا بلّی نے اس پر حملہ کر دیا۔ باز نے جلدی سے شیر کا روپ دھار لیا اور بلّی پر اپنا پنجہ مارا۔ بلّی لوٹ پوٹ کر ہاتھی بن گئی اور دونوں میں مقابلہ شروع ہو گیا۔ ہاتھی اپنی

سونڈ میں شیر کو لپیٹنا چاہتا تھا کہ اُسے اٹھا کر پتھر پر دے مارے مگر شیر بھی بڑا کائیاں تھا اور اس نے ہاتھی کو یہ موقع ہی نہ دیا اور ایک جست لگا کر اس کے منہ پر زوردار طمانچہ مارا۔ ہاتھی زور سے چنگھاڑا لیکن شیر نے اُسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور پے در پے اُسے تھپڑوں کی زد میں لے لیا۔ وہ تھپڑ مار کر جست لگا کر ہاتھی سے پرے ہٹ جاتا اور جب تک ہاتھی کی سونڈ اُس تک پہنچتی وہ پھرتی سے وار بچا جاتا۔ عنبر بڑی دلچسپی سے یہ لڑائی دیکھتا رہا۔ آخر ہاتھی نے ان حملوں سے بچنے کے لئے پھر ناگ کا روپ دھارا اور شیر پر اپنا پھن مار کر اپنے جسم کا زہر اُس میں اتار دے۔ شیر مور بن کر سامنے آ گیا اور ناگ کو اپنے پنجوں اور چونچ سے رگید کر رکھ دیا۔ اس سے پہلے کہ مور سانپ کو ختم ہی کر دے جسے وہ اپنے پنجوں میں جکڑ چکا تھا، عنبر نے اپنا خنجر مور کی طرف پھینکا جو سیدھا اُس کے سینے میں پیوست ہو گیا اور ایک خوفناک چیخ کے ساتھ مور کا جسم ایک خوفناک بلا میں تبدیل ہو گیا جس نے تڑپ کر جان دے دی۔ تب زخمی سانپ نے لوٹ لگائی اور عنبر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں سانپ کی بجائے زخمی حالت میں ایک خوبصورت پری کھڑی تھی۔ پری نے عنبر کو بتایا کہ یہ دیو میرا دشمن تھا آج اس نے مجھے تنہا دیکھ کر مجھے مار ڈالنا چاہا۔ لیکن تمہاری مدد سے میں بچ گئی ہوں۔ میں تمہاری مشکور ہوں۔ مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کروں۔ عنبر نے کہا اچھی پری مجھے تمہاری مدد کر کے بہت خوشی ہوتی ہے۔ کافی عرصہ ہوا میں راجا کالی چرن کے جسم کا کوڑھ ٹھیک کرنے کے لئے مجم اور مقطوس جادوگر کی تلاش میں نکلا تھا لیکن حالات مجھے کہیں سے کہیں لئے پھرتے رہے۔ اب تم معلوم کر کے بتاؤ وہاں کا کیا حال ہے۔ پری غائب ہو گئی اور جلدی ہی لوٹ آئی اور اُس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بتایا راجا کالی چرن تو ٹھیک ہو چکا ہے لیکن آج کل وہ ایک دوسری مصیبت میں گرفتار ہے۔ بگڑم جادوگر اُسے مجبور کر رہا ہے کہ اُس کی شادی راجکماری لیشودھا سے کر دی جائے ورنہ وہ اُسے تباہ و برباد کر دے گا۔ راجکماری لیشودھا اس غم سے سخت بیمار ہے کیونکہ کالی چرن کے کہنے پر بگڑم جادوگر نے مہاراجہ اُدھم پور کو کوڑھ میں مبتلا کر دیا تھا اور یہ سودا طے پایا تھا کہ کالی چرن لیشودھا کی شادی اُس سے کر دے گا۔ پھر عنبر نے کہا یہ بگڑم جادوگر کیا ہے۔ اس کے متعلق بھی کچھ بتاؤ۔ پری نے کہا اُس کے پاس بھی کتنی بدی کی طاقتیں ہیں۔ آج کل کالی چرن کے محل میں رہتا ہے لیکن اس کا اصل ٹھکانہ ریاست سے دور پہاڑوں میں ایک غار میں ہے اور اُسی ایک غار میں اُس کی جان پنجرے میں بند ایک شیر میں ہے۔ عنبر نے پری کا شکریہ ادا کیا۔ پری نے کہا تم نے مجھ سے کچھ انعام نہیں مانگا۔ عنبر نے کہا اچھی پری دنیا کی ہر چیز میرے لئے بیکار ہے۔ بھوک مجھے نہیں لگتی۔ موسموں کا اثر مجھ پر نہیں ہوتا۔ نیند مجھے نہیں آتی اور موت میرے مقدر میں نہیں۔ کتنی ہزار سال سے زندہ ہوں۔ اب تم ہی بتاؤ میں تم سے کیا مانگوں۔ پری نے حیرت سے عنبر کو دیکھا اور کہا پھر بھی میری یہ انگوٹھی اپنے پاس رکھ لو۔ کبھی ضرورت کے وقت یاد کر لینا۔ مجھے تمہاری خدمت کر کے خوشی ہوگی۔ عنبر نے انگوٹھی لے کر پہن لی اور پری غائب ہو گئی۔ اُس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھا زلالہ دیوی کا موتی تو سمندر میں ہی کہیں کھو گیا تھا اور وہ جلدی ہی کالی چرن کی مدد کے لئے جانا چاہتا تھا۔ دراصل اُسے راجکماری لیشودھا پر رحم آ رہا تھا جس کی معصوم جوانی اس بھیڑیئے بگڑم کی نذر ہو رہی تھی۔ اُس نے سوچا مجھے پہلے بگڑم کی زندگی کا چراغ گل کرنا چاہیئے جس کی وجہ سے دونوں ریاستیں مصیبت میں مبتلا ہیں۔ مہاراج اُدھم پور

وڑ ہیں اور کالی چرن اپنی غلطی کی وجہ سے۔ عنبر نے سوچا عام حالت میں وہاں تک پہنچنے کے لئے ایک مہینہ درکار ہے اور ایک مہینے میں دنیا کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہی۔ ہو سکتا ہے لیشودھا ہی خودکشی کر لے۔ اُس نے پری والی انگوٹھی پر نگاہ ڈالی اور کہا اچھی پری مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ جس درخت کے نیچے وہ کھڑا تھا اُس کا پھول جھڑ کر زمین پر گرا اور وہ پری بن گیا۔ عنبر حیران ہو گیا۔ پری مسکرائی اور کہنے لگی میں تم سے دور تو نہیں تھی۔ دراصل یہ پھولوں والا درخت ہی ہمارا گھر ہے۔ اس زمین پر ہماری حکومت ہے۔ میرے سارے بہن بھائی پھول بن کر اس درخت پر رہتے ہیں تم بتاؤ مجھے کیوں یاد کیا ہے۔ عنبر نے کہا اچھی پری مجھے کالی چرن کے شہر میں پہنچا دو۔ پری نے کہا آنکھیں بند کر کے مجھے اپنا ہاتھ پکڑا دو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں کھولنا۔ عنبر نے آنکھیں بند کر کے اپنا ہاتھ پری کے ہاتھ میں دے دیا۔ اُسے محسوس ہوا جیسے زمین تیزی سے اُس کے قدموں تلے دوڑ رہی ہے بہت تیزی سے اور پھر اچانک ایک جھٹکے کے ساتھ زمین رُک گئی اور پری کی مترنم آواز اس کے کانوں میں آئی ابی آنکھیں کھول لو۔ تم اپنی منزل پہ پہنچ گئے ہو۔ عنبر نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ محل کے قریب ہی کھڑا تھا اور پری اُسے چھوڑ کر غائب ہو چکی تھی۔ اب رات ہو چکی تھی ریاست کے بازاروں میں دکانیں تقریباً بند ہو چکی تھیں۔ اس نے محل کی طرف دیکھا صدر دروازے پر سخت پہرہ تھا وہ لیشودھا کی خواب گاہ سے واقف تھا۔ وہ محل کے پچھلی طرف جا نکلا۔ محل کی دیوار کے پاس ہی ایک بڑ کا درخت تھا۔ عنبر اس پر چڑھ گیا اور اس نے محل کے باغ میں چھلانگ لگا دی۔ وہ چھپتا چھپاتا باغ کو پار کر کے محل کے حصے کی طرف روانہ ہو گیا اور ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا کیونکہ اندر جانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

والے راستے پر پہرہ تھا۔ اس نے دیکھا پہرے دار اونگھ رہا تھا۔ وہ دبے پاؤں اس کی طرف بڑھا اور ایک جست لگا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسے کھینچتا ہوا آڑ میں لے آیا۔ پھر اس نے پہرے دار کے کپڑے اتار کر پہنے اور آرام سے محل میں داخل ہو گیا۔ شہزادی کا کمرہ نزدیک ہی تھا اور وہاں روشنی ہو رہی تھی اس نے جھانک کر دیکھا لیشودھا شیوجی کے بت کے سامنے قدموں میں بیٹھی رو رو کر کہہ رہی تھی اے میرے دیوتا تم نے اس داسی کو بھلا دیا۔ تمہاری مہربانی سے میرے پتا کا کوڑھ ٹھیک ہو گیا۔ اب اس بپتا میں بھی تم میرے کام آؤ۔ لیکن تم نے تو اس داسی کو بھلا ہی دیا۔ پھر اس نے کہا میری وجہ سے میرے ماتا پتا سب پریشان ہیں اور جادوگر سے مجبور ہو گئے ہیں کہ میری شادی اس کے ساتھ کر دیں۔ یہ ساری مصیبت کی جڑ میں ہوں، میں ہیرا چاٹ کر اپنی زندگی تمہارے چرنوں کی بھینٹ دینے لگی ہوں اسے سویکار کر لینا۔ عنبر کو شرارت سوجھی وہ چھپ کر کمرے میں داخل ہوا اور ٹھیک شیوجی کی مورتی کے پیچھے چھپ گیا۔ راجکماری اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی اسے علم بھی نہ ہو سکا کسی آہٹ کا۔ اس کے دل میں تو ہزاروں طوفان آئے ہوئے تھے پھر بھلا معمولی آہٹ کا اسے کیا علم ہو سکتا تھا۔ اس سے پہلے کہ لیشودھا انگوٹھی کا ہیرا نگل جائے عنبر جلدی سے مورتی کے پیچھے نکل کر سامنے آگیا اور راجکماری کا ہاتھ پکڑ لیا۔ راج کماری نے چونک کر دیکھا عنبر سامنے کھڑا تھا۔ لیشودھا کا زرد چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا۔ اس نے کہا میرے دیوتا۔ عنبر نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا راجکماری ذرا آہستہ بولو مجھے سارے حالات کا علم ہے تم فکر نہ کرو اور اپنے ماں باپ سے

کہہ دو بالکل نہ گھبرائیں وہ شادی کے لئے کہتا ہے تو راجا سے کہو بکرم سے تمہاری شادی طے کر دے۔ مجھے صرف دو دن کی مہلت درکار ہے پھر تم تماشہ دیکھ لینا کہ اس ظالم جادوگر کا کیا انجام ہوتا ہے۔ لیشودھا نے قدموں میں گر کر کہا مجھے وشواش ہے میرے دیوتا۔ اب مجھے کوئی فکر نہیں میرا دیوتا آگیا ہے۔

دوسرے دن بکرم نے پھر اصرار کیا کہ شادی جلد ہونی چاہئے اور راجا کو اپنا وعدہ یاد دلایا۔ راجا نے سر جھکا دیا اور رانی بھی غمگین ہو گئی کہ دروازے سے لیشودھا نکل کر سامنے آگئی۔ سب حیران رہ گئے۔ تب لیشودھا نے کہا پتا جی وعدے کا پالن نہ کرنا، راجا کو شوبھا نہیں دیتا۔ دنیا کیا کہے گی کالی چرن مہاراج زبان سے پھر گئے ہیں۔ آپ بکرم مہاراج کی بات مان لیں میں اس شادی سے راضی ہوں۔ سب حیران ہو کر لیشودھا کا منہ دیکھنے لگے لیکن بکرم کی تو باچھیں کھل گئیں اور اس نے مہاراج سے کہا اب تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ آج سے ٹھیک دو دن بعد مہورت اچھا ہے اسی روز شادی ہو جانی چاہئے۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ میرے قہر کو آواز نہ دو کالی چرن۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اب بھی ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ جب راجکماری ہی راضی ہے تو پھر تمہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ میں ٹھیک دو دن بعد ٹھاٹ باٹ سے بارات لے کر آؤں گا اور اب کوئی عذر نہیں سنوں گا۔ بکرم کہہ کر چلا گیا تو دونوں ماں باپ راج کماری کے کمرے میں چلے گئے جہاں راج کماری بڑے اطمینان سے لیٹی تھی۔ ماں باپ کو آتا دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ باپ نے کہا یہ تم نے کیا کیا بیٹی، اپنا جیون بلیدان کر دیا۔ باپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی غلطی کی اتنی بڑی قربانی دے ڈالی۔ کاش مجھے موت آجاتی۔ ماں نے کہا ہم تمہیں جیتے جی کیسے نرگ میں ڈال دیں۔ میری ماتما تو انگاروں پر لوٹ رہی ہے راجکماری نے کہا آپ دونوں کے جذبات اور پیار و محبت کا مجھے علم ہے ماں۔ سارے گھر کی بربادی سے بہتر ہے میں ہی قربان ہو جاؤں۔ مگر ظلم وہ بلا ہے جس سے پیچھا چھڑانا آپ کا اور پتاجی کا بہت مشکل ہے۔ آپ لوگ بھگوان پر بھروسہ رکھیں وہ ضرور ہماری مدد کریں گے۔ آپ شادی کی تیاری کریں میرے بھگوان کی اگر یہی مرضی ہے تو میں اس کے سامنے سر جھکا دینا ہی اپنا دھرم سمجھتی ہوں۔ ماں اور باپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اس نے کہا اچھا بیٹی ہم نصیبوں کا لکھا کیسے مٹا سکتے ہیں۔

○

ناگ سمندر کے کنارے ریت پر پڑا سوچ رہا تھا کہ نہ تو عنبر ہی سے ملاقات ہوئی اور نہ ہی اب ماریا بہن کا کچھ پتہ ہے کیوں نہ چند دنوں کے لئے اپنے باپ دادا کے ملک مصر میں چلا جاؤں۔ اس زندگی کی ابتدا اسی جگہ سے ہوئی تھی۔ چند روز فرعونوں کے مقبروں میں جا کر آرام کر لوں وہاں سے اپنے باپ دادا کی خوشبو تو آتی رہے گی۔ مصر کی ہواؤں میں آج بھی فرعونوں کی خوشبو رچی بسی ہوئی ہے جہاں پر انہوں نے کتنی سال خدائی کی، اور آج بھی اُن کے مقبرے فخر سے سر بلند کئے اُس سرزمین پر کھڑے ہیں

یہ سوچ کر وہ پرندہ بن کر اڑا اور مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔

ماریا ایک سیپ کی کشتی میں بہتی ہوئی ساحل تک پہنچی۔ یہاں ایک گھنا جنگل سمندر کے ساتھ ساتھ دور تک چلا گیا تھا۔ وہ عنبر کے علاوہ اپنے بھائی ناگ سے بھی بچھڑ چکی تھی اور تنہائی محسوس کر رہی تھی، وہ کچھ دیر تو سمندر کی لہروں کو دیکھتی رہی جو اپنے ساتھ بہت سی سیپیاں اور گھونگے بہا کر لاتیں اور انہیں ریت پر چھوڑ کر خود واپس چلی جاتیں۔ اُسے بھوک محسوس ہوئی تو اس نے سوچا جنگل کا رُخ کرنا چاہیئے شاید یہاں کوئی پھل دار درخت ہی مل جائے اور کچھ پیٹ پوجا بھی ہو جائے۔ یہ سوچ کر اُس نے جنگل کا رُخ کیا اور کافی دوڑ دھوپ کے بعد اُسے چند سیبوں کے درخت مل ہی گئے جنہیں توڑ کر اس نے کھانا شروع کر دیا۔ اچانک ایک سمت سے دو سوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے دو بڑے بڑے تھیلے اٹھا رکھے تھے اور قریب ہی آکر انہوں نے گھوڑے روک لئے اور تھیلے زمین پر رکھ کر آرام کرنے کی غرض سے بیٹھ گئے۔ اُن کا ارادہ کہیں کسی دور دراز کے سفر کا معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے ایک پوٹلی سے کھانے پینے کی چیزیں نکالیں اور پیٹ پوجا میں مصروف ہو گئے۔ ماریا نے انہیں غور سے دیکھا تو دونوں شکل آشنا محسوس ہوئے پھر اُسے فوراً ہی یاد آگیا یہ کمبخت تو ہیری اور تھامسن تھے جو کاؤنٹ کے دلال تھے اور ان ہی کی وجہ سے وہ کاؤنٹ تک جا پہنچی تھی جو شیطان کا پجاری تھا۔ اُس پارٹی میں صرف یہ دونوں ہی سزا سے بچ گئے تھے۔ ماریا مسکرائی اور اپنے آپ سے کہنے لگی اِن کی شامتِ اعمال ہی انہیں یہاں لے آئی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا مقصد تو یہ ہوا کہ وہ لندن کے کسی علاقے میں پہنچ گئی ہے کیونکہ یہ بدمعاش یہیں سے لڑکیاں اغوا کر کے فرانس لے گئے تھے۔ وہ اُن کی باتیں سننے لگی، ہیری کہہ رہا تھا کاؤنٹ کے بعد کافی فاقہ مستی کا دور گزرا ہے۔ اب گاڈ نے ہمارے لئے لارڈ پیٹرسن کو بھیج دیا ہے۔ رتھامسن نے کہا ذرا ان غریبوں کی بھی خبر لو کہیں دم گھٹ کر مر ہی نہ جائیں اور ساری محنت ضائع ہو جائے۔ پھر دونوں نے بڑے بڑے تھیلوں سے دو خوبصورت لڑکیوں کو باہر نکالا جن کے منہ میں رومال ٹھسے ہوئے تھے اور ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ وہ معصوم اور خوبصورت لڑکیاں تھیں۔ دونوں کی شکل ملتی جلتی تھی اور بہنیں معلوم ہوتی تھیں سہمی ہوئی لڑکیوں نے چاروں طرف دیکھا اور دور تک کسی ذی روح کو نہ دیکھ کر سہم کر بیٹھ گئیں۔ ہیری نے اُنہیں بھی کھانے کے لئے کچھ دیا لیکن دونوں نے انکار کرتے ہوئے کہا خدا کے لئے ہمیں ہمارے گھر واپس چھوڑ آؤ۔ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے مگر ہیری نے ایک زوردار تھپڑ ایک کے منہ پر دے مارا اور خون کی ایک لکیر اس کے منہ سے نکل پڑی۔ شاید ہونٹ پھٹ گیا تھا بیچاری کا۔ دوسری نے جو اُس کا یہ حال دیکھا تو سہم کر بیٹھ گئی۔ ماریا کو ان دونوں پر بہت غصہ آیا۔ اُس کا دل چاہا کہ کوڑوں سے مار مار کر دونوں کی کھال اتار دے لیکن پھر اس نے سوچا تھوڑا اور صبر کرنا چاہیئے۔ ذرا اس پیٹرسن کو بھی دیکھ لیں ایسے گھناؤنے جرم کروا رہا ہے۔

رات پھر یشودھا کی عنبر سے ملاقات ہوئی۔ اس نے تمام حالات عنبر کو بتا دیئے اور کہا دیوتا صرف دو دن شادی میں رہ گئے ہیں۔ میں نے تمہاری مدد کے سہارے ہاں کر دی ہے۔ عنبر نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا تم بالکل فکر نہ کرو۔ اُسے بھی دل کے ارمان پورے کر لینے دو۔ میں چاہتا ہوں اُس کا حال بھی فرعون کی طرح سے ہو جیسا کہ وہ پورے لاؤ لشکر لے کر بنی اسرائیل کے پیچھے دریائے نیل میں اُتر گیا تھا۔ کیونکہ دریائے نیل نے بنی اسرائیل کو پار جانے کا راستہ دے دیا تھا جس سے فرعون نے بھی فائدہ اٹھانا چاہا اور اپنا لاؤ لشکر بھی اُس خشک راستے پر ڈال دیا جو بنی اسرائیل کے لیے دریا میں پیدا ہو گیا تھا۔ پھر جب بنی اسرائیل دریا سے پار دوسرے کنارے پہنچ گئے اور فرعون کی پوری فوج دریا میں پہنچ گئی تو پانی نے مل کر پوری فوج کو مع فرعون کے تباہ و برباد کر دیا۔ یشودھا نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔ دیوتاؤں کی باتیں دیوتا ہی جان سکتے ہیں۔ بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جیسے ہی بگرام سہرا باندھ کر منڈپ میں آئے پورے مہمان راجاؤں کے سامنے اس کا انجام تمام ہو۔ تم کسی قسم کا فکر نہ کرنا اور نہ ہی اس بات کا ذکر کسی سے کرنا۔ اچھا میں چلتا ہوں۔ عنبر وہاں سے چلا بھی گیا لیکن یشودھا اسی کے دھیان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یں کافی دیر تک وہیں بیٹھی رہی۔ اُس وقت تک کے مہمان راجکماریوں نے اُسے آن گھیرا اور اُس سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ کافی دیر تک سہیلیوں کی یہ محفل جمی رہی اور آدھی رات کے بعد ہی بیشو دھانے اُن سے جان چھڑائی۔

دُوسری طرف عنبر نے باہر نکل کر انگوٹھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "اچھی پری مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔" فضا میں جلترنگ سے بج اُٹھے اور پھولوں کی مہک ہوا کے جھونکوں میں سے آنی شروع ہوگئی۔ پھر پھول پری پُورے بناؤ سنگھار کے ساتھ پھولوں کے گہنوں سے لدی ہُوئی نمودار ہوگئی اور اُس نے عنبر سے کہا۔ بتاؤ میرے محسن کیا حکم ہے! عنبر نے کہا اچھی پھول پری مجھے اس ظالم جادُوگر بگرّم کی غار تک پہنچا دو۔ پری نے کہا کیوں خیریت ہے! عنبر نے کہا میں اُس ظالم کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ پری نے مشورہ دیا۔ عنبر! اُس کے پاس بدی کی بڑی طاقتیں ہیں کیا تم اُن کا مقابلہ کر سکو گے! مجھے مُہلت دو میں اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گی۔ لیکن عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا: اچھی پری میرے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ زندگی میں اس سے بھی بڑے جادوگروں کو تباہ کر چکا ہوں۔ صرف مجھے وہاں تک جلدی پہنچا دو۔ آج کی رات ہی اُس کی آخری رات ہے۔ پری نے کہا، تو پھر آنکھیں بند کر کے اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دو۔ اور پہلے ہی کی طرح پری نے تھوڑی دیر بعد ہی اُسے

اُس پہاڑ کے پاس پہنچا دیا جس میں بگرّم جادُوگر کی غار تھی۔ عنبر نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور پری غائب ہوگئی۔ اب عنبر نے اس پہاڑ پر چڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ ایک کالا ریچھ جس کا قد ہاتھی کے برابر تھا' ایک پتھر کی اوٹ سے نکل کر سامنے آگیا اور اپنی خونی نگاہوں سے عنبر کو دیکھنے لگا۔ اُس کے ناخن چھُرے کی طرح پنجوں سے باہر نکل آئے اور وہ حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ریچھ حملہ کرے عنبر ہی چھلانگ لگا کر اُس سے چمٹ گیا۔ ریچھ نے اس کی گردن مونہہ میں لے کر جو اپنے دانت اُس میں گاڑنے چاہے تو وہ کھٹاک سے ٹُوٹ کر اس کے مونہہ میں آگئے اور خون بہنے لگا۔ ریچھ کو محسوس ہُوا جیسے اُس نے لوہے پر مونہہ مار دیا ہے۔ اُس نے پُوری طاقت سے اپنے دونوں پنجوں کے ناخن اُس کے بدن پر مارے تو ناخن بھی ٹوٹ کر پنجوں ہی میں جھُول گئے اور ریچھ نے ایک خوفناک چیخ ماری جس سے پُورا پہاڑ گونج اُٹھا۔ پھر دونوں میں باقاعدہ پہلوانوں کی طرح زور آزمائی اور کشتی شروع ہوگئی۔ بالآخر عنبر کے دونوں ہاتھوں میں ریچھ کا مونہہ آگیا اور اُس نے زور لگا کر دونوں جبڑوں کو چیر ڈالا۔ ایک بھیانک غراہٹ اُس کے حلق سے اُبھری اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور ٹھنڈا ہوگیا۔ عنبر منزل پر منزل طے کرتا ہوا بلندی کی طرف جا رہا تھا۔ اب اُسے غار دھانہ نظر آنے لگا تھا وہ بے انتہا خوش تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن اس کی خوشی حیرت میں بدل گئی کیونکہ اُس کے سامنے بڑے سے پتھر پر ہنومان اپنی لمبی دُم کو ہلاتا ہوا ہاتھ میں گرز پکڑے عنبر کو گھور رہا تھا عنبر نے کہا۔ آؤ بیٹا تمہاری موت بھی شاید میرے ہی نام لکھی ہے مگر نہیں تم بھی میری ہی طرح ہو تم بھی کئی سال سے زندہ ہو اور موت تمہیں بھی نہیں آئے گی۔ مگر بیٹا مقابلہ ضرور مزیدار ہو گا۔
ہنومان نے ہنٹر کی طرح گھما کر اپنی دم عنبر کو ماری' اور کوئی ہوتا تو اُس کے جسم سے خون نکل آتا۔ مگر یہ عنبر تھا جس کے پاؤں کو جنبش بھی نہ ہوئی بلکہ اُلٹا ہنومان کو احساس ہوا کہ اُس نے پتھر پر اپنی دُم دے ماری ہے۔ ایک دفعہ پھر اُس نے دُم گھما کر عنبر کے گلے میں ہنٹر کی طرح لپیٹ دی۔ مگر عنبر نے اس کی دُم پکڑ لی۔ اب دونوں طرف سے زور لگنے لگا مگر نہ تو ہنومان کو جنبش ہوئی اور نہ ہی اپنی طاقت سے ہنومان اُس کے قدم اُکھاڑ سکا۔ آخر عنبر نے اُس کی دُم خود ہی چھوڑ دی اور کہا ہنومان! تم رام کے سیوک ہو اور سری رام ایک اچھے اور شریف النفس راجکمار تھے۔ لیکن تم بدی کی طاقت بن کر مجھ سے ٹکرانا چاہتے ہو۔ بہتر ہے اپنا راستہ لو ورنہ تم جانتے ہی ہو نیکی کے سامنے تو بدی اگر لنکا کا راون بھی بن کر آجائے تو ہار جاتی ہے' تباہ ہو جاتی ہے۔ اس کا تجربہ تمہیں مجھ سے زیادہ ہے۔ لیکن ہنومان نے اپنے گرز سے حملہ کر دیا اور پورے زور سے عنبر کے سر پر وار کیا۔ اگر کوئی اور ہوتا تو اس کے

سر کے کئی ہزار ٹکڑے ہو جاتے اور وہ سانس بھی نہ لیتا اور ختم ہو جاتا۔ لیکن عنبر کے سر پر گرز کی ضرب کا کوئی اثر ہی نہ ہوا بلکہ گرز چپٹا ہو گیا۔ ہنومان نے حیرت سے اپنے حریف کو دیکھا اور عنبر نے وقت سے فائدہ اُٹھا کر اُس کے سینے میں ٹکر کھینچ ماری اور پہلوانوں کی طرح عنبر نے ہنومان کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اُسے اُٹھایا اور گھما کر پتھروں پر دے مارا۔ ہنومان کے مونہہ سے چیخ نکل گئی۔ پھر عنبر نے اُسے اُٹھنے کی مہلت ہی نہ دی۔ ٹھوکروں اور مکوں کی بارش اس کے منہ اور ناک پر کر دی جس سے ہنومان کافی زخمی ہو گیا اور ذبح کئے ہوئے بکرے کی طرح تڑپنے لگا۔ عنبر نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف لا کر اس کی دُم سے باندھ دیئے اور اُسے زور سے دھکا دیا جو لڑھکتا ہوا نیچے کھائی میں چلا گیا۔ عنبر نے باقی فاصلہ دو ہی جستوں میں طے کر لیا اور غار میں داخل ہو گیا۔

غار میں بھی ایک عفریت اس کا انتظار کر رہا تھا۔ دیو اسے لگا ڈھانچہ دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر اس کے سامنے موجود تھا۔ ڈھانچے نے بھی کئی وار عنبر پر کئے اور کئی تلواریں تڑوانے کے بعد عنبر نے اُسے اُٹھا کر پہاڑ کی بلندی سے پھینک دیا۔ خوفناک چیخوں کے ساتھ اس کی ایک ایک ہڈی کے کئی کئی ٹکڑے ہو گئے۔ عنبر نے وقت کا اندازہ لگایا' کافی دیر ہو چکی تھی اب تو بگرام سہرے لگائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہنچ گیا ہوگا۔

دُوسری طرف سہیلیوں نے یشودھا کو سولہ سنگھار کرکے اسے دُلہن بنا کر منڈپ میں لا بٹھایا جہاں بگڑم کچھ بے چین سا بیٹھا تھا۔ پنڈت نے شادی کے شلوک پڑھنے شروع کر دیئے تو یشودھا کا دل بیٹھنا شروع ہوگیا۔ اُدھر کالی چرن اور رانی کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آگئے اور وہ دونوں بے قرار ہوگئے۔ ان کی عمر بھر کی پونجی ایک ڈاکو لوٹ کرلے جارہا تھا۔

غار میں کافی تلاش کرنے کے بعد عنبر کو وہ مورتی دکھائی دی جس کے گھمانے سے تہہ خانے کا راستہ کھلتا تھا۔ وہ جلدی جلدی اندر داخل ہوا جہاں پنجرے میں شیر موجود تھا جس نے عنبر کو دیکھ کر دھاڑنا شروع کر دیا۔ ایک دم ایک لوہے کا جنگلا عنبر کے سامنے آکر گرا جس میں نوکیلے برچھے لگے ہوئے تھے۔ عنبر بہت پریشان ہوا۔ کیونکہ وقت بہت کم تھا اگر شادی کی رسم ادا ہوگئی تو کھیل ہی بگڑ جائے گا۔ اس کی پریشانی مزید بڑھ گئی جب اس نے دیکھا کہ چاروں طرف سے دیواریں حرکت میں آگئیں اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چاروں طرف سے برچھیاں عنبر کے جسم سے پار ہوجائیں گی۔ لیکن وہ عنبر تھا جس پر تاریخ کو بھی بڑا ناز تھا۔ اس نے سامنے والے جنگلے کو پکڑ کر زوالہ دیوی کا نام لے کر زور لگایا۔ پہلے تو اس کی حرکت رُک گئی اور پھر کھٹاک سے جنگلے کی کئی سلاخیں ٹوٹ

گئیں جن سے نکل کر عنبر باہر آگیا اور آتے ہی شیر کا جنگلا کھول دیا۔ شیر دھاڑتا ہوا اس پر حملہ آور ہوا تو عنبر نے اس کی دونوں ٹانگیں اپنی گرفت میں کرلیں۔ دوسری طرف بگڑم کی حالت غیر ہورہی تھی اور وہ بار بار کروٹیں بدل رہا تھا۔ پنڈت اُسے پھیروں کے لیے بلا رہا تھا مگر وہ دہرا ہوا جارہا تھا۔ پھر سب لوگوں نے دیکھا بگڑم کی حالت بڑی غیر ہوچکی تھی۔ اس کے دونوں بازو ٹوٹ کر گر گئے۔ ایک خوفناک دھاڑ اُس کے منہ سے نکلی جس سے پورا محل کانپ کر رہ گیا۔ یشودھا کے علاوہ ہر کوئی پریشان نظر آرہا تھا۔ مگر یشودھا کو تو اپنے دیوتا کی طاقت کا پتہ تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اُس کا دیوتا ضرور مدد کے لیے آئے گا۔ اور پھر لوگوں نے دیکھا کہ بگڑم کے منہ، ناک اور کانوں سے خون جاری ہوگیا اور وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ تمام درباری اس کا اصلی رُوپ دیکھ کر ڈر گئے۔ ایک نہایت کریہہ، بدصورت اور کالا بھجنگ دیو ان کے سامنے لاش کی صورت پڑا تھا۔ جسے مہاراج کے حکم سے فوراً اٹھوا دیا گیا

دُوسری طرف مہاراجہ ادھم پور جس نے سب درباریوں کے سامنے سچے دل سے توبہ کرلی تھی معجزانہ طور پر ٹھیک ہوگیا۔ اُس نے اسی وقت وزیر کو حکم دیا کہ ایک وفد مہاراجہ کالی چرن کے پاس روانہ کرو جو اُن کو ہماری دوستی کا پیغام دے اور اُن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کہے ہم نے تمام دُشمنیاں دِل سے بُھلا دی ہیں اور ان سے درخواست کرے کہ وہ بھی دشمنیوں کر بُھول جائیں اور بھائیوں کی طرح سے بل کر رہیں۔ ہمسائے تو ہم پہلے ہی ہیں اب بھائی بن جائیں اور یہ بھی پیغام دو کہ باقی باتیں ہیں اور مہارانی خود آکر اُس سے زبانی کریں گے۔

دُوسری طرف مہاراجہ کالی چرن نے بھی توبہ کرلی کہ آئندہ کبھی ذاتی دشمنی کی وجہ سے کوئی اوچھا کام نہیں کرے گا اور ساری زندگی انسانوں اور رعایا کی بھلائی کے لیے گزار دے گا۔ اُن کی ملاقات ادھم پور مہاراج کے وفد سے بھی ہوئی اور اُسے حقیقی خوشی ہوئی کہ وہ بھی تندرست ہو گئے ہیں۔ پھر کالی چرن نے ادھم پور مہاراج کے تحفوں کے جواب میں اپنی طرف سے بھی کئی تحفے بھیجے اور پیغام دیا کہ یہ ریاست بھی مہاراج ادھم پور کی ہی ہے وہ جب چاہیں یہاں تشریف لائیں۔ ہماری آنکھیں فرشِ راہ ہوں گی۔

یشودھا کو آج رات نیند نہیں آرہی تھی۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ ایک دفعہ پھر دیوتا درشن دیں اور وہ رو رو کر ان کا شکریہ ادا کرے۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ عنبر ایک طرف سے نکل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا۔ تم میرے متعلق سوچ رہی تھیں میں آگیا ہوں راجکماری۔ راجکماری بھاگ کر روتی ہوئی قدموں سے لپٹ گئی اور کہا: میرے دیوتا میں کس طرح تیرا شکریہ ادا کروں۔ تب

عنبر نے اُسے سمجھایا۔ راجکماری میں کوئی دیوتا نہیں ہوں۔ ایک انسان ہوں لیکن ایسا انسان جسے صدیاں گزر گئیں بھلائی کا کام کرتے، مگر مجھے موت نہیں آتی۔ راجکماری نے کہا یہی تو دیوتاؤں کی نشانی ہے، وہ زندہ ہیں دوسروں کی بھلائی کے لیے۔ اس لیے وہ امر ہیں۔ پھر اُسے خوشخبری سُنائی کہ اُس کے پتا کی ادھم پور مہاراج سے صلح ہوگئی ہے اور ان کے شریر کا کوڑھ بھی ٹھیک ہوگیا ہے۔ عنبر نے کہا مجھے معلوم ہے' یہ سب بگرم کے جادُو کا اثر تھا۔ جب بگرم ہی ختم ہو گیا تو اُس کا جادُو کیسے قائم رہ سکتا تھا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ادھم پور مہاراج اور مہارانی یہاں کیوں آرہے ہیں؟

راجکماری نے کہا۔ میں نہیں جانتی دیوتا بتا دیں۔ تب عنبر نے مُسکراتے ہُوئے کہا: "وہ مہاراج سے اپنے راجکمار کیلئے تمہیں مانگنے آرہے ہیں۔

راجکماری نے جو یہ سُنا تو شرما گئی اور عنبر نے قہقہہ لگایا اور راجکماری کے ننگے سر کو دوپٹے سے ڈھانپ دیا اور کہا یشودھا اب میں جا رہا ہوں۔ مجھے اپنے بھائی ناگ اور بہن ماریا کو بھی تلاش کرنا ہے۔ کافی عرصہ ہوا وہ مجھ سے بچھڑ گئے ہیں۔ یشودھا نے کہا آپ دونوں راجاؤں سے نہیں ملیں گے؟ جن پر آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ عنبر نے کہا احسان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ جانتے ہیں جنہیں اُس کے صلے کی خواہش ہو۔ ہم احسان کر کے اس کا صلہ نہیں چاہتے۔ ہم نے کبھی کسی لالچ کے تحت احسان نہیں کیا۔ پھر مہاراجوں سے مل کر کیا کریں گے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ اُن کی دُشمنی دوستی میں تبدیل ہو گئی اور سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ تم اُس بگڑم جادُوگر سے بچ گئیں اور تمہیں صحیح مقام ملنے والا ہے۔ عنبر جس راستے سے آیا تھا اسی راستے واپس چلا گیا۔

مہاراج ادھم پور کا استقبال بڑی شان و شوکت سے کیا گیا اور کالی چرن نے ریاست سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا اور سونے کے ہودے والے ہاتھی پر سوار کروا کے انہیں محل تک لائے۔ ساری ریاست کو خوب سجایا گیا۔ اُن کے ہمراہ اُن کا بیٹا نریش بھی تھا جو نہایت بہادر شریف اور خوبصورت تھا۔ کالی چرن اور اس کی مہارانی کو وہ بہت ہی بھلا لگا۔ کئی روز دربار میں خوشیوں کی محفل سجائی گئی۔ سوائے یشودھا کے کسی کو بھی علم نہیں تھا کہ مہاراج ادھم پور کس کام سے یہاں آئے ہیں۔ اس نے کئی بار نریش کو دیکھا اور اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی۔ بھگوان نے اسے کیسا سُندر پتی دیا ہے۔ پھر ایک روز مہاراج نے اپنا مدعا بیان کر ہی دیا اور کالی چرن نے اس رشتے کو منظور کر لیا۔ تمام ریاست میں یہ خبر پھیل گئی کہ راجکمار

نریش کے ساتھ راجکماری یشودھا کی شادی ہو رہی ہے۔ تمام ریاست کو دلہن کی طرح سجایا گیا اور ہر خاص و عام کے لیے محل کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ضرورت مندوں کی ضرورت اور حاجت مندوں کی حاجت پوری کی گئی اور بڑی ہی شان و شوکت کے ساتھ راجکماری کی بارات بھاری جہیز ہاتھی گھوڑے باندیاں لے کر ادھم پور کی طرف واپس ہوئی اور یوں عنبر کی وجہ سے اس دشمنی کا خاتمہ بالخیر ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موت کے تعاقب کی

عنبر ناگ ماریا

۵ ہزار سالہ سفر کی پر اسرار اور سنسنی خیز داستان

مصنف: اے حمید

۱۔ لاش کی ملاقات	5/-
۲۔ جہاز ڈوب گیا	5/-
۳۔ مندر کی چڑیل	5/-
۴۔ پُراسرار غار کی مورتی	5/-
۵۔ ناگ لندن میں	5/-
۶۔ تابوت میں سانپ	5/-
۷۔ موت کا دریا	5/-
۸۔ سانپ کا انتقام	5/-
۹۔ سانپ کی آواز	5/-
۱۰۔ ناگ کا قتل	5/-
۱۱۔ شاہ بلوط کا خزانہ	5/-
۱۲۔ پتھر کا ہاتھ	5/-
۱۳ طوفانی سمندر کا بھوت	5/-
۱۴۔ ڈائناسورس کا جزیرہ	5/-
۱۵۔ سیاہ پوش سایہ	5/-
۱۶۔ انسانی بلّی	5/-
۱۷۔ سانپوں کا جنگل	5/-
۱۸ ماریا اور بن مانس	5/-
۱۹ قبر نما انسان	5/-
۲۰ لکشمی دیوی کا انتقام	5/-
۲۱ ناگ اور جادوئی ترشول	5/-
۲۲ ناگ عنبر مقابلہ	5/-

۲۳۔ لاش کی چیخ

۲۴۔ آسیب کی رات

۲۵۔ ننانوے سیڑھیوں کا راز (سلور جوبلی نمبر)

۲۶۔ عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں

۲۷۔ ماریا اور جادوگر سانپ

۲۸۔ نقلی ناگ کی سازش

۲۹۔ بابل کی بدرُوحیں

۳۰۔ قبر کی دُلہن (خاص نمبر)

۳۱۔ آدھا گھوڑا آدھا انسان

۳۲۔ ناگ ناگن مقابلہ

۳۳۔ ایک آنکھ والی عورت

۳۴۔ مُردوں کی شہزادی

۳۵۔ سانپوں کا دربار

۳۶۔ قبر اور ڈھانچہ

۳۷۔ عقرب دیوتا کا پجاری

۳۸۔ کٹا ہوا زندہ ہاتھ

۳۹۔ عنبر لاہور میں

۴۰۔ چڑیلوں کی ملکہ (خاص نمبر)

۴۱۔ مُردہ ہونٹ اور ماریا

۴۲۔ رات کا کالا کفن

۴۳۔ کھنڈرات کی بدرُوحیں

۴۴۔ ناگ غائب ہوگیا

نیا مکتبہ اقراء ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور